تسکین القلوب
ملفوظات
زبدۃ المشائخ حضرت رالع
حضور خواجہ محمد اعظم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مرتب
محمد عبدالوہاب چشتی اعظمی
شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں

تسکین القلوب

ملفوظات

زبدۃ المشائخ حضرت رابع

حضور خواجہ **محمد اعظم شاہ صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد عبدالوہاب چشتی اعظمی

شبیر برادرز®

۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تسکین القلوب

با اہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	دسمبر 2017ء
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212
قیمت	-/250 روپے

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

میر کارواں

الحمد اللہ الذی اتخذ من عبادہ صفوۃ لحضرتہ و خصھم استثناء من سائر خلقہ فقال ”و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھوناً و اذا خاطبھم الجاھلون قالو اسلاماً و الذین یبیتون لربھم سجداً و قیاما و اذا مرو بالغو امروا کراماً“ والصلاۃ والسلام علی صفوۃ المحبوبین و امام المحبین و سید المرسلین المبعوث للخلق اجمعین ھدیً و رحمۃ للعالمین سیّدنا کریم محمد ﷺ و بعد۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

اللہ کریم کے انعامات میں سے ایک یہ ہے کہ اس رب لم یزل نے ہمیں انسان بنایا جو کہ اشرف المخلوقات ہے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ و لقد کرمّنا بنی آدم بیشک ہم نے بنی آدم کو تکریم دی عزت عطا فرمائی۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ کی امت میں سے اللہ رب العزت نے خود ارشاد فرمایا! الاان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون۔

اور ولی کون ہوتا ہے؟ فرمایا !الذین آمنو و کانو یتقون ،جن کا دل نور ایمان سے منور ہو اور جن کا ظاہر شریعت کا نمونہ ہو اللہ نے خود پہچان کروا دی کہ میرے ولی وہ ہیں جو مومن ہوں متقی ہوں خدا تعالیٰ انہیں عزت و شرف کے خزانوں سے مالا مال رکھتا ہے ان کی زندگی انسانوں کے لیے ایک نمونہ ہوتی ہے اور موت، زندگی کی منزل کا نشان قرار

پاتی ہے۔ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو محبت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ کے پیکر ہوتے ہیں۔ وہ ملک وہ شہر وہ بستیاں جن میں ایسی ہستیاں پیدا ہوتی ہیں۔ رشک باغ جناں ہو کر رہ جاتی ہیں۔ وہاں کے عوام عبادت خداوندی اور اطاعت رسول کریم ﷺ کے سرمایہ سے مالا مال ہوتے ہیں زندگی میں خیر و برکت کی رمق پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر دور میں ان پاک باز ہستیوں نے اسلام کے لیے نا قابل فراموش کردار ادا کیا ہے لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ برصغیر پاک و ہند کو نیک نیت اور صادق القول مورخین نہ مل سکے۔ اگر ان پاکباز ہستیوں کی جدوجہد کی تاریخ رقم ہوتی تو ممکن ہے کہ ملک وقوم پہ زبو حالی کی حالت نہ ہوتی بلکہ ہم ان کے سیرت و کردار کو اپنا کر منزل رفیع پاتے۔ کیونکہ آج وہ دور ہے کہ کچھ باعث تزلزل قوتیں حکمرانوں کے تساھل اور عوام کے تغافل کے باعث باہمی تنافر کے گل کھل رہے ہیں۔ جس سے وحدت ملت اور امن عالم کا شیرازہ بکھرنے دیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر ہم خانقاہوں کے روشن کردار اور پیغام کو لازم پکڑیں جو امن کا علم بردار بھی ہے اور حقیقت شناس بھی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیرازہ بندی کے تسلسل کے ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سالکین طریقت و شریعت کے پیغام کے علم کو لہراتے ہوئے اکناف عالم میں انکے مشن کو عام کریں تا کہ چشمہ ھائے رشد ہدایت کی سیرابی عام ہو اور بین الاقوامی سطح پر امن و سلامتی اخوت و محبت، حریت و آزادی کی فضا قائم ہو سکے۔ برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کا سہرا ان مقبولان الہ اولیاء کرام کے سر ہے جنھوں نے اپنی من موہنی حکمت آمیز معانی سے لبریز مٹھاس سے معمور، دل دردمند کی ترجمان اور حسن بیان سے بھر پور گفتگو سے اور روشن سیرت و کردار سے برصغیر کے لاکھوں کروڑوں کو دین اسلام سے وابستہ کیا اور دین اسلام سے وابستہ مسلمانوں کو اسلام کے سچے اور رفیع احکامات کے پابند بنا دیئے ان روشن میناروں میں حضور سیدنا داتا

گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ اور حضور سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ، سرکار سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ، نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہا نے حضور غوث زماں پیر پٹھان شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہا الرحمن تک کے درخشندہ ستارے علم و فضل کے روشن مینار پورے خطے کو ایمان واسلام کے نور عرفان اور تجلیات سے روشن کرتے رہے ویسے تو برصغیر پاک و ہند میں تمام اولیاء اللہ نے اشاعت اسلام کے لیے بے شمار قربانیاں دی ہیں لیکن سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اولیاء کرام اوج ثریا کے مانند ہیں اور قدرت نے اس سلسلہ الذہب کو اتنے امتیازات اور اعزازات سے نوازا ہے کہ جن پر تاریخ فخر کرتی ہے اور متوسلین اور متعلقین آج تک عقیدتوں کا خراج وصول کر رہے ہیں اور لوگوں کے دل و دماغ پر آج بھی ان کی حکومت ہے اور کیوں نہ ہوں؟ کہ اللہ کے ولی ہمیشہ جوڑنے کا کام سرانجام دیتے ہیں نہ کہ توڑنے کا۔

دہلی میں خانوادہ چشت اہل بہشت کے عظیم صوفی بزرگ حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل آراستہ تھی اللہ والوں کے مزاج کی بات چھڑی تو آپ نے فرمایا'' حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے بڑی محبت کے ساتھ تحفے میں ایک قینچی لے کر آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا! تمہاری اس محبت کا میں شکر گزار ہوں مگر مجھے قینچی نہ دو پھر کبھی آنا تو چھوٹی سی سوئی لے کر آنا کیونکہ '' اللہ والے کاٹنے کا کام نہیں کرتے جوڑنے کا کام کرتے ہیں'' انہی روشن میناروں نے زندگی کے ہر موڑ پر مشعل راہ کا کام دیا۔

سچ پوچھیے تو انہی عارفان شریعت و طریقت ہی کا دم ہے کہ جن کے فیوض سے

بستیاں آباد ہوئیں۔ اگر ان عارفان حق صداقت کی تاریخ مرتب کی جائے تو بے شمار مورخین کی زندگی محو قلم ہو کر رہ جائے جب کبھی یہ تاریخ مرتب ہوئی اس میں حضور پیر پٹھان علیہ الرحمۃ الرحمن اور انکے خلفاء کی زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات اور معرفت حق کی واردات اور تبلیغ اسلام کی ضیاء پاشوں میں درخشندہ و تابندہ نظر آئے گی اس لیے کہ یہ علم و عرفان کا آفتاب پوری جلوسامانیوں کے ساتھ دنیائے تبلیغ و تدریس کو منور کرتا رہا اور آج بھی اس کی ضیاء پاشیاں شش جہات اس کا اعلان حق کا واضح ثبوت فراہم کر رہی ہیں کہ ایک مرد حق آگاہ نے دنیائے اسلام میں عقیدت و محبت کا ایک ایسا جذبہ اور ولولہ پیدا کر دیا ہے کہ اب دلوں میں توحید کی للکار اور رسالت کی گونج ہمیشہ بلند رہے گی اور عقیدمند اس چشمہ فیض سے تاابد سیرابی حاصل کرتے رہیں گے۔

لیکن ایک سالک کے لیے مرشد کی راہنمائی راہ حق میں ایک ضروری عمل ہے کیونکہ اسی میں سبیل نجات ہے چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ وابتغو الیہ الوسیلہ یہاں پر سالکان راہ حقیقت نے وسیلہ سے مراد مرشد لیا ہے کیونکہ حقیقی کامیابی و کامرانی کے حصول کے لیے مجاہدہ و ریاضت سے پہلے تلاش مرشد از حد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے سالکان راہ حقیقت کے لیے یہی قاعدہ مقرر فرمایا ! ہے۔ اسی لیے مرشد کی رہنمائی کے بغیر کامیابی و کامرانی کا ملنا شاذ و نادر سا ہے۔ جبکہ بعض نے وسیلہ سے بیعت مرشد بھی مراد لی ہے اس حقیقت کو مولانا جلال الدین رومی بھی اپنے احوال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت اور اس کا قرب مجھے حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کیمیا اثر سے ہی ملا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامے شمس تبریزی نہ شد

کہ اس وقت تک علوم شریعت کی سمجھ تجھے نہیں آ سکتی جب تک کہ کسی ولی کامل کی غلامی کا پٹہ گلے میں نہ ڈالا جائے اس طرح مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ پر انوار الٰہی اس وقت ہی منکشف ہوئے جب انہوں نے حضرت عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی۔

اس لیے تو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان میں فرماتے ہیں۔

؎ اگر جادہ ء بایدت مستقیم

رہ پارسایان امید است وبیم

یعنی اگر تجھے سیدھا راستہ چاہئے تو اولیاء کرام کا راستہ امید اور خوف کا راستہ ہے۔

دوسری جگہ رقم طراز ہیں:۔

؎ رہے نیست رواز طریقت متاب

بنہ گام کامے کہ خواہی بیاب

ترجمہ:۔ کہ راستہ تو یہی ہے کہ تو طریقت سے منہ نہ پھیر قدم رکھ اور جو مقصد چاہتا ہے پالے۔

حضور غوث زمان پیر پٹھان علیہ الرحمۃ الرحمن کے فیض یافتہ لعل و گوہر آج بھی مختلف سمتوں میں شریعت وطریقت کی ضیاء اور علم وفضل کی خیرات بانٹ رہے ہیں۔ یہی وہ مجاہدین اسلام تھے کہ جب تحریک پاکستان چلی تو وطن عزیز کی آزادی کے لیے گراں قدر قربانیاں دیں اور انہی مشائخ نے ہی عوام کے ذہنوں سے زنگ جہالت اتار کر انہیں اسلام کی تابندہ روشنی سے منور کیا انہی مشائخ کرام میں سے حضور پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے شہرہ آفاق ہستی حضرت خواجہ پیر سید محمد فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن گڑھی شریف کی ذات ستودہ صفات ہے۔ پنج کٹھہ کی ایک معروف بستی گڑھی افغاناں

،ٹیکسلا سے تقریباً ۸ کلومیٹر شمال مغرب میں اور حسن ابدال سے تقریباً ۸ کلومیٹر شمال مشرق میں جو سڑک عثمان کھٹڑ کو جاتی ہے پر واقع ہے۔ اس بستی کی شہرت بھی آپ ہی کی وجہ سے ہے کیونکہ آپ نے گڑھی افغاناں کو اپنی اصلاحی اور دینی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔

حضرت امام التارکین حضور اعلیٰ خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہا

حضرت اعلیٰ خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت قریباً 1792 میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی قدر سید محمد انور شاہ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد گرامی نامور شیخ طریقت، عالم دین اور فاضل اجل تھے۔ اصل وطن ترلاندی تحصیل صوابی کے سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اکثر اشاعت سلسلہ کے لیے ہزارہ پنج کٹھہ اور چھچھ کے دورہ پر رہتے اسی طرح آپ ایک دورہ پر موضع میر پور نزد ایبٹ آباد میں مقیم تھے کہ ایک ارادت مند احمد خان ولد کالو خان جدون نے اپنی بیٹی آپ کے نکاح میں دی جس سے آپ کے چار بیٹے نور علی، سید علی، میر اعظم شاہ اور حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ تھے۔ میر اعظم شاہ صاحبؒ حضرت خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ کے والد ماجد تھے۔ سید محمد انور شاہ صاحبؒ اپنے آبائی وطن سے علاقہ چھچھ ضلع اٹک تشریف لائے وہاں بڑا عرصہ قیام پذیر رہے بعد از وہاں سے بہوٹی پنڈ نزد حسن ابدال منتقل ہوئے وہاں پر بھی کچھ عرصہ قیام فرما تھے اور اس کے بعد آپ گڑھی افغانان آ کر آباد ہوئے۔ آپ کا وصال درانی عہد حکومت میں ہوا اور موضع سموں کے قبرستان میں عظیم بیٹے کے عظیم باپ آرام فرما ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ فاضل شاہ صاحبؒ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ اور آپ ابھی چھوٹے تھے کہ والد گرامی قدر کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ حفظ قرآن کریم کی

سعادت اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی اور سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کریم کی دولت سے مالا مال ہو کر عشرہ (10) کے شفاعت کے سرتاج ٹھہرے ۔اس کے بعد علوم دینیہ کی تحصیل شروع کی اور تفسیر، حدیث و فقہ،اصول و معانی،فلسفہ و منطق کے ساتھ ساتھ علم تصوف پر مکمل دسترس حاصل کی جسکی گواہی آج بھی آپ کا کتب خانہ دے رہا ہے ۔آپ علیہ الرحمۃ کے کتب خانہ میں قدیم قلمی تفاسیر اور حدیث و فقہ کی ایسی نادر کتابیں موجود ہیں جس کا پورے عالم میں کسی دوسری جگہ ملنا ناممکن ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے وقت کے بلند پایہ عالم تھے ۔ اخوند صاحبؒ سوات (م ۷ محرم ۱۲۹۷ھ) سے ان کے مناظروں کا ذکر ملتا ہے اور علماء بنوں سے بھی علمی مناظرے کر چکے ہیں۔

تلاش مرشد

حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش مرشد کے سلسلہ میں حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی حضرت مولانا خواجہ محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حضرت خواجہ پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ کے دربار تک پہنچے جنہوں نے دیکھتے ہی آپ کو خوش آمدید کہا اور مرید فرمایا!۔ کچھ عرصہ مختصر مجاہدہ کروا کر خلافت سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ کے سترہویں جب کہ مناقب سلیمانیؒ کے بعض نسخوں میں پچیس مشہور خلفاء میں سے تھے۔ پیر و مرشد نے علوم باطنی سے نواز کر ہزارہ اور کشمیر کے علاقوں میں تبلیغ حق کے لیے روانہ فرمایا۔ آپ نے حکم کی تعمیل پر سر تسلیم خم کی اور تبلیغ اسلام کا عمل شروع کیا۔ آپ کے دور خلافت میں فتنہ وہابی تحریک نے سر اٹھایا جس کا آپ نے علمی بصیرت کے ذریعے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چونکہ آپؒ نے زندگی کا ہر لمحہ دین کے لیے وقف کر دیا تھا اسی وجہ سے آپ نے عمر بھر شادی نہ کی۔ بالآخر ماہ شعبان کے آخر میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور اسی بیماری میں ہی علمی دنیا کا یہ آفتاب ماہتاب ۱۲۹۲ھ میں ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور دار فانی سے دار باقی کی طرف کوچ کر گئے۔ نماز جنازہ کی امامت آپ کے بھتیجے خلیفہ مجاز پہلے سجادہ نشین حضرت خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ نے ادا فرمائی۔ آپ کا مزار پر انوار گڑھی افغانان میں ہے جہاں آج بھی عوام و خواص کا ہجوم رہتا ہے اور زائرین کو بڑی کیفیت

محسوس ہوتی ہے۔

حضرت ثانی خواجہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما

علم وفضل کے آفتاب کے چھپ جانے اور حیات طیبہ کی نوید پانے کے بعد حضرت اعلیٰ کی وصیت کے مطابق آپ کے بھتیجے عالم باعمل حضرت خواجہ پیر سید محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ مسند آراء ہوئے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم فاضل، مبلغ اور متقی اور پرہیز گا تھے۔ آپ نے بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کا علم بلند رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور مرشد خانہ تونسہ شریف سے زیادہ آپکو روحانی اور جذباتی لگاؤ تھا۔ آپ نے زیادہ تر تعلیم ہندوستان کے شہر علی گڑھ میں حاصل کی جبکہ دورۂ حدیث دہلی سے کیا۔ قادنیت کے خلاف دیگر مشائخ کے ہمراہ آپ کا کردار بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے جب مرزا قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس دور میں اس کی غارت گری بڑی تکلیف کا باعث بنی ہوئی تھی اور ان کے مبلغین بلا جھجک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین کی امت کو مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دیتے۔ انہوں نے اپنی خرافات سے لوگوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا انہی حالات میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانوں کو کب آرام ملتا۔ تاجدار تونسہ خواجہ اللہ بخش صاحبؒ سجادہ نشین تونسہ شریف نے اپنے خلفا میں سے جید علماء کو غلام قادیانی کے محاسبے کے لیے بھیجا۔ ان علما کرام میں سے ایک حضرت خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ بھی تھے جنہوں نے قادیانی ازم کا منہ توڑ علمی جواب دیا اور ان کی سرکوبی کی۔ احمدیت کے محاسبے کے پلیٹ فارم پر

بھی آپ کا کردار نا قابل فراموش ہے۔

آپ مطالعہ کتب میں بھی بے مثال تھے۔ حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ نے اپنے مطالعہ اور تحقیق کے لیے جو ذخیرہ کتب جمع کیا تھا ان کے خلیفہ مجاز اور جانشین خواجہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ نے اس میں خوب اضافے کیے۔ آپ کو کتابوں سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا بڑی سے بڑی قیمت ادا کر کے حتی الوسع اچھی کتاب حاصل کر لیتے تھے۔ ان کے ارادت مند بھی ان کے علمی شوق کی تسکین کا ذریعہ تھے جو اپنے شیخ کو تحفہ میں بالعموم کتابیں نذر کرتے تھے۔ آپؒ کے بعد آپ کے جانشینوں بالترتیب خواجہ محمد اکرم شاہ صاحبؒ اور ان کے فرزند خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ نے اپنی اپنی مسند نشینی کے دور میں اس ذخیرے کی حفاظت کی اور بقدر ذوق اور استطاعت اضافے کیے۔ کتب خانے کو قائم ہوئے کم و بیش ڈیڑھ صدی کا عرصہ گزر گیا مگر آج تک آپ کے ہاتھوں اور آپ کے مطالعہ سے گزری ہوئی بابرکت کتابیں موجود ہیں۔ کتب خانے میں مطبوعہ کتابوں کے ساتھ کم و بیش اڑھائی سو قلمی نسخے ہیں انہی خصوصیات کے ساتھ آپ علماء کرام کے حد درجہ قدر دان بھی تھے اور 1907ء بمطابق 1325ھ میں دار فانی سے علم معرفت کا یہ آفتاب بھی دار باقی کی طرف رخصت ہوئے۔

حضرت ثالث پیر سید خواجہ محمد اکرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما

حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کی اولاد امجاد چونکہ زیادہ تھی اس لیے اس ماہ تاباں کے چھپ جانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند حضرت خواجہ محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت ثالث سے مشہور ہیں، سجادہ نشین بنا کر سلسلہ عالیہ چشتیہ کے فروغ کے لیے منتخب فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیعت اپنے والد بزرگوار حضرت قبلہ خواجہ عبداللہ شاہ ثانی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور تبرکا بیعت حضرت قبلہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ سے تھی۔ حضرت ثانی صاحبؒ کے وصال فرمانے کے بعد تونسہ شریف کے سجادہ نشین قبلہ حضرت خواجہ میاں حامد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے مئی 1907ء میں دستار بندی فرمائی۔ آپ کی کرامات حد سے زائد تھیں اکثر اوقات عالم استغراق میں رہتے۔ سخاوت اور کریمی میں اپنی مثال آپ تھے۔ روضہ مبارک کی تعمیر اور مسجد شریف کی تزئین کے علاوہ ایک شاندار عمارت زائرین کے رہنے کے لیے اور ایک وسیع لنگر خانہ کی تعمیر بھی آپؒ ہی کے حصے میں آئی۔

آپؒ کے اعزاز میں ایک بات یہ بھی ہے کہ قبلہ خواجہ میاں حامد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کی امامت کے فرائض حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی سر انجام دیئے۔ علم وفضل وتقویٰ کا یہ آفتاب 5 مئی 1933 کو ہماری نظروں سے اوجھل ہوا

اور دار فنا سے دار بقا میں کوچ فرمایا۔

زبدۃ المشائخ حضرتِ رابع حضور خواجہ محمد اعظم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما

حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال فرمانے کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے قبلہ حضرت خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو سجادہ نشینی کے لیے منتخب فرمایا۔آپ کی ولادت با سعادت 18 جون 1916ء کو بروز جمعۃ المبارک گڑھی شریف میں ہوئی۔آپ نے پیش رو مشائخ کے عمل اور اخلاقی عظمتوں کے امین اور عہد حاضر کے بے بدل عالم صوفی اور فقیہہ ہونے کے علاوہ بزرگان چشتیہ میں ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے۔وقت کے جید علماء سے تحصیل علم کیا۔

حضور غریب نواز با عالم با عمل صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار متقی مخلص صاحبؒ محبت عجز و نیاز کا پیکر تھے۔آپ عالم تو تھے لیکن عبا و قبا اور جبہ و دستار کو ذریعہ وقار نہ بنایا بلکہ روشن کردار کو پیش کیا۔گویا بچپن سے ہی اللہ کریم نے اس بندے کو اعلیٰ صفات سے نوازا تھا۔

تحریک پاکستان میں آپؒ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔آپ دوقومی نظریہ اور تحریک پاکستان کے زبردست حامی اور صف اول کے کارکن تھے۔خاص کر کے صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں بھرپور کردار ادا کیا تھا۔

صوبہ سرحد میں کانگریسی حکومت تھی۔مہاتما گاندھی، جواہر لال، نہرو وغیرہ اور جمیعت

علماء ہند کے کانگریسی راہنما مولوی حسین احمد مدنی نے اکھنڈ بھارت کے لیے صوبہ سرحد کا بھرپور دورہ کیا تو پیر محمد امین الحسنات صاحبؒ پیر آف مانکی شریف اور پیر عبدالطیفؒ زکوڑی شریف دونوں نے تونسہ شریف میں سجادہ نشین خواجہ حافظ سید دالدین صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورتحال سے آگاہ کیا۔ چونکہ پورے صوبہ سرحد میں تونسہ شریف اور گڑھی شریف کا زبردست حلقہ اثر ہے۔ اس لیے حضرت خواجہ حافظ سدیدالدینؒ کے ہمراہ حضرت خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ نے پورے صوبہ سرحد کے گاؤں گاؤں اور شہر شہر کا دورہ کیا اور سالمیت پاکستان کے لیے راہ ہموار کی۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ سجادہ نشین تونسہ شریف کو نجم الہند کا خطاب دیا تھا اور حضرت خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ کو شکریہ کا تحریری خط لکھا تھا جو کہ ابھی تک گڑھی شریف کے عظیم کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

قبلہ حضرت صاحبؒ مسلم لیگ پنجاب کونسل جو نواب افتخار حسین کی زیر قیادت بنی تھی آپ ممبر بنے اور ضلع اٹک مسلم لیگ کے راہنما اور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی تشکیل فرمائی۔

المختصر یہ کہ تحریک آزادی میں دوسرے علماء و مشائخ کے ساتھ ساتھ آپ کا کردار بھی روز روشن کی طرح واضح اور صاف ہے۔ قبلہ حضرت صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے 72 سال تک سجادہ نشین کی حیثیت سے تبلیغ دین اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نے خیر الناس من ینفع الناس کے مصداق عوام الناس کی فلاح کے لیے 1993 میں فاضلیہ ٹرسٹ پاکستان کی بنیاد رکھی اور اسے رجسٹرڈ کروایا۔ درگاہ شریف کی جملہ جائیداد ٹرسٹ کے نام کر دی۔ پرانے مہمان خانوں کو گرا کر عظیم الشان عمارت تعمیر کرائی۔ جس میں ایک ہزار افراد کے قیام کے انتظامات ہیں۔ علاوہ ازیں ٹرسٹ کی آمدن میں اضافہ کے لیے

ایک بڑی مارکیٹ بھی تعمیر کرائی۔ ٹرسٹ کے تحت ایک عظیم الشان مدرسہ جامعہ چشتیہ فاضلیہ، فاضلیہ سکولنگ سسٹم گڑھی شریف کے لیے ایک واٹر سپلائی سکیم، دھیرکوٹ آزاد کشمیر، لکی مروت میں شعبہ تعلیم اور صحت کے مختلف منصوبے شامل ہیں۔

آپ علیہ الرحمۃ کے 4 صاحبزادے اور 8 صاحبزادیاں ہیں اور آپؒ نے دو شادیاں فرمائی تھیں۔ صاحبزادوں میں سے بڑے موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ صاحبؒ دامت برکاتھم العالیہ

۲۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد عثمان شاہ صاحبؒ مدظلہ

۳۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد عابد شاہ صاحبؒ مدظلہ

۴۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد ساجد اعظم شاہ صاحبؒ مدظلہ

بالآخر 92 سال کی عمر میں یہ نور کا مینار، علم و فضل کا آفتاب بھی ہمیں ہزاروں عاشقوں کو اشک بار چھوڑ کر اور گمراہی کے دور میں چراغ اور ظلمات میں چمکنے اور دمکنے والا درخشاں ستارہ عقیدت مندوں کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ سچ کہا ہے۔ موتُ العالِم موتُ العالَم۔

آپ علیہ الرحمۃ نے ہسپتال میں ہی اپنے وصال سے قبل اپنی تسبیح اپنے بڑے صاحبزادے موجودہ سجادہ نشین قبلہ حضرت محمد اکرم شاہ صاحبؒ مدظلہ کو عطا فرمائی اور زندگی میں ہی آپ کو دربار عالیہ فاضلیہ گڑھی شریف کا سجادہ نشین مقرر کر دیا۔

آپؒ کا وصال بروز جمعۃ المبارک 24 دسمبر 2004ء بمطابق ۱۱ ذیقعدہ 1425ھ کو ہوا۔ آپؒ کا جنازہ ہزاروں مریدوں اور عاشقوں کے جم غفیر کے ساتھ آپ کے فرزند ارجمند حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ صاحبؒ دامت برکاتھم نے پڑھایا۔

حضرت پیر محمد اکرم شاہ صاحبؒ مدظلہ (موجودہ سجادہ نشین)

آپ کی ولادت با سعادت 6 ستمبر 1949 کو گڑھی شریف تحصیل ٹیکسلا میں ہوئی۔ گورنمنٹ مڈل سکول گڑھی شریف سے آٹھویں کا امتحان پاس کیا۔ سی ایم ہائی سکول سے میٹرک اور میٹرک کے بعد گورڈن کالج راولپنڈی سے ایف اے کیا۔ دینی تعلیم وقت کے جید اساتذہ کرام سے حاصل کی جبکہ زیادہ تر استفادہ علوم و تربیت میں اپنے والد گرامی پیر محمد اعظم شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔

آپ کو فارسی، انگلش، اردو، پنجابی، پشتو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ حضرت خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ نے جو درس و تدریس کی بنیاد رکھی تھی وہ آج دور جدید میں فاضلیہ پبلک سیکنڈری سکول کی شکل میں موجود ہے۔ جدید علوم کے ساتھ علومِ قدیمہ بھی قائم رکھے ہوئے ہیں اور حفظ قرآن کی کلاسز بھی اس سسٹم کا حصہ ہیں۔

آپ فاضلیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کے چیئر پرسن بھی ہیں جو اندرون و بیرون ملک فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اس ٹرسٹ کے ذریعے لوگوں کو مفت علاج معالجے کی سہولیات، مفت تعلیم، صاف پانی مہیا کرنا اور فاضلیہ پبلک سیکنڈری سکول کے تمام اخراجات اور ہاسٹل کی تمام ضروریات ٹرسٹ کے ذمہ ہیں۔

قبلہ حضرت صاحبؒ کی کوششوں سے ادارہ بچوں کو بلاتفریق دینی و دنیاوی تعلیم سے مستفید کر رہا ہے۔ المختصر یہ کہ قبلہ حضرت صاحب، حافظ قرآن، عالم باعمل زبردست مقرر، قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانیؒ کے دست راست اور جمعیت علمائے پاکستان کے موجودہ مرکزی جنرل سیکرٹری اور اسی پلیٹ فارم سے دین اسلام کے لئے کوشاں ہیں قائد اہل سنت کے ساتھ آپ نے امریکہ، یورپ، افریقہ، کینڈا اور ایشیا کے اکثر ممالک کے

تبلیغی دورے بھی کر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قبلہ حضرت صاحبؒ کو صحت کاملہ اور عمر دراز نصیب فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔آمین ثم آمین۔

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

اب کچھ ملفوظات کے بارے میں جس طرح کہ شاعر کہتا ہے:۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

عشق ہمیشہ صورت ہی سے پیدا نہیں ہوتا۔بلکہ بسا اوقات یہ مبارک دولت بات یعنی حسن گفتگو سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔کان میں آواز پڑ جانا اگر کسی کی طرف بے اختیار کھینچتا ہے تو کس کے کلام کا حسن اسکے جوہر اس کے ساتھ الفت کا سبب بن جاتے ہیں ۔اور اگر محبوب سامنے نہ ہو تو محبوب کے دیدار کرنے والوں سے اسکا ذکر اسکے زبان فیض بار سے نکلے ہوئے من موہنے الفاظ سن کر آتش عشق بھڑک سکتی ہے۔اور یقیناً عشق حقیقی کی آگ تب بھڑک اٹھتی ہے جب کسی عاشق صادق کی صحبت اختیار کرو گے اور اس لئے تو شاعر فرماتے ہیں:۔

گرد مستاں گرد گرے کم رسد بوئے رسد
بوئے او گر کم رسد رویت ایشاں بس است

کہ ان بے خود مستوں کے گرد گھومتے رہو کبھی تو تمھیں حصہ مل جائے گا۔اور اگر تمھیں یہ شراب نہ ملی تو اسکی بو تو ضرور ملے گی اور اگر بوجہ زکام تمھیں بو بھی میسر نہ آئے تو صرف ان مستوں کی زیارت کرتے رہنا ایک نہ ایک دن یہی زیارت تمھارے لئے

ضرور شراب عشق کا سبب بن جائے گا۔

دین کی حقیقت تک رسائی اور اپنے قال کو حال میں بدلنے کا واحد ذریعہ صحبت صالحین کا ملین ہے کیونکہ ان ہی کی صحبت سے تعمیر شخصیت ہے اور یہی صحبت ہی بنیاد انقلاب ہے۔اور اگر صحبت میسر نہ ہو تو ان کے روشن ملفوظات، راہ حق کے لئے چراغ ہے کیونکہ !تصوف کے ان روشن میناروں نے اپنے اپنے ادوار میں ،ضیاء بار اقوال و اعمال سے اپنے مریدین ، متوسلین کو مستفید کیا ۔ تاریخ کے اوراق نے ان کے اس جدوجہد ، جذبہ وایثار ، نیک نیتی اور علم وعمل کی اس کاوش کو اس لئے محفوظ کیا کہ آنے والی نسلیں ان سے مستفید ہو سکیں مگر شومئ قسمت کہ آج ہم نے ان درخشندہ چراغوں سے مستفید ہونے اور اپنی باطنی دنیا کو روشن کرنے کے بجائے اندھیروں میں جھانکنے اور فضولیات میں مگن رہنے کے عادت بنالی جس کی وجہ سے آج ہم ہر طرف شکست خوردہ نظر آتے ہیں درحقیقت دانائے راز لوگوں کے اقوال و ملفوظات دلوں کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں۔

حسن بیاں ،حکمت آمیز، معانی سے لبریز اور مٹھاس سے معمور اور دل کی گہرائی سے نکلے ہوئے الفاظ ہوا میں تحلیل نہیں ہوتے بلکہ دل میں اتر کر انسان محبت خدا عزوجل و محبت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مچل جاتا ہے۔

دراصل صوفیائے کرام کی محافل میں جہاں ایمان کی بالیدگی ملتی ہے۔وہاں عرفان کو بھی تازگی ملتی ہے ایک طرف عقل کی گھتیاں سلجھ رہی ہوں تو دوسری جانب ذوق ووجدان کی بھی پرورش ہوتی ہے۔یقینا بزرگان دین کے مجالس ومحافل میں ان کے دلکش جملوں عزت آموز مثالوں اور دلچسپ حکایتوں کے ساتھ ساتھ زندگی کے عمیق ترین حقائق منٹوں میں حل ہوتے جاتے ہیں۔اس لئے تو مولانا روم نے اولیاء کرام کے ساتھ ایک لمحہ بیٹھنے کو

سو سالہ بے ریا عبادت سے بڑھ کر کہا ہے۔فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کیونکہ اولیاء کرام کے ساتھ ایک لمحہ بیٹھنے سے ان کا کوئی ملفوظ سنے، کوئی حکمت آموز نصیحت سنے اور اس کی دل کی دنیا بدل جائے اس کی زندگی سنور جائے کیونکہ بڑے لوگوں کی صحبت میں جمع ہونے والے جواہر پارے بذات خود زندگی بھی ہیں اور حاصل زندگی بھی یقینا اولیاء وصوفیاء ایسا انداز حیات اپناتے ہیں جو ان کے موجب عافیت اور دوسروں کیلئے نفع کا باعث ہو۔

حضور قبلہ خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ کے وہ ملفوظات جو ایجاز و اختصار کا حسین وبہترین مرقع ہیں نصیحت سے معمور عبرت سے بھرپور ہیں۔

آپؒ کے ملفوظات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کریم نے آپؒ کے سینے پر معارف لدینہ کے کس قدر ابواب مفتوح فرمادیئے تھے۔آپؒ کے انداز تربیت کا اندازہ آپ کے ملفوظات سے ہوتا ہے۔جن میں علمی تبلیغی، اصلاحی اور اخلاص ومحبت، عجز و نیاز ان کے دل پسند اور مرغوب موضوعات تھے۔آئندہ صفحات میں آپ کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے ملفوظات کو پڑھیں گے تو خود سمجھ لیں گے کہ آپ کے انداز بیان میں مٹھاس بھی ہے اور حسن بیان بھی، حکمت بھی ہے اور سبق بھی اس لیے مشورہ بھی یہی ہے کہ خالی الذہن ہو کر پڑھیں تاکہ دل و دماغ یکجا ہو کر سمجھ سکیں مرتب حافظ عبدالوہاب چشتی صاحبؒ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان ہیروں کو ایک لڑی میں پرو کر آپ کے سامنے پیش کیا ہے یقینا یہ ایک مشکل کام ضرور ہے لیکن کامیابی اس کو حاصل ہوتی ہے جن پر خصوصی نظر کرم ہوتا ہے۔اللہ رب العزت ان پاکباز ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی

نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بھی دعا ہے کہ تا قیامت ان سے وابستہ رہیں اور ان کی غلامی کا پٹہ ہمارے گلے میں رہے آمین ثم آمین۔ کیونکہ شیخ سعدی فرماتے ہیں:۔

شنیدم کہ دررُوز امید و بیم بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم (بوستان)

کہ میں نے سنا ہے کہ امید و خوف کے دن میں کریم ذات اولیاء کے صدقے بدوں کو بھی بخش دے گی۔

گر قبول افتد زعز و شرف خاک پائے اولیاء

عبدالرحمن مروت چشتی (ایم۔اے، ایم۔او۔ایل)

ایم۔اے حدیث وایم فل انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

حرفے چند بر ملفوظات دلپسند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یامن انت انت لا موجو دا لا انت و الآن و فیما یکون انت کیفما کنت صل علی تعینک الاقدم و المظہر الاتم لا سمک الاعظم و علی الہ و اصحابہ الذین کشفو ا بیدانورہ تتق دجی الکون عن ابصار بصائر ھم و علی تابعیھم۔ اما بعد :۔

برصغیر پاک و ہند میں شجر اسلام کی تخم اندوزی، آبیاری اور حفاظت میں صوفیا کرام کی تحریک اور کردار کسی سے پوشیدہ نہیں۔ داتا گنج بخش علی ہجویریؒ، خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیریؒ، قطب الدین بختیار کاکیؒ، بابا فرید الدین گنج شکرؒ، سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ، بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ، حضرت باقی باللہؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، اور مجدد الف ثانیؒ کے نام سلاسل اربعہ کے ان نفوس قدسیہ میں چند ہیں ۔جنہوں نے برصغیر میں اسلام کی بناء رکھی۔ سلسلہ عالیہ کے اکابرین میں خواجہ خواجگان دستگیر دو جہان خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ نے سرزمین سنگھڑ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نواز کر اجمیر ثانی بنا دیا۔ آپؒ روحانیت کے ایسے سراج منیر ہیں جس سے لاکھوں چراغ جلے ۔جن کی ضیاء پاشیوں نے چاردانگ عالم کو منور کیا۔ انہی میں سے حضور کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ ہیں۔ جو عالم روحانیت میں اپنی مثال آپ ٹھہرے۔ ان ہستیوں کی تصانیف اگرچہ زیادہ نہیں لیکن ان کے ملفوظات اور مکتوبات جن کو نہایت احتیاط سے مرتب کیا گیا۔ جو رہتی دنیا تک ایک قابل تقلید نمونہ کے طور پر سالکین کے لئے ایک دستور العمل اور مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے چوتھے جانشین جنہیں اگر ان کی ذات کا مکمل عکس کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یعنی سیدی سندی و مرشدی حضرت خواجہ محمد اعظم شاہ صاحبؒ آپ کی ذات جو اسوۂ رسول ﷺ کا حسین مرقع تھی۔ علم ایسا کہ جہاں غزالی زماںؒ جیسی شخصیت فن حدیث میں آپؒ کے علم کی معترف تھی وہاں فقاہت دین میں مفتی عبدالقیوم ہزارویؒ علماء کی محفل میں آپ کی مثال پیش کیا کرتے تھے۔ آپؒ کی زندگی میں تصنع اور ریا کاری کی کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی۔ معمولات اور وظائف کی پابندی کا یہ عالم کہ زندگی کے آخری دن بھی ان کی ترتیب تک تبدیل نہ کی۔ آپ کی حق گوئی اور بیباقی میں واعظانہ تلخی نہ ہوتی۔ گفتگو میں حضور ﷺ کی صفت جوامع الکلم کا وافر حصہ اللہ نے آپ کو عطا فرمایا! تھا جو شخص ایک دفعہ بھی آپ کی محفل میں بیٹھا آپ ہی کا ہو کر رہ گیا۔ آپ کے چاہنے والوں میں عزیزی عبدالوہاب ایسا خوش نصیب شخص ہے جس نے آپؒ کے ملفوظات کو نہایت احتیاط سے جمع کیا یقیناً یہ مجموعہ خواجگان چشت کے ملفوظات مبارک میں حسین اضافہ ہے۔ میں نے تمام ملفوظات کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد برادر عزیز کو ڈھیروں دعائیں دیں۔ کہ اس نے میرے حضرت کی پاکیزہ گفتگو اور ارشادات کو کتابی شکل دینے کی ایک خوبصورت کوشش کی ہے اللہ کریم اس کو بے پناہ اجر اور نعمتوں سے نوازے اور ہمیں بھی حضور کے نقش قدم پر آپ کی ملفوظات کی روشنی میں جادۂ مستقیم پر گامزن رکھے۔

اھدنا الصرط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین بجاہ حبیبہ الکریم وصلی اللہ علی سیدنا محمد ﷺ

خاکپاء خواجگان چشت

فقیر محمد اکرم شاہ

سجادہ نشین درگاہ عالیہ فاضلیہ چشتیہ سلیمانیہ گڑھی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مولف

ملفوظات مرشدی

سالکان راہ طریقت نے اسلامی معاشرہ کی تفہیم وتشکیل اور ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ نظم ہو یا نثر ہر زبان میں صوفیاء کی تصنیفات ،ملفوظات اور رسائل حد شمار سے باہر ہیں۔ انہوں نے ہر موضوع کے حقائق اور فروغ کو بڑے دلنشین انداز میں پورے شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اسی وجہ سے ان کی تصنیفات ،ملفوظات کے مطالعہ نے ہزار ہا انسانوں میں رذائل سے اجتناب کرنے اور فضائل سے بہرہ ور ہونے کی ترغیب پیدا کی ہے۔

برکات عظیمہ کی امین یہ جماعت سلسلہ درسلسلہ آج تک مخلوق خدا کے دلوں کو قرآن وسنت کے حقیقی فیض سے سیراب کر رہی ہے اور تا ابد اپنے اس کار خیر عظیم میں مشغول رہے گی۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ مرید کو بزرگوں کے مناقب پڑھنے یا سننے سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو آپؒ نے ارشاد فرمایا۔ ''مردان خدا (اولیا اللہؒ) کا ذکر اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا لشکر ہے جس سے مرید ضعیف کو قوت اور امداد ملتی ہے''۔

سلطان العارفین حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' مجھے غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث پاک پڑھنے کے بعد تمام باتوں سے بہتر بزرگوں کا ذکر ہے''۔

صوفیائے کاملینؒ نے سلوک و معرفت، شریعت و طریقت کے مراحل کی تکمیل اور حق کا قرب حاصل کرنے کیلئے پیر کامل کی بیعت کو ضروری قرار دیا۔

؎ پیر رومیؒ رار فیق راہ ساز

تا خدا بخشد اترا سوز و گداز

زہے نصیب سیدی مرشدی کے فیض کے نظر کی بدولت حق تعالیٰ کا کرم خاص ہوا اور مجھ ناچیز کو اپنے پیر و مرشد وعلیہ الرحمت کے مناقب و ملفوظات جمع کرنے کی توفیق ہوئی جو ملفوظات راقم نے نقل کئے ہیں اس سلسلہ میں سالکین و محبین کی خدمت میں چند ضروری گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے توجہ فرمائیں گے۔ میں نے درگاہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ فاضلیہ گڑھی شریف کے سجادہ نشین حضرت رابع خواجہ خواجگان محبوبی و محبوب الٰہی مخدوم سید محمد اعظمؒ شاہ صاحبؒ غریب نواز کے جو فرمودات تحریر کیے ہیں وہ مختلف مجالس میں، میں نے خود مرشد پاک کی زبان مبارک سے سماعت کیے ہیں اور آپ حضور سے اجازت لے کر یہ ملفوظات شریف احاطہ تحریر میں لائے ہیں۔ ان فرمودات کو موجودہ سجادہ نشین زیب آستانہ عالیہ فاضلیہ سید خواجہ محمد اکرم شاہ صاحبؒ المعروف شاہ گل جی مدظلہ العالیٰ نے مطالعہ فرمایا۔ اور اس کتاب کا نام تسکین القلوب تجویز فرمایا۔

بندۂ ناچیز بارگاہ الٰہی میں بوسیلہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بدعاء ہے کہ اس سے جملہ اہل محبت بلعموم اور متوسلین درگاہ فاضلیہ گڑھی شریف بلخصوص روحانی فیض حاصل فرمائیں نیز بندۂ ناچیز کے جملہ گناہ اللہ کریم معاف فرمائے۔ اور میری جملہ آل اولاد اور سب پیر بھائیوں کی وابستگی اس در اقدس سے تا قیامت قائم رکھے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں حضور غریب نواز کی طرف سے جو اوراد و وظائف بیان کیے گئے ہیں اگر کوئی ان پہ عمل کرنا چاہے تو موجودہ حضرت صاحبؒ مدظلہ، سے اجازت

ضرور حاصل کرلیں تا کہ عملیات کے ظاہری و باطنی فیوضات و برکات سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

خاک پائے اعظمؒ

عبدالوھاب چشتی اعظمی لکی مروت

الحمدللہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

۔امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸ ربیع الثانی شریف ۱۴۱۶ھ ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک الحمدللہ تعالیٰ ۱۸ ربیع الثانی شریف کی شب جمعۃ المبارک میں پہلی دفعہ اس غلام (عبدالوہاب) کو اپنے دو ساتھیوں ناصر فیروز اور ماسٹر فیض رسول کے ساتھ درگاہ عالیہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ مغرب کے بعد پہنچے تو لنگر شریف میں ثرید دیا گیا۔ بعد میں حضور سیدی ومرشدی جناب شاہ صاحبؒ (دامت برکاتہم العالیہ) سجادہ نشین دربار عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ فاضلیہ گڑھی شریف گھر سے باہر تشریف لائے۔ حال احوال کے بعد فرمایا! کہ آج خاص محبوب پاک (حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمتہ اللہ علیہ) کے عرس مبارک کی شب مبارک ہو۔ صبح جمعتہ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد دست بیعت سے مشرف فرمایا!۔ پھر وظیفہ اور شجرہ شریف عطاء فرماتے ہوئے حکم دیا کہ اپنے پیران عظام کا شجرہ مبارک پڑھا کرو اور فوائد بیان فرمائے کہ اس کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ اگر آپ کا پیر کامل نہیں تو آپ کے پیر کا پیر کامل ہوگا۔ اگر وہ نہیں تو اس کا سلسلہ حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم تک جا پہنچتا ہے اور وہ تو پیر کامل ہی ہیں۔ دوسری اپنے مشائخ عظام کے ساتھ نسبت بھی رہتی ہے۔ پھر ایک موقع پر آپ جناب نے ارشاد فرمایا! کہ شجرہ شریف باقاعدہ پڑھنے سے بندہ پر اپنے بزرگوں و مشائخ عظام کی توجہ رہتی ہے اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا! کہ شجرہ مبارکہ ہر نماز کے بعد ورنہ صبح و شام اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم دن میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیے کہ اپنے بزرگوں سے نسبت رہے۔

☆ شرف حاضری نصیب ہوئی حضور سیدی و مرشدی نے حضرت مولائے کل علی

المرتضی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کے مناقب بیان فرماتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد اپنے دولت خانہ پر ایک کتاب ''انوار علی'' رضی اللہ عنہ دکھائی اور فرمایا! کہ بہت مستند کتاب ہے اور مصنف کا نام بھی بتایا۔فرمایا! کہ اس میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک جتنے بھی اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالی ہیں تمام کی تمام روحوں نے حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کی روح پاک سے فیض حاصل کیا۔

☆ ایک موقع پر اس غلام نے خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ علم دین کا شوق رکھتا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا! جو درس قرآن پاک بچوں کو پڑھاتے ہو اس کو جاری رکھو بڑے اجر کا کام ہے۔ پھر فرمایا! کہ ''بہار شریعت'' کتاب جو دو جلدوں پر مشتمل ہے لے لو اور اس کا مطالعہ کرو اس میں تمام ضروری اور فرضی علوم ہیں۔

☆ اس غلام کے عرض کرنے پر آپ جناب نے فرمایا! کہ وظیفہ شریف اگر کسی وجہ سے رہ جائے تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور اگر وقت کی کمی ہو تو صرف دس بار سورہ اخلاص اور دس بار درود پاک پڑھ لیا کرو۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا ! کہ کسی مجبوری کے سبب وظائف رہ جائیں تو شام (رات) کو دن کے سارے وظائف مکمل کر لینے چاہئیں۔

ایک مرتبہ نماز عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے برآمدہ میں تشریف فرما تھے جو کہ آپ کا معمول ہے تو میں نے عرض کیا کہ درود پاک کیا چلتے پھرتے پڑھ سکتے ہیں۔تو فرمایا! کہ چلتے پھرتے پڑھ سکتے ہیں لیکن جگہ کی پاکی کا خیال رکھیں۔میں نے عرض کیا بغیر وضو درود پاک پڑھنا کیسا ہے؟ تو فرمایا! کہ وجہ مجبوری بغیر وضو کے پڑھ سکتے ہیں پھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا! کہ ان سے روایت ہے کہ وہ حالت غسل

میں تھے کہ باہر آ گئے ۔تو گلی میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے ۔انہوں نے سلام عرض نہ کیا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا۔انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔تو حضورر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے سلام کا جواب کیوں نہ دیا۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حالت غسل میں ہوں اس لئے بے ادبی سمجھی ۔تو آپ جناب نے فرمایا! کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

☆ گڑھی شریف میں میرا اور ناصر بھائی کا ارادہ اپنے شہر لکی مروت آنے کا تھا تو عرض کیا کہ عرض کیا حضور یہ بدھ کے روز سفر پر نے جانے کے متعلق سنتے ہیں اس بارے میں ارشاد فرمایئے :تو فرمایا!: کہ یہ دراصل حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم کا قول مبارک ہے اس لئے ہمارے بزرگوں نے اس پر عمل کیا ہے پھر ہمیں فرمایا! کہ آپ لوگ آج جا سکتے ہیں کیونکہ آپ کی تو مجبوری ہے کہ آپ نے گھر جانا ہے

☆ حضور کی جناب میں اس غلام نے عرض کیا کہ بسم اللہ شریف کیلئے حروف ابجد میں عام طور پر لوگ ۷۸۶ لکھتے ہیں ۔لیکن تونسہ شریف کے پیر بھائیوں اور آپ جناب کو دیکھا ہے کہ ۷۸۶ لکھتے ہیں تو آپ جناب نے تفصیلاً فرمایا! کہ دراصل کہ یہ باسم اللہ ہے اور ب کے بعد الف یعنی ہمزہ وصلی کا فرمایا! تو اس لیے ۷۸۶ کی بجائے ۷۸۷ بنتا ہے اور یہی مکمل ہے اور آپ جناب نے وضاحت سے عربی گرائمر وغیرہ کے حساب سے بھی سمجھایا اور فرمایا! کہ یہ صرف ونحو کا مسلہ ہے ۔(مجھ کمزور کی سمجھ میں اتنا ہی آ سکا)

☆ گڑھی شریف کی جامع مسجد چشتیہ فاضلیہ میں حضور کے ساتھ ہم لوگ نماز کے انتظار میں بیٹھے تھے ۔امام مسجد اور مدرس قاری شہزاد نے پوچھا کہ حضور نماز کی ہر رکعت میں الحمد للہ شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیئے کہ نہیں ؟ تو فرمایا! کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مطابق پہلی رکعت والی بسم اللہ شریف کافی ہے ۔ بعد میں کسی نے عرض کیا

کہ حدیث شریف جو سنتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ! کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام جیسے ہیں اور ان جیسی کرامتیں دکھائیں گے۔اس شخص نے کہا :کہ کیا یہ ان تمام مولویوں کیلئے ہے جو آج ہمارے سامنے ہیں اس پر حضور نے تبسم فرمایا !اور کہا کہ نہیں ۔ پھر علم کو دو قسموں کا ذکر کیا (جو مجھ نا اہل کی سمجھ میں نہ آسکا) پہلی قسم کا ظاہری علم تو ہر کسی کے پاس ہوتا ہے۔لیکن دوسری قسم کا باطنی علم اولیاء کرامؒ کے پاس ہوتا ہے۔حضور پاک ﷺ نے علم والوں یعنی اولیاء اللہ کے لیے فرمایا ! ہے۔

☆ درگاہ شریف کے کتب خانہ کے باہر برآمدہ میں نماز عصر کے بعد تشریف فرما تھے ۔اس خادم نے عرض کیا حضور سر منڈانا اچھا ہے یا زلفیں رکھنا۔تو فرمایا ! جو سنت سمجھ کہ رکھ لیں بہتر ہے۔ پھر فرمایا ! کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ساری عمر شریف اکثر زلفیں رکھیں ہیں ۔صرف حج وعمرہ پہ سر منڈوایا۔اور مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم سر مبارک منڈوایا کرتے تھے۔

☆ شوال المکرم مارچ ۱۹۹۶ء تونسہ شریف حضرت حافظ خواجہ سدید الدین صاحبؒ کے عرس مبارک سے واپسی پر لکی میں فیروز جنگ ماموں کے مکان پر ناشتے پہ بات چلی ۔فرمایا ! کہ درود ابراہیمی کی فضیلت کا منکر نہیں لیکن یہ درود پاک قرآن پاک کی اس آیت کریمہ ''ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی ۔ یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما'' پر پورا نہیں اترتا یعنی اس اآیت شریف میں سلام پر زور دیا گیا ہے کہ خوب خوب سلام بھیجو اور درود ابراہیمی میں کہیں نہیں ہے ۔صرف درود ہے ۔اس لئے ہمیں دوسرے درود شریف بھی پڑھنے چاہئے جن میں سلام بھی ہو۔

☆ گڑھی شریف میں اس غلام نے عرض کیا کہ حضور حافظے کے لیے کوئی دعا ارشاد فرمائیں تا کہ اللہ تعالی حفظ القرآن پاک میں ترقی عطاء فرمائے ۔فرمایا ! کہ سورہ فاتحہ

(الحمداللہ شریف) سو بار نماز عشاء کے بعد پڑھو جب تک حافظہ تیز ہو۔ یا پھر سورہ (الم نشر لک) کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈال کر پی لیا کرو۔ اس کے بعد فرمایا! ۲۹ ویں پارے میں سورہ قیامہ کی آیات ''ان وعلینا جمعہ وقرانہ۔ فاذا قرانہ۔فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہٗ) '' کثرت کے ساتھ یا شاید کسی نماز کے ساتھ فرمایا! کہ پڑھا کرو۔

(اس مقصد کیلئے بہر حال نمازوں کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔راقم)

☆ حضرت ثانی سید خواجہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کے عرس مبارک پر مسجد شریف کے صحن میں جماعت عصر کے فورا بعد لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا! کہ میں دیکھتا ہوں کہ آج کل اکثر لوگ نماز کے بعد آیۃ الکرسی نہیں پڑھتے پھر فرمایا کہ تسبیحات یعنی (سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر) بہت اجر رکھتے ہیں۔لیکن آیۃ الکرسی کی اپنی فضیلت ہے۔ یہ فرض نماز کے بعد ضرور پڑھنی چاہیئے۔حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے''۔

☆ یکم نومبر نماز جمعہ کے بعد تشریف فرما تھے تو کسی مہنگائی کی شکایت کی کہ حکومت نے مہنگائی بڑھا دی ہے۔تو فرمایا! کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کہ جن کا شمار تاریخ میں خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔انھوں نے فرمایا! کہ حجاج بن یوسف نہ دین کا ہے نہ دنیا کا۔ کہ اس نے عوام پر ٹیکس لگا کر بیت المال کو نقصان پہنچایا کیونکہ ٹیکسوں کی وجہ سے لوگ چوری اور ڈاکے کرنے لگے۔پھر فرمایا! کہ جب حکومت بجلی اور سوئی گیس کے ریٹ اتنے بڑھائے گی تو ظاہر ہے کہ لوگ اور زیادہ چوری کریں گے اور حکومت کو نقصان ہوگا۔

☆ ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء ۱۰ محرم الحرام حضرت ثالث خواجہ محمد اکرم شاہ صاحبؒ کے

عرس شریف پر کسی کے پوچھنے پر فرمایا! کہ چشتیہ سلسلہ کا خصوصی وظیفہ فرض نماز کے بعد الحمدللہ شریف و سورۃ اخلاص تین مرتبہ اور درود شریف تین بار اور آیۃ الکرسی شریف تو واضح حدیث پاک سے ثابت ہے۔

☆ کسی کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ کوئی گم ہو جائے یا چلا جائے تو سورۃ ''والضحیٰ'' ہر نماز کے بعد ایک بار اور غالباً کسی طرح سے ۹ بار بتایا کہ پڑھی جائے۔

☆ حفظ القرآن کے طالبعلم کیلئے فرمایا! کہ نماز مغرب کے بعد ۱۸ بار سورہ الم انشرح لک اول آخر درود شریف کے ساتھ پڑھنی چاہئیے پھر فرمایا! کہ سورہ الم نشرح لک ویسے بھی مختلف موقعوں پر خاص کر بیماری وغیرہ میں مفید ہے۔ خصوصاً بچوں کو لکھ کر پلائیں اور ہر نماز کے بعد ۹ دفعہ بھی بتایا۔ اور فرمایا! کہ یہ سورہ پڑھ کر سیدھے ہاتھ پر پھونک کر دل پر پھیرے۔

☆ تسبیحات یعنی (سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ اللہ اکبر) کے بارے میں فرمایا! کہ یہ ۱۱، ۱۵ اور ۳۳ بار بھی آیا ہے۔ پھر اس کے بعد فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی شریف پڑھنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا! کہ یہ قرآن پاک کی عظمت کے لحاظ سے سب سے بڑی آیت، حدیث شریف میں آئی ہے۔ اور سورہ اخلاص سب سے بڑی سورۃ ہے۔ پھر فرمایا! کہ تسبیحات فرضوں کے بعد کہیں میرے مطالعے سے نہیں گزریں۔ البتہ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا کو جو ارشاد ہوا تھا رات کو پڑھنے کا البتہ آیت الکرسی حدیث پاک میں واضح ہے۔

☆ عرس شریف میں زیارت شریف کے سامنے برآمدے میں تشریف فرما تھے۔ کسی کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ ''درود تنجینا'' عام طور پر تنجینا اور مشکل اور پریشانی کے وقت تنجینا پڑھنا چاہئے۔

☆ کسی کے استغفار شریف کے بارے میں سوال پر بتایا کہ ہمارے حضرت صاحبؒ (ثالث رحمتہ اللہ علیہ) ہر وقت استغفار کی کثرت کرتے تھے۔گلیوں میں چلتے پھرتے استغفار پڑھتے ۔اور بہتر استغفار ''استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ'' ہے۔ورنہ استغفار بہت ہیں ۔اور پھر استغفار شریف کے متعلق واقعہ بیان فرمایا۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حالات صحیح نہیں تھے ۔ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے انہیں استغفار کثرت سے پڑھنے کو کہا ۔تھوڑے عرصے میں اس غلام کے حالات بدل گئے ۔مالی حالات ،صحت بھی، اولاد بھی، روزی کی فراخی وغیرہ۔ توحضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے پوچھا کہ تیرے حالات بہت بدل گئے ہیں ۔کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین ! میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تھا انہوں نے استغفار کی کثرت کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمادیا۔پھر بعد میں حضرت امیر معاویہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیسے بتایا کہ استغفار میں یہ خاصیت ہے۔تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتایا کہ ان سے سوال ہوا تو انہوں نے سائل کو کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ قرآن پاک میں سورہ نوح میں اللہ تعالی نے اس آیت (انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا) میں استغفار کے بارے میں فرمایا ! کہ میں تمہیں آسمانوں اور زمینوں کی نعمتیں دوں گا۔

☆ آپ حضور نے ارشاد فرمایا ! کہ جماعت کے امام صاحبؒ کو اپنے مصلے پر بائیں طرف اور مقتدیوں کو دائیں طرف سرکنا چاہئے ۔یعنی جگہ بدلنا چاہئے کہ جگہ بدلنا اچھا ہے۔اور آپ جناب نے ارشاد فرمایا ! کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے جماعت کے بعد دعا کے لئے اکثر دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف چہرہ مبارک پھیر لیتے اور اس لئے کہ ایک طرف فرض نہ ہو۔کسی کے پوچھنے پر آپ جناب نے فرمایا ! کہ فرض اور سنتوں کے

درمیان وقفہ کر لینا چاہئے فرمایا! کہ ایک دفعہ جماعت کے فوراً بعد ایک شخص سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر نیچے بٹھا دیا اور اسے کہا کہ پچھلی امتیں اسی لئے برباد ہوئیں کہ انہوں نے فرضوں اور سنتوں میں فرق نہیں کیا۔ اس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق جاری ہوتا ہے'' پھر آپ نے فرمایا! فرضوں کے بعد آیۃ الکرسی ضرور پڑھنی چاہئے۔

☆ اعلیٰ حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے عرس مبارک کے موقع پر سب لوگ مغرب کی اذان کا انتظار کر رہے تھے کہ آس پاس کی آذانیں ہو گئیں۔ اس پر کسی کے پوچھنے پر یا پھر خود ہی فرمایا! کہ نماز مغرب حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما دیر سے ادا فرماتے تھے۔

☆ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۷ء سوموار شریف۔ ۲۸ شعبان المعظم عرس مبارک اعلیٰ حضرت پر نماز عصر کے بعد لوگوں کو بیعت کرتے ہوئے فرمایا! کہ بزرگوں نے دست بیعت کرتے وقت مختلف چیزیں پڑھوائی ہیں۔ کسی نے کلمہ شہادت اور کسی نے استغفار (چند اور چیزوں کا بھی زکر کیا) اور دست بیعت اصل میں ہے ہی توبہ کرنا مرشد کے ہاتھ پر۔ اور میں کلمہ شہادت پڑھواتا ہوں کہ یہی گواہی توحید و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل میں مسلمانوں کی بنیاد ہے۔ اور صدق دل سے کلمہ پڑھنے سے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا! کہ ہمارے بزرگوں نے کلمہ شریف کا زکر نماز فجر کے بعد مختلف تعداد میں کیا ہے اور ہمارے سلسلہ چشتیہ کے مجدد حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی علیہ الرحمتہ ایک ہزار بار نماز فجر کے بعد کلمہ شریف کا ورد کرتے تھے۔ اور موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے یا شاید فرمایا! لوگوں کا خیال کرتے ہوئے ۱۰۰ بار ورد کرتا ہوں۔

☆ مارچ ۱۹۹۶ء شوال المکرم ۔تونسہ شریف حضرت حافظ سدید الدین صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کے عرس شریف سے واپسی پر لکی میں فیروز جنگ ماموں (پسر زیڑی گل عرف گل جی) کے مکان پر کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا! کہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس نے فرمایا! کہ حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجھہ الکریم کا فرمان مبارک ہے کہ چاروں آسمانی کتابوں کا خلاصہ قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ سورہ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ میں شریف میں موجود ہے۔ اور بسم اللہ شریف کا خلاصہ اس کی ''ب'' میں موجود ہے اور اس ''ب'' کا خلاصہ ''ب'' کے نقطہ میں موجود ہے اور وہ نقطہ میں ہوں۔

☆ اعلی حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے عرس مبارک میں آخری روز قوالی کے دوران فرمایا! کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ مجھے اپنا جلوہ دکھا۔ اپنا دیدار کرادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے جلوہ نازل فرمایا! تو حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو توبہ کی اور کہا کہ بے شک محبت میں خواہش نہیں ہوتی۔ پھر جب حضرت صفورہؓ حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا مقام بلند ہے یا آپکا مقام بلند ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! کہ میرا مقام بلند ہے ۔تو حضرت صفورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام زیادہ خوبصورت کیوں تھے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسن رکھتا ہوں ۔لیکن کوئی برداشت نہیں کر سکتا اس لیے پردہ میں ہی ہوں تو حضرت صفورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ علیہ السلام مجھے پردہ کے باہر دیدار کرائیے تو حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے انکار کر دیا کہ نہیں دیکھ سکتیں لیکن ان کے اسرار پر پردہ ہٹایا تو وہ بے ہوش ہو گئیں۔ جب ہوش میں آئیں تو موسیٰ کو دیکھا تو پھر بے ہوش ہو گئیں اس طرح ستر مرتبہ دیکھا تو بے ہوش ہوئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ اے موسیٰ! تمھارا حسن ایک عورت نہیں برداشت کر سکتی اور تو مجھے دیکھنا چاہتا تھا کہ میں نے تجھے پیدا فرمایا۔

☆ آپ حضور نماز عصر کے بعد کتب خانہ کے برآمدہ میں تشریف فرما تھے اور حضرت غوث زمان پیر پٹھان خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیان فرما رہے تھے۔ فرمایا! کہ حضرت پیر پٹھان صاحبؒ نے بالکل حضور غوث پاک اور خواجہ غریب نواز رحمھم اللہ کی طرح دنیا بھر پے حکومت کی ہے۔ آپ کے خلفاء دنیا میں ہر جگہ موجود تھے۔ عرب، افریقہ، چین اور ہندوستان میں سب جگہ۔

☆ گڑھی شریف میں ویسے اپنی معلومات کے لیے اس غلام نے عرض کیا کہ حضور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک ہر ولی پر ہے اس بارے میں کچھ ارشاد فرما دیں تو زبان مبارک سے فرمایا! کہ غوث پاک کی بڑی شان ہے لیکن اس بارے میں کوئی مستند اور صحیح روایتیں نہیں ہیں اس طرح پھر ہر ولی پہ کہا جائے تو پھر اس میں مولا علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم بھی آتے ہیں۔ اس لیے ہر ولی پر نہیں کہا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا! کہ دنیا میں چار محبوب ہوئے ہیں۔

۱۔ حضور غوث پاک ۲۔ خواجہ غریب نواز

۳۔ حضرت محبوب پاک (حضرت نظام الدین اولیاء)

۴۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہم اجمعین۔

فرمایا! کہ ان چاروں میں خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ محبوب اور قریب ہے۔

☆ آپ جناب نے کسی بات پر حضرت محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب فرمائے اور دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا! کہ اس الماری میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اخبار الاخیار رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں فرمایا! کہ محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور محبوب الٰہی حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمھم اللہ دو محبوبین ہیں یعنی دو اللہ کے محبوب ہیں کہ پھر ان جیسا اور کوئی نہیں۔

☆ اعلیٰ حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک میں مولانا غلام یاسین شاہ صاحبؒ کشمیری کے بیان کے بعد اسی نسبت سے حضرت مولا علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کے مناقب بیان فرمائے اور بہت وجدانی کیفیت میں فرمایا! کہ حضرت مولا علی کرم پاک کرم اللہ وجہہ الکریم حق الیقین وعین الیقین میرے مرشد ہیں۔ عرس شریف میں تسکین قوال حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت سنا رہے تھے کہ آپ جناب نے دوران قوالی وجدانی کیفیت میں فرمایا! کہ قرآن پاک آیت الکرسی شریف میں آخر میں ''وھوالعلی العظیم'' ہے حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام اللہ تعالیٰ کا مبارک نام ہے۔ اور مزید کچھ ارشاد فرمایا۔

☆ اس خادم نے عرض کیا کہ کسی چیز کے شروع میں میرے والد صاحبؒ ۷۸۶۔۹۲۔۱۱۰ یعنی بسم اللہ شریف، حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام مبارک حروف ابجد میں لکھتے ہیں کیا یہ لکھنا صحیح ہے فرمایا! کہ ٹھیک ہے اس غلام نے عرض کیا غریب نواز آپ کے ملفوظات سن کر لکھ لیتا ہوں مجھے اجازت ہے فرمایا! کہ ہاں اجازت ہے۔

عرض کیا کہ اپنے نام عبدالوھاب کے ساتھ چشتی اعظمی لکھتا ہوں آپ کی اجازت

چاہئے فرمایا! کہ اجازت ہے۔

☆ ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء رجب ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات۔

لکی میں جناب کی دختر نیک اختر کے مکان پر میں نے عرض کیا کہ حضور یہ بدھ کے روز سفر نہ کرنے اور نئی چیز نہ خریدنے وغیرہ کے متعلق ارشاد فرمایئے ۔تو فرمایا! کہ بدھ متعلق تو صرف سفر کی بات ہے ۔البتہ منگل کے روز کوئی نئی چیز خریدنا اور پہنا اچھا نہیں ۔ اور بدھ کے روز سفر کے سوا باقی سب ٹھیک ہے ۔ بلکہ بدھ کے روز زوال کے بعد نئے مکا ن وغیرہ کی بنیاد رکھنا باعث برکت ہے ۔اور ہمارے اساتذہ کرام بدھ کے روز نیا سبق شروع کراتے تھے۔میں نے عرض کیا کہ ٹوائلٹ پیپر سے پیشاب وغیرہ سکھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو فرمایا! کہ جائز ہے اور ٹھیک ہے کہ یہ اسی لئے بنا ہے۔ اور استعال کے بعد ہی گل سڑ جاتا ہے۔البتہ جو لوگ اخبار کے کاغذ سے استنجا سکھاتے ہیں وہ گمراہ ہیں ۔ بعد میں ایک پیر بھائی کے بارے میں بات چھڑی تو قدرے خاموشی کے بعد فرمایا! کہ جس کو ماں باپ کی بددعا لگی ہو وہ نہیں سنبھلتا پہلے باپ ناراض گیا اور ماں بھی ناراض ہے۔

☆ لکی مروت میں صاحبزادی صاحبہ کے مکان پر آپ جناب ،شاہ گل جی صاحبؒ اور خواجہ محمد سرفراز خان صاحبؒ گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے۔تو لکی کے ایک پیر بھائی کی فوتگی پر تعزیت کے لئے کہا گیا تو آپ جناب نے خواجہ محمد سرفراز خان سے مخاطب ہو کر فرمایا! کہ پہلے ہمارے بزرگوں کی رسم تھی کہ پیر بھائی جس فوتگی کی اطلاع نہیں دیتے تھے ہمارے بزرگ وہاں دعا کے لئے نہیں جاتے تھے ۔آپ جناب چونکہ بیمار تھے تو اس لیے بعد میں خواجہ صاحبؒ اور شاہ گل جی صاحبؒ فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔

☆ ۱۴ نومبر ۱۹۹۸ء رجب المرجب ۱۴۱۹ھ بروز ہفتہ۔

لکی مروت سے روانگی کے وقت اکرام اللہ پیر بھائی اور ان کے والد صاحب حاضر تھے تو کسی بات کا ان کو صبر کا فرمایا! تو ان دونوں کو رونا آ گیا۔ پھر آپ جناب نے یہ آیت شریف پڑھی ''ان اللہ مع الصابرین'' فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ تو سب کے ساتھ ہے لیکن پھر یہاں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

☆ چینی کے استعمال پر بات چلی تو فرمایا! کہ ڈاکٹر ذولفقار علی خان جو کہ آج کل پاکستان میں ہیں امریکہ میں ان کی بات معتبر جانی جاتی ہے کہتے ہیں کہ ایک چمچ چینی ۳ میل پیدل چلنے سے ہضم ہوتی ہے۔ فرمایا! کہ دیکھیں ہمارا چینی کا استعمال کتنا ہے۔

☆ آپ جناب نے تونسہ شریف کے حضرات کے متعلق فرمایا! کہ تونسہ شریف حضرت خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ اور خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ رحمھم اللہ کی عمریں زیادہ ہوئی ہیں۔

☆ حضور نے فرمایا! کہ خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بزرگ سے تین بندے فائدہ حاصل نہیں کر پاتے ایک اس کی بیوی، دوسرا بیٹا اور تیسرا قریبی خادم۔ خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ دور رہنے والے زیادہ فیض لے لیتے ہیں کہ ان میں ادب قائم رہتا ہے۔

☆ اس غلام نے اپنے بھائی حافظ سجاد احمد کے متعلق پوچھا کہ اس پر حج فرض ہے یا نہیں کہ وہ ابھی طالبعلم ہے؟ نیز فرمایا! کہ حج فرض نہ بھی ہو تو بھی توفیق ہو تو حج کرنا چاہیئے کہ ایک تو زیارت ہو جاتی ہے دوسرا حج کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔

☆ عرس مبارک قوالی کے دوران اقبال قوال پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے تو فرمایا! کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں سیال شریف کی وجہ سے آپ کی عزت کرتا ہوں۔

حضور نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا! جو حضور سرکار دو عالم ﷺ کا میلاد نہیں مانتے فرمایا کہ جب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا یوم وفات عرس ہے تو آنحضور ﷺ کا یوم وفات مانا جائے تو بھی عرس تو ہوگا۔

☆ ۲۲ ستمبر 1998ء ۳۰ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ بروز بدھ۔

کوتونسہ شریف خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس سے واپسی پر لکی میں اس غلام کے غریب خانہ کو شرف قدم بوسی بخشی۔ چائے پر باتوں میں سپاہ صحابہ کے متعلق فرمایا! کہ یہ سپاہ صحابہ نہیں سپاہ یزید ہے اور ہم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی مانتے ہیں۔

☆ گڑھی شریف میں کسی نے اپنے بچے کے لیے دعا کے واسطے عرض کیا کہ بچہ حفظ سے بھاگتا ہے تو حضور نے پوچھا کونسے پارہ میں ہے؟ اس نے بتایا گیارہویں پارہ میں۔ تو فرمایا! کہ عموماً بچے اس وقت جبکہ منزل بھی اور نیا سبق بھی یاد کرنا پڑتا ہے تو حفظ سے بھاگتے ہیں فرمایا! کہ بچوں کو مارنا نہیں چاہیئے کہ وہ مار پیٹ سے ڈھیٹ بن جاتے ہیں پیار سے سمجھانا چاہیے۔

☆ ۵ فروری ۱۹۹۹ء ۱۸ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ۔ جمعۃ المبارک۔

کسی کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ میں نے قرآن پاک تونسہ شریف میں شروع کیا اس وقت میری عمر ۴ سال ۴ ماہ تھی جب بسم اللہ کی۔

☆ نومبر ۱۹۹۸ء رجب المرجب ۱۴۱۹ھ۔

لکی مروت میں حضور کی صاحبزادی محترمہ کے مکان میں ہم چند لوگ حضور کی خدمت میں کھڑے تھے۔ جبکہ آپ جناب کی طبیعت شریف ناساز تھی۔ اس وقت ہم لوگ گھروں کو واپس لوٹنے والے تھے تو جھنگ خیل کے بہرام چاچا نے یہ بات کی کہ حضور ہم

غریبوں کو بھلا نہ دینا۔ اس پر آپ جناب نے فرمایا ! کہ حضرت ثانی خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کشمیر کے کسی علاقے میں جانے کے لیے سفر پر تھے کہ ایک اجنبی پٹھان بھی آپ کے راستے میں ہمسفر ہو گیا راستے میں ایک مقام پر کسی وجہ سے راستہ بند تھا اور پولیس والوں نے پابندی لگا رکھی تھی انہوں نے حضرت ثانی شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ کو اجازت ہے آپ جا سکتے ہیں۔ لیکن کوئی دوسرا آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس پر حضرت صاحبؒ نے فرمایا ! کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے جب تک اس کی اجازت نہ ہو گی میں نہیں جاؤں گا۔ یہ بیان کر کے آپ جناب نے فرمایا ! ہم لوگ کسی کو نہیں چھوڑتے کوئی اگر ہمیں نہ چھوڑے تو۔

☆ کسی نے عرض کیا کہ حضور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں تو فرمایا ! کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ دعا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم فرما۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سنی تو فرمایا ! کہ تو اللہ کی رحمت کو کم کرتا ہے اس طرح بھی کہو کہ سارے مسلمانوں پر بھی رحم فرما۔ پھر آپ جناب نے فرمایا ! کہ میں جب بھی دعا مانگتا ہوں تو یہ حدیث پاک سامنے آجاتی ہے اور پھر سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔

☆ نومبر ۱۹۹۸ء رجب المرجب ۱۴۱۹ھ۔

لکی مروت میں حضور کی صاحبزادی محترمہ کے مکان میں اس غلام نے عرض کیا کہ غریب نواز یہ نگینے اور پتھر فیروزہ، عقیق وغیرہ کے متعلق ارشاد فرمائیے تو فرمایا ! کہ ان کی خاصیتیں ہوتی ہیں تو آپ جناب نے ان کے متعلق وضاحت اور تفصیل میں کچھ چھوٹے چھوٹے واقعات اور باتیں سنائیں۔ جن میں کچھ مجھے یاد رہیں۔ یہ بھی فرمایا ! کہ میں مدینہ شریف سے ایک قیمتی پتھر وکیل صاحب (جناب کے داماد فضل الرحمن خان) کے

لیے لایا تھا بہت پر اثر تھا۔ جو کہ بعد میں ان سے گم ہو گیا۔ پھر اپنا واقعہ سنایا کہ میں جب مشہد مقدس (ایران) گیا وہاں حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری دی تو ایک رات وہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ مزار شریف (حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ) کی طرف سے مجھے کوئی تحفہ ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو مجھے ایک ساتھی نے کہا کہ مارکیٹ سے میں پتھر لینا چاہتا ہوں لیکن چونکہ مجھے اصل کوئی پہچان نہیں اس لیے آپ ساتھ بازار جائیں۔ ہم دونوں ایک دوکان پر گئے تو وہاں دوکاندار نے اپنی طرف سے ایک فیروزہ کی انگوٹھی میری انگلی میں ڈال اور کہا کہ اگر آپ کے لیے اچھا ثابت ہوا تو مزار شریف کی طرف سے جانو۔ اور اگر خدانخواستہ اچھا نہ ہوا تو میری طرف سے سمجھو۔ پھر اس فیروزہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہمارے گھر کی تنگیاں دور ہو گئیں اور پھر وہ مجھ سے گم ہو گئی۔ میرے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ ہر شخص کا اپنا پتھر بھی ہوتا ہے جو اس کا حساب کرتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ فرمایا! کہ فیروزہ عقیق اور شاید یاقوت کا بھی فرمایا! کہ یہ پتھر عام طور پر پہن سکتے ہیں یعنی ہر کوئی استعمال کر سکتا ہے۔

☆ عرس شریف میں زیارت شریف کے سامنے عصر کے بعد تشریف فرما تھے اور مرید کے اعتقاد کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے فرمایا! کہ کوئی مرید یہ کہے کہ میرے پیر کو تو کچھ علم نہیں اور تین بار نعوذ باللہ کہا۔

☆ ایک شخص نے کسی کے بیٹے کے گم ہونے کا بتایا تو حضور نے فرمایا! کہ اس کے گھر میں جو قرآن پاک پڑھا ہوا ہے اسے کہو کہ نماز مغرب کے بعد سورۃ ''والضحیٰ'' ۱۴ دفعہ پڑھ کر گھر میں ہر طرف پھونک دے اور یہ دعا کرے کہ یا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے وہ جہاں کہیں بھی ہو واپس آجائے۔ فرمایا! کہ یہ اس سورۃ کا معجزہ ہے۔

☆ کسی نے خواب میں ڈرنے اور آواز نہ نکلنے کے بارے میں بتایا تو آپ

جناب نے فرمایا! کہ یہ اکثر گیس کی وجہ سے یا ہاضمے کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کو ہول دل کہتے ہیں اور اس کا علاج کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

☆ حضور سیدی و مرشدی ؒ نے حضرت امام علی مقام امام حسینؑ علیہ السلام کے مقام پاک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! کہ دیکھو وہ مدینہ پاک سے روانہ ہوئے انہیں پتہ تھا پھر مکہ شریف کو عین ایام حج میں چھوڑنا پھر ان کے رشتہ داروں، مسکینوں، دوستوں اور ساتھ دینے والوں کے ساتھ مظالم، پھر واقعہ کربلا کو دیکھو۔ اپنے دوستوں، رشتہ داروں، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں سب کو شہید ہوتے دیکھنا اور خود پیش ہونا اور پھر بھی اتنا پیارا خطبہ دینا، کوئی غصہ وغیرہ نہ کرنا۔ پھر فرمایا! کہ میں تو ہر وقت یہی دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ صبر حسینؑ علیہ السلام کے صدقے میرے گناہ معاف فرما۔ پھر فرمایا! حضرات حسنین کریمین علیہم السلام حضور سرکار دو عالم ﷺ کے جسم مبارک کے ٹکڑے ہیں حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (رسالہ) ''سر الشہادتین'' یعنی دونوں شہادتوں کا راز یعنی حضرت امام حسنؑ علیہ السلام کی شہادت زہر خوانی، حضرت سرکار دو عالم ﷺ کی چھپی (سری) شہادت اور حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی شہادت۔ حضور ﷺ کی ظاہری شہادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا! کہ میرے حضرت صاحبؒ (حضرت ثالث صاحب) کا وصال سحری کے وقت ہوا۔ اس رات انہیں بہت تکلیف تھی مجھے بلوایا اور فرمایا! کہ اس دن کو نہ بھولنا یعنی ۱۰ محرم شریف کو۔ اور اس کو ہمیشہ منانا۔ کسی پوچھا منانا کس طرح ہے؟ فرمایا! کہ حضور پاک ﷺ کی حدیث شریف ہے کہ عاشورہ کے روز اپنے بچوں اہل و عیال کو اچھا کھلاؤ اور پلاؤ اس غلام نے عرض کیا کہ حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کس دن ہوا؟ فرمایا! کہ ۱۱ محرم الحرام صبح ۴ بجے کے قریب۔

☆ نمازِ مغرب کے بعد مسجد کے صحن میں آپ جناب تشریف فرما تھے تو آزاد کشمیر کے مفتی حبیب الرحمن شاہ صاحبؒ نے کسی مسئلہ کی وجہ سے پریشانی کا ذکر کیا تو حضور نے قدرے خاموشی کے بعد بڑے درد آمیز لہجے میں فرمایا! کہ شاہ جی ہمارے لیے سب ہی برگزیدہ ہستیاں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ جو شہنشاہ کربلا رضی اللہ عنہ کا واسطہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا۔

☆ آپ جناب نے جبکہ شاہ گل جی صاحبؒ مدظلہ بھی موجود تھے فرمایا! کہ جو بھی آتا ہے غربت اور تنگدستی کی شکایت لاتا ہے لوگ مادی علاج اور بندوبست تو کرتے ہیں لیکن روحانی علاج نہیں کراتے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ تصوف کے امام مانے جاتے ہیں ان کے مکتوبات بہت اہم ہیں۔ ایک مکتوب میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر سالک بھی اپنے آپ کو فرعون سے بہتر تصور کرے تو فرعون بدتر ہے۔ فرمایا! کہ بزرگانِ دین رحمھم اللہ کا مسلک یہی ہے کہ کسی کو حقیر خیال نہیں کرتے۔ پھر فرمایا! کہ فرعون بھی خدا کا بندہ اور تو بھی خدا کا بندہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق نہ دی اور تجھے اس نے نیکی ی توفیق بخشی۔ ورنہ اگر اس کی بے نیازی کی ہوا چلے تو تیرا کیا حشر ہو۔ پھر فرمایا! کہ اس ذات سے ناامید نہ ہو۔ اپنے گناہوں کو سامنے رکھ کر عرض کر کہ یہ گناہ ہیں میرے اور میں حاضر ہوں اور توبہ معافی مانگ تو اس کی اتنی وسیع رحمت کے آگے تیرے یہ گناہ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

☆ اسلام آباد کے حسن علوی صاحبؒ نے خواب میں اپنے مرحوم والد صاحبؒ سے ملاقاتوں کا بتایا اور عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ مرنے کے بعد روحوں سے تعلق ختم ہو جاتا ہے تو آپ حضور نے فرمایا! کہ نہیں۔ روحوں کا تعلق قائم رہتا ہے آپ کے والد صاحبؒ جو آپ کو خواب میں آ کر مشورہ دیتے ہیں تو یہ ان کا روحانی تصرف ہے اور تعلق

قائم ہے اور جب آپ سو جاتے ہیں تو آپ کی روح سیر کوتی ہے اور مرحومین کی روحوں سے ملاقات بھی کرتی ہے۔ پھر حضور نے تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر فرمایا! کہ حضرت مولا علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے لے کر قیامت تک جتنے بھی اولیائے کرام رحمھم اللہ ہیں سب کی روحانی تر بیت حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ کی روح مبارک ہی کرتی ہے۔ اور اسی طرح ان کی اولاد حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک اور اس کے بعد حضرت محبوب سبحانی غوث پاک اور محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمھم اللہ کی مبارک روحیں ارواح اولیاء رحمھم اللہ کی تربیب فرماتی ہیں۔

☆ کسی نے سلسلوں کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا! کہ دراصل چاروں سلسلے حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں۔

☆ گڑھی شریف میں جبکہ خوب بارش برس رہی تھی اور لائٹ بھی چلی گئی تھی۔ تو مسجد شریف کے برآمدے میں جبکہ ہم لوگ حضور کے ساتھ نماز مغرب کے انتظار میں تھے تو فرمایا! کہ اس طرح کے موسم میں حافظ جی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا! کرتے تھے کہ یہ خاص نماز ہے ہر کوئی نہیں آتا قسمت والے آتے ہیں۔

☆ عرس مبارک میں نماز عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے تشریف فرما تھے تو لوگوں کو زیارت شریف کے آداب اور طریقہ کار کے بارے میں بتایا پھر فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے پاس مادہ حیات ہوتا ہے۔ یعنی زیارت شریف کے پاس اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مچھلی والا واقع سنایا۔ کہ جہاں مچھلی میں جان آجائے تو وہاں خضر علیہ السلام کو تلاش کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی والا واقعہ بھی کہ سامری جادوگر نے اس گھوڑی کے پاؤں کے نیچے سے مٹی اٹھا کر

بچھڑے میں ڈال دی۔ جو کہ اس نے خود بنایا تھا تو بے جان بچھڑا حرکت کرنے لگا۔ اور پھر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ کا مکمل واقعہ۔ یعنی کشتی کا توڑنا، لڑکے کو مارنا اور دیوار سیدھی کرنے کا ذکر کیا اور اس کا سبق بیان فرمایا! کہ ہم لوگوں پر جب بھی کوئی مصیبت یا مشکل آتی ہے تو اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارا ہی فائدہ ہوتا ہے۔

☆ ممتاز بھائی (واہ کینٹ والے) نے نادعلی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا کہ اس میں صغیر بھی ہے اور کبیر بھی کونسی پڑھنی چاہیے؟ تو حضور نے فرمایا! کہ ہم تو یہ والی پڑھتے ہیں اور وہ تین یا چار جملوں والی سنائی تو اس نے کہا کہ وہ صغیر تو صرف تین چار حروف والی لکھی تھی۔ حضور نے فرمایا! کہ وہ شیعوں والی ہوگی اس نے کہا: جی ہاں! پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ نادعلی رضی اللہ عنہ اس طرح پڑھنی چاہیئے کہ جس طرح سامنے کھڑے ہوں۔ فرمایا! کہ حضورؐ اللہ تعالیٰ کے مظہر ہیں۔ حضور پاک ﷺ خاتم الانبیاء علیہم السلام ہیں اور حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ خاتم الا ولیاء ہیں اس نے کہا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تو بعد میں بھی ہیں فرمایا! کہ نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر ولی کے لیے حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی مہر ضروری ہے۔ چاہیئے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے آیا چاہے قیامت تک آنے والا آخری والا ہر ایک کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مہر ضروری ہے۔

☆ اس غلام نے ایک دفعہ عرض کیا کہ حضور نے مجھے بہار شریعت پڑھنے کا حکم فرمایا! تھا اس میں خلفائے راشدین علیہم الرضوان کی افضلیت سلسلہ وار بیان کی گئی ہے کہ کوئی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے وہ گمراہ ہے اور ادھر آپ جناب کے ملفوظات شریف جو کہ صوبیدار عبدالرشید صاحبؒ نے درج کیے۔ ان میں مولا علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان مبارکہ سب سے بلند بتائی

گئی ہے تو اس مسئلہ میں پریشان ہوں اور بات سمجھ میں نہیں آتی ۔ تو آپ جناب نے بڑی شفقت سے فرمایا! کہ وہ اپنی جگہ صحیح ہے اور یہ اپنی جگہ۔ اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ افضلیت ترتیب سے ہے۔ اور حدیث پاک بیان فرمائی کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے جواب ''قرنی'' کا لفظ فرمایا! اس کا مطلب یہی ہے کہ ق سے حضرت ابوبکر صدیق، ر سے حضرت عمر، ن سے حضرت عثمان اور ی سے حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ق رن ی کا مطلب یہی ہے کہ افضلیت ترتیب سے ہے اور مقام تصوف میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا مقام بلند ہے۔

پھر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہا کی کتاب کا ذکر فرمایا! کہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک جتنے بھی اولیائے کرام رحمھم اللہ ہوئے ہیں تمام کی ارواح مبارکہ حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ الکریم کی روح مبارک سے فیض حاصل کرتے ہیں پھر فرمایا! کہ حجۃ الوداع کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے پاس حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ کو بلا کر سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مخاطب ہو کر فرمایا! کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا علی بھی ولی ہے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا کہ اے علی رضی اللہ عنہ تو آج سے ہمارا مولا ہے۔ پھر اس کے بعد حدیث شریف پڑھی۔ ''انا مدینۃ العلم و علیؓ بابھا'' تو فرمایا! کہ کوئی کیسے بلا واسطہ حضور ﷺ تک معرفت کے حوالے سے رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ غریب نواز صفر کے مہینے میں آخری بدھ کو چوری کرنا کس طرح ہے کیونکہ لکی میں دیوبندی منع کرتے ہیں۔ فرمایا! کہ بکواس کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کے بارے میں سورۃ الناس نازل ہوئی اور حضور نے پڑھ کر سنائی کہ ہر چیز میں لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ پھر فرمایا! کہ بالکل جائز اور ٹھیک ہے۔ بڑے

بڑے مقتدر بزرگوں اور فقہاء نے چوری کی۔ فرمایا! کہ ''الحسن'' رسالہ چھپتا ہے۔ اس میں اس دن کسی مفتی صاحبؒ نے اس کے بڑے معتبر دلائل لکھے تھے فرمایا! کہ پہلے تو چوری کے دن باقاعدہ سرکاری چھٹی ہوتی تھی سکولوں وغیرہ کی لیکن ان لوگوں کی وجہ سے بند ہوئی ہے۔ یہ بڑے طریقے سے ایسے کام کرتے ہیں اس خادم نے عرض کیا کہ اس روز مشہور ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کو بیماری سے صحت ہوئی۔ فرمایا! کہ ہاں حضور پاک ﷺ کو آخری صفر میں آخری بیماری ہوئی۔ اس وجہ سے صفر کے آخری بدھ کو چوری روزہ بھی کہتے ہیں چونکہ صفر کی آخری بدھ حضور ﷺ کو افاقہ ہوا تھا۔ تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نیاز کے طور پر چوری بنائی تھی۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ غریب نواز ہر ہفتے بدھ کے روز آپ غسل فرماتے ہیں۔ فرمایا! کہ بابا صاحبؒ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اس لیے غسل کرتا ہوں انہوں نے تو بدھ کے روز عصر کے وقت کہا ہے تو اچھا ہے بدھ کے روز غسل کرنا۔

☆ کسی نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نور ہے تو فرمایا! کہ نہیں وہ منور ہے کیونکہ نور لطیف ہوتا ہے لیکن اس کا جسم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ اس لیے علماء کرام ''اللہ نور السموات والارض'' کا ترجمہ ''اللہ منور السموات والارض'' کرتے ہیں۔ فرمایا! کہ وہ اللہ تعالیٰ تو نور کا خالق ہے۔ یعنی اس نے تو نور کو تخلیق کیا ہے۔

☆ کسی نے عرض کیا کہ قرآن پاک کا ترجمہ بھی ادب میں اسی طرح ہوتا ہے فرمایا! کہ ہاں وہ الفاظ نہیں ہوتے لیکن ادب اسی طرح کریں گے دراصل یہ الفاظ قرآن پاک کے حضور پاک ﷺ کے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام لامحدود ہے اور قدیم ہے اور الفاظ حادث ہیں اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا! حضور سرکار دو عالم ﷺ نے اس کی

رضا کے مطابق یہ الفاظ دیئے۔

☆ آپ نے فرمایا! کہ اچھائی جہاں سے بھی ملے اس کو لے لیں اور برائی سے بچیں۔

☆ جب مہمانوں کو شربت دیا گیا تو فرمایا! کہ پیئیں ۔ حضرت بابا صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ جب قطب صاحبؒ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں گئے تو انہوں نے فرمایا! کہ تمھارے پاس جو آئے تو دو اور نہ ہو تو پانی ضرور پیش کریں۔

☆ سفر میں سنتوں کا کسی نے پوچھا کہ کوئی کہتے ہیں قصر میں صرف دو فرض ہی پڑھیں فرمایا! کہ نہیں سنت پڑھیں گے ایک سنت مؤکدہ ہوتے ہیں ایک سنت زوائدہ۔ جو سنت مؤکدہ ہیں وہ واجب کا درجہ رکھتے ہیں۔ بلکہ کہا کہ اگر نفل بھی آپ نے اپنے اوپر لازم کیے ہوئے ہیں تو وہ بھی پڑھنے چاہییں۔ اور اسی طرح اگر سواری وغیرہ کے نکل جانے کا ڈر ہو تو بس وغیرہ کے اندر ہی جس طرح منہ ہو پڑھنے چاہیئے۔ قبلہ کی طرف ضروری نہیں بلکہ جس طرف سواری کا منہ ہو۔ فرمایا! کہ ہماری بدقسمتی یہی ہے کہ علم حاصل کر کے اپنی مرضی کی توجیہات کرتے ہیں آدھا قرآن پاک جو اپنی مرضی کا ہوتا ہے یہ لوگ مانتے ہیں اور آدھا نہیں مانتے۔ سارے قرآن پاک پر ایمان ہونا چاہیے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی شان اور جہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی شان سب پر ہی ایمان ہونا چاہیے۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ شرک کے خاتمے کے لیے تو مسلمان کے لیے صرف سورہ اخلاص کافی ہے۔ مسلمان کے لیے شرک کا گمان اس سورہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ قل ھو اللہ احد'' فرمایا! کہ جب مشرکین مکہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ تیرا اللہ کس چیز سے بنا تو قرآن پاک کا قاعدہ ہے کہ قل اس جگہ آتا ہے جہاں سوال کیا گیا ہو اور ان لوگوں کے سوال کا جواب صرف اتنا دیا جائے کہ جتنی ان کو سمجھ ہو۔ یعنی قل سے یہ

مطلب نہیں کہ حضور پاک ﷺ کو نعوذ باللہ علم نہیں۔ قل کہہ کر اللہ تعالیٰ پابند کر دیتا ہے کہ صرف یہی ان کو بتاؤ یعنی حضور پاک ﷺ کو پابند کر دیا جاتا ہے کہ صرف اتنا ہی پھیلاؤ۔

☆ تسکین قوال کو فرمایا! کہ حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی شاہ گل جی سے لکھ لو۔ یہ قوالی سے پہلے پڑھا کرو پھر حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیان فرمائے۔

☆ ۱۲ ربیع الثانی شریف ۱۴۲۰ھ بروز سوموار شریف۔ ۲۶ جولائی ۱۹۹۹ء۔

یہ غلام اس دن کو حضور سیدی و مرشدی کی خدمت اقدس میں کچھ عرصے رہنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ نماز عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے آپ حضور کی خدمت میں یہ خادم اور محمد امیر قوال (پاک پتن شریف والے) حاضر تھے۔ چونکہ ان دنوں گولڑہ شریف میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بڑی گیارہویں شریف منائی جاتی ہے۔ تو حضور نے ان سے فرمایا! کہ کیا گولڑہ شریف نہیں گئے تو اس نے کہا کہ چونکہ تونسہ شریف میں حضرت محمود صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہے لیکن وہاں بھی نہ جا سکا اور بھتیجوں کو بھیج دیا۔ پھر قوال محمد امیر نے کہا کہ خواجہ نظام صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں گولڑہ شریف گیا تھا اور تونسہ شریف نہ جا سکا یا لیٹ گیا تھا تو خواجہ نظام صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ادھر تونسہ شریف آیا کرو وہاں تمہیں کتنے پیسے ملتے ہیں اور کہا کہ یہ ضروری ہے کہ تمھارے لیے اس پر جناب نے فرمایا! کہ نظام صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا! ہے ہمارے حضرات تونسہ شریف میں یہ بڑی خوبی رہی ہے کہ حق کو چھپاتے نہیں۔ جب سجادگی کے سلسلے میں حضرت میاں حامد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو وکیلوں نے کہا کہ آپ محمود صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کا انکار کر دیں کہ ان کو خواجہ کریم اللہ

بخش صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت نہیں ملی۔ تو آپ نے یہ کہنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ان کو خلافت ملی ہے ادھر محمود صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو وکیلوں نے کہا کہ آپ حضرت حافظ موسیٰ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے صفاتی ارشادات نہ مانیں تو انہیں نے کہا کہ نہیں یہ ارشادات حق ہیں۔ اس کے بعد آپ جناب نے فرمایا! کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان مبارک ہم مانتے ہیں اور بقول دو مشہور محقق و محدث کرام حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہم اللہ کے حضرات محبوبین غوث پاک اور محبوب پاک علیہم الرضوان کے مقام بہت بلند ہے۔ لیکن بندے کو وراثت اپنے باپ سے ملتی ہے اور اگر چچوں سے ملتی ہے تو وہ بھی باپ کی وجہ سے۔

☆ اسی روز نماز مغرب کے بعد باتوں میں فرمایا! کہ پاکستان دوسرے اسلامی ملکوں اور دوسرے ملکوں سے بہتر ہے یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ وہاں ملک میں یہ ہے یا ایسا ہے۔ ہمارا ملک سب سے بہتر ہے۔

☆ ۱۴۲۰ھ، ۱۳ ربیع الثانی۔ ۲۷ جولائی ۱۹۹۹ء بروز منگل:

بیٹھک شریف کی طرف گیا تو چند پیر بھائی بیٹھے تھے اور حضور چار پائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ جناب کے دست مبارک میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (مٹھن کورٹ شریف) کا پنجابی کلام تھا۔ جو شاید اس وقت کسی نے تحفے میں دی تھی۔ حضور بڑے ذوق سے پڑھ رہے تھے اور بعد میں ذرا اونچی آواز میں طرز کے ساتھ پڑھنے لگے کئی اشعار پر حضور کے آنسو مبارک نکل پڑتے تو دھوتی مبارک سے پونچھ لیتے۔ اس دوران محترم شاہ گل جی صاحبؒ بھی تشریف لائے اور پیر بھائیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئے۔ آپ جناب نے ایک صفحہ نکال کر شاہ گل جی کو دکھا کر فرمایا! کہ یہ والی نظم حضرت

خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ بہت پڑھا کرتے تھے اور بخار میں بھی پڑھتے تھے آپ جناب نے کچھ اس طرح اشعار پڑھے:

آمل آمل سوہنڑاں سائیں

آمل آمل سوہنڑاں سائیں

چند اور اشعار بھی سنائے جن کے پڑھنے پر حضور کے آنسو مبارک چھلکتے جاتے تھے۔ بعد مین کشمیر کے ایک مولوی صاحبؒ سے بچوں کے علم و حفظ کے متعلق باتیں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! کہ ہمارے ایک استاد محترم تھے وہ ہمیں کہا کرتے تھے کہ تین دفعہ اول، تین دفعہ آخر درود شریف اور درمیان میں تین دفعہ یا علیم جو اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے۔ سبق کو شروع میں پڑھا کرو۔ پھر تین انگلیوں، انگوٹھا والی اور انگلی اور بیچ والی انگلی پر پھونک کر دل پر پھیر لو اس کی بڑی برکتیں ہیں پھر مجھ ناچیز کی طرف دیکھ کر فرمایا! کہ تم بھی پڑھا کرو۔ پھر فرمایا! کہ خواجہ کریم اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ! کہ علم گھٹتا جائیگا۔ لوگوں نے کہا کہ کس طرح؟ تو فرمایا! کہ جب پڑھنے والے کم ہوں گے تو پڑھانے والوں سے کیا ہوگا۔ پھر کسی بات پر فرمایا! کہ علم بہت کم ہوگیا ہے۔ ہمارے تو پھر بھی سلسلہ چل رہا ہے وہابیوں، دیوبندیوں میں تو کبھی نہیں۔ انہوں نے صرف ترجمے اور وہ بھی غلط کیے ہوئے ہیں بس اور کچھ نہیں فرمایا کہ موطا امام مالک کا ترجمہ یہاں ہمارے کتب خانہ میں رکھا ہے۔ اس میں ایک حدیث پاک ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں نماز مغرب اندھیری کر کے پڑھتے تھے ان بدبختوں نے ترجمہ اپنا کیا اور لکھا ہے کہ وہ حضرات جلدی مغرب کرتے ہوں گے فرمایا! کہ اب اندھیری کا جلدی سے کیا تعلق ہے لوگوں کا روزہ بھی خراب کرتے ہیں۔

اسی روز نماز عصر کے انتظار میں تشریف فرما تھے تو فرمایا! کہ نماز عصر کی جماعت کا وقت اب تبدیل کریں گے۔ کسی نے ظہر کا کہا تو فرمایا! کہ نہیں وہ ابھی ساڑھے تین بجے ٹھیک ہے۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ظہر گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے پڑھو۔ فرمایا! کہ اس دفعہ گرمی بہت ہوئی ہے اور محکمہ موسمیات والوں نے کہا کہ اس دفعہ گرمی نے یہاں باون سال کا ریکارڈ توڑا ہے۔

فرمایا! کہ یہ سب ہمارے گناہوں کا سبب ہے ورنہ پہلے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ تین دن سخت گرمی ہوئی ہو اور پھر بارش نہ ہوئی ہو۔ لیکن آج کل ہمارے گناہوں کے سبب عرصہ سے بارش نہیں ہوئی۔

☆ ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز بدھ ۲۸ جولائی ۱۹۹۹ء۔

نماز مغرب کے بعد سب طالب علموں کو بیٹھا کر فرمانے لگے کہ قرأت پر خصوصی توجہ دو فرمایا! کہ جب میں چھوٹا تھا تو رمضان شریف میں حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ختم شریف رمضان المبارک حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے روز کرتے۔ جب دن نزدیک ہوئے تو حضرت صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو ویسے ہی یا بذریعہ کشف پتہ چلا کہ قرآن پاک میں میری غلطیاں ہیں تو مولوی صاحبؒ سے کہا کہ اس کے ساتھ قرآن پاک ٹھیک کراؤ۔ تو ایک پاؤ کو پہلے مولوی صاحبؒ پھر میں پڑھتا تھا۔ پھر مولوی صاحبؒ کہتے تھے اب میں اس پاؤ کو پڑھتا ہوں۔ آپ غلطیاں نکالیں تو میں طالبعلم کب غلطیاں نکالتا۔ وہ تو سکھانے کے واسطے فرماتے تھے۔ ان کے تیسری دفعہ پڑھنے کے بعد چوتھی دفعہ میں پڑھتا۔ اسطرح ایک پاؤ کو چار دفعہ پڑھتے۔ پھر زیادہ۔ پھر فرمایا! کہ عبدالوہاب اور اختر حفیظ (کشمیری) یہ قرأت کا خصوصی قرآن پاک لے لو اور اسی طرح تم دونوں پہلے ایک پاؤ کو اسطرح چار دفعہ، پھر نصف، پھر پورا سیپارہ پڑھو۔

فرمایا! کہ کتب خانہ سے قاری مشتاق کی چالیس روزہ قرات کورس والی کتاب لے لو۔ وہ بھی پڑھو اور محنت کرو۔

☆۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز جمعۃ المبارک ۳۰ جولائی ۱۹۹۹ء۔

نمازِ جمعہ کے بعد بیٹھک شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک صاحبؒ اپنے نوجوان بیٹے اور چند ساتھیوں سمیت حاضر خدمت ہوئے اور دست بوسی کے بعد بیٹھ گئے۔ حضور نے پوچھا آج کل کہاں ہوتے ہو لاہور میں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں راولپنڈی میں ہوتا ہوں۔ اور تقریباً ڈیڑھ سال بعد حاضر ہوا ہوں۔ دراصل امریکہ چلا گیا تھا۔ کچھ بات چلی تو حضور نے پوچھا کیا وہاں چین ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ حضور نے فرمایا! کہ ہمارے ملک پاکستان میں پیسہ بھی کم ہے روزگار بھی کم اور مہنگائی بہت ہے۔ لیکن پھر بھی اچھا وقت گزر جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ وہاں تنہائی بھی بہت ہے۔ حضور نے فرمایا! کہ تنہائی اب ہمارے بڑے شہروں میں بھی بہت ہوگئی ہے۔ لیکن پھر بھی اقرباء پروری یا کوئی ایسا لفظ فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد قدرے خاموشی کے بعد فرمایا! کہ پہلے وقتوں میں شعر ہوا کرتا تھا۔

درد دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

فرمایا! کہ بس اب وہی دردِ دل ہی نہیں انسان تو واقعی پیدا اسی واسطے کیا گیا ورنہ فرشتے کچھ کم نہیں ہیں عبادت کو۔ بعد میں جب وہ شخص اجازت چاہنے لگا تو دعا کے لئے بڑی درخواست کرنے لگا کہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تو حضور نے فرمایا! کہ میں تو ساری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ دورِ طالب علمی میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حدیث میں نے پڑھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد نبوی میں

تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے اور دعا مانگی کہ اے اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے کہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو محدود کیوں کرتا ہے؟ اِس طرح بھی کہہ کہ سب پر ساری اُمت پر رحم کر۔ بات یہ ہے کہ آپ کے والد صاحبؒ کو میں نے بڑی بوڑھی عمر میں دیکھا تھا۔ وہ جب حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ سے اصرار کر رہے تھے کہ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ تو حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! میں جا نہیں سکتا۔ دعا کروں گا۔ تو تیرے والد صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضور آپ دعا نہ کریں لیکن میرے گھر تشریف ضرور لے آئیں۔ آپ کے والد صاحبؒ کا اتنا اخلاص تھا اور عقیدت والے تھے لیکن آپ میں وہ چیز نہیں۔ میں تو دعا کرتا ہوں لیکن دعا میری طرف واپس لوٹ آتی ہے۔ کیونکہ آپ لوگ تعلق رکھتے نہیں۔ رابطہ اور تعلق ضروری ہے۔ یہ مریدی اور پیری جو ہے پیر کی نگاہ میں ہوتا ہے جب مرید تعلق توڑتا ہے تو پیر کی بھی دعائیں نہیں پہنچتی۔ مڑ کر واپس آجاتی ہیں۔ پھر فرمایا! کہ یہ بات میں نے کبھی نہیں کی۔

اسی روز کسی حدیث پاک یا بزرگ کا حوالہ دے کر فرمایا! کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے کہ جب اسے اس دنیا میں ذلیل نہیں کرتا تو امید ہے کہ آخرت میں بھی عزت رکھے گا۔ فرمایا! کہ قرآن پاک میں بے شمار جگہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو معاف کرنے کا فرمایا۔ حضور نے دو یا تین آیتیں اس موضوع کی پڑھ کر سنائیں۔ فرمایا! کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہے کہ میں نے معاف فرمانا اپنے اُوپر واجب فرما دیا ہے۔ حضور نے فرمایا! کہ اس سے بڑی کونسی بات ہوگی۔ پھر "لاتقنطو امن رحمۃ اللہ" والی آیت پڑھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دو جگہ تاکیداً فرمایا! ہے کہ بے شک اور بلاشبہ معافی ہوگی۔

اسی روز نماز مغرب کے بعد طالب علم بچوں کو قریب بلا کر فرمایا ! کہ انسان کو اس طریقے پر چلنا چاہئے جو کہ بہتر ہو۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ" پہلی صف کا ثواب جماعت میں زیادہ ہے۔" فرمایا ! کہ پھر آپ لوگ دوسری صف میں کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ یہاں علم حاصل کرنے آئے ہیں علم تو نور ہے روشنی ہے وہ علم علم نہیں جو کہ بندے کو اخلاق و آداب نہ سکھاتا ہو۔ آپ لوگ ادب کا خیال رکھیں قرآن پاک مقدس کتاب ہے اس کا ادب کریں۔ مسجد مقدس جگہ ہے اس کا ادب کریں۔ زیارت شریف بلکہ جس ولی کا دربار ہو درگاہ ہو اس کا ادب کریں۔ حضرت مولانا روم صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے صوفی بزرگ اور عالم گزرے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ولی اللہ کے قدموں سے جو خاک مس ہو جائے وہ عرش سے افضل ہے۔ آپ لوگ درگاہ شریف کا بہت ادب رکھیں۔ پھر فرمایا ! کہ جیسے ہی موقع ملتا رہے گا میں سوہنڑی سوہنڑی باتیں آپ کو بتاؤں گا اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ۔

تقریباً صبح ۱۰ بجے بیٹھک شریف میں حاضر ہوا۔ تو حضور سیدی و مرشدی کے ساتھ شاہ گل جی صاحبؒ اور دوسرے چند پیر بھائی بیٹھے تھے۔ اسی وقت موبائیل پر شاہ گل جی کا فون آیا غالباً کسی پیرزادے یا عالم کا لگتا تھا۔ اس نے شاہ گل جی سے کہا کہ خواب میں سانپ کو غالباً (دو دفعہ کسی طرح) دیکھا ہے۔ اب پریشان ہوں کہ اس کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے؟ تو جناب شاہ گل جی نے اسے خیر کی تعبیر یعنی اچھی تعبیر بتائی اور فرمایا ! کہ انشاء اللہ اچھا نتیجہ ہو گا۔ اس شخص نے حضور شاہ صاحبؒ مبارک سے بات کرنے کو عرض کیا۔ اس شخص نے پھر خواب حضور کے گوش گزار کیا اور اس کے بارے میں پوچھا تو آپ جناب نے اس کو فرمایا ! کہ اس خواب کے دو پہلو نکلتے ہیں۔ اور جو شاہ گل جی نے تعبیر بتائی وہ

صحیح ہے کیونکہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جس کے دو پہلو ہوں تو اچھا پہلو بتانا چاہیئے۔ ایک دفعہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر ایک عورت نے خواب سنایا تو آپ نے برا پہلو بتا دیا۔ حضور پاک ﷺ نے جب سنا تو فرمایا! کہ تجھے اچھا پہلو بتانا چاہیئے تھا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اب اچھا پہلو بتا دیتی ہوں۔ تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا! کہ اب ہو گیا جو ہونا تھا۔ پھر آگے جناب نے فرمایا! کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ آئے اور خواب سنا کر تعبیر پوچھی اس کی بری تعبیر نکلتی تھی۔ آپ علیہ السلام نے بتا دی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے جھوٹ کہا ہم نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا! اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ پھر حضور نے اسے فرمایا! کہ پریشان مت ہو۔ دو روٹیاں پکا کر کسی مسکین کو دے دو۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے گا۔

☆ اسی روز نمازِ عصر کے بعد بدھو والے چودھری عبدالسلام آئے جب حضور زیارت شریف کے سامنے تشریف فرما تھے۔ ان کو دیکھ کر حضور نے غصے اور ناراضگی میں کہا کہ دیگ پکانے والے کو میں نے کہا تھا۔ درمیان میں تو کہا لے گیا۔ دیکھ کتنی دیر ہو گئی تجھے پتا نہیں آج حضرت غوثِ پاک اور حضرت محبوبِ پاک رحمھم اللہ کا عرس ہے۔ اور ان کا ختم اور لنگر کرانا ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارے فلاں کی آج برسی ہے تو حضور نے کہا کہ مجھ سے پوچھ تو لیتا۔ کیا پھر تو صبح کر لیتا اور ہم شام کو کر لیتے۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا! کہ میں تو جب سے پیدا ہوا ہوں سب کو پتہ ہے۔ یہ لنگر اور ختم حضرت غوثِ پاک اور حضرت محبوبِ پاک علیہم الرضوان کا ضرور کرتا ہوں۔ اسی تاریخ ۱۸ ربیع الثانی شریف کی شب کو فرمایا! کہ میرے حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے۔ ان کے بعد ہم کرتے ہیں۔

☆ یکم اگست ۱۹۹۹ء ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز اتوار۔

نمازِ عصر کے بعد آزاد کشمیر سے کچھ مرد اور عورتیں آئیں۔ آپ حضور نے ان کے ایک مرد کو اندر زیارت شریف میں بلایا اور ان کے غم میں پوری طرح ڈوب کر پریشانی اور خصوصی توجہ سے دعا کی۔ وہ شخص زیارت شریف کے اندر حضرت اعلیٰ خواجہ فاضل شاہ صاحبؒ کے قدموں مبارک میں گر کر بے اختیار گڑگڑا کر روتا رہا۔ حضور نے ان کو فرمایا! کہ صبر کرو جب باہر تشریف لائے تو ان سے پوچھا کہ تم نے قرآن پاک پڑھا ہے اس نے کہا یہ چھوٹی بھابی ساتھ آئی ہیں اس نے پڑھا ہے وہ ذرا دور کھڑی تھیں۔ حضور نے فرمایا! اسے بلاؤ۔ وہ زیارت شریف کے اندر تو نہیں جا سکتی۔ یہاں برآمدے تک آ سکتی ہے۔ وہ آئی تو حضور نے فرمایا: " سورۃ الضحٰی " نماز مغرب کے بعد ۱۴ بار پڑھ کر گھر میں ہر طرف اِدھر اُدھر پھونک دو۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا وہ آ جائیں گی۔ اس عورت نے حضور سے عرض کیا کہ ہماری تو عزت برباد ہو گئی۔ حضور نے فرمایا! کہ کیا ان بچیوں کی عزت خراب نہیں ہوئی۔ تم صبر کرو اللہ تعالیٰ کے اپنے کام ہیں وہی بہتر سمجھتا ہے۔ انشاء اللہ خیر فرمائے گا۔

پھر حضور نے فرمایا! کہ ہمارے ایک حافظ جی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ یہاں ہوتے تھے اور دربار شریف میں بڑا وقت گزارا تھا۔ بہت بڑی عمر میں فوت ہوئے وہ بڑی اچھی باتیں اور نصیحتیں کرتے۔ اس کی باتیں ہم نے اپنے دل پر سنہرے حروف میں لکھی ہیں۔ پھر حضور نے ان کی کچھ نصیحتیں عربی مقالوں کے ساتھ سنائیں۔ کچھ اس غلام کی سمجھ میں آئیں کہ وہ فرماتے تھے کہ ہر اس شخص سے ڈرو جو کہ خدا سے نہ ڈرتا ہو۔ آگے عربی پڑھ کر فرمایا! کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ فرمایا! یہ بہت جلد ورغلائی جاتی ہے۔ اور پھر سادا بچیاں تو بہت جلد کسی چالاک کے ہاتھ چڑھ جاتی ہیں۔ ان کو تسلی اور خصوصی دعا کے

بعد رخصت فرمایا۔ اور فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر سے پہنچائے اور آگے خیر فرمائے اس وقت ان کے لئے حضور پر خاص پریشانی اور غم کی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ جب وہ چلے گئے تو حضور نے فرمایا! کہ یہ غریب مسکین لوگ ہیں۔ انہوں نے کسی کے ساتھ کیا زیادتی کرنی ہے وہ دوسرے بڑے ظالم ہیں۔ جو ان کے ساتھ زیادتیاں اور ظلم کرتے رہتے ہیں۔

☆ ۱۲ اگست ۱۹۹۹ء ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز سوموار شریف۔

صبح بیٹھک شریف میں حاضر ہوا تو حضور اخبار ملاحظہ فرما رہے تھے۔ ان دنوں اُسامہ بن لادن کی خبریں آرہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ اُسامہ واقعی مجاہد ہے کہ امریکہ اس کے خلاف ہے فرمایا! کہ امریکہ ہی نے اسے دہشت گرد بنایا اور امریکہ نے ہی اسے مجاہد بنایا ہے۔ فرمایا! کہ یہ کٹر وہابی ہے اور بہت امیر شخص ہے۔ باہر ملکوں میں اس کے بڑے کارخانے ہیں۔ امریکہ نے اس سے کام لئے پھر راز آؤٹ ہونے کے ڈر سے اس کو مارنا چاہا تو یہ اس لئے افغانستان میں ہے۔ امریکہ جس سے کام لیتا ہے تو پھر اسے ختم کر دیتا ہے بلکہ یہ دستور پرانا چلا آرہا ہے حضور پاک ﷺ کے مبارک زمانے سے بھی پہلے کا کہ اسی طرح کام لے کر بندے کو ختم کر لیا جاتا تھا۔

☆ اسی روز نمازِ مغرب کے بعد چونکہ چند طالب علموں کی لڑائی کی شکایت آئی تھی۔ تو ان پر غصہ کیا فرمایا! کہ تم لوگ مختلف شرارتیں کرتے رہتے ہو۔ میں بہت حقیر ہوں لیکن روضے والوں کی مہربانی ہے کہ مجھے سب پتا چل جاتا ہے میں وہاں گھر میں بیٹھا ہوا ہوتا ہوں لیکن یہاں میری نظر ہوتی ہے جو کچھ یہاں ہوتا ہے مجھے سب پتہ چل جاتا ہے۔ یہ دری (نماز کی صف) جس پر آپ بیٹھے ہیں یہ چھ مہینے کے بعد واپس آئی ہے۔ جو لے گیا تھا پھر فرمایا! تم آپس میں محبت سے رہو کوئی پٹھان کوئی کشمیری ہے جو کوئی بھی

ہے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:۔

انما المئومنون اخوۃ۔

مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔

اور حضور پاک ﷺ کا فرمان مبارک ہے:۔

مسلمان ایک دیوار کے سے ہیں اگر اس میں سے ایک اینٹ بھی نکل جاتی ہے خراب ہو جاتی ہے تو ہماری دیوار خراب ہو جاتی ہے۔ مکمل نہیں ہوتی۔

☆ پھر کشمیر کے ایک قاری جو یہاں مدرس تھا۔ اور حفظ بھی یہیں مکمل کیا تھا۔ اب زیادہ پیسوں کی خاطر چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ اس کے متعلق بات ہوئی تو آپ جناب نے فرمایا! کہ فرید خان نیازی خان کا بیٹا رنگلا رینج آفیسر جب میں اس علاقے میں گیا تو اس نے میری چائے کی دعوت کی۔ میں گیا تو دیکھا کہ اس کے نوکر پٹھان ہیں۔ میں نے کہا فرید خان تمہارے (کشمیری) علاقے کے لوگ غریب اور بے روزگار ہیں۔ تم نے پٹھان کیوں رکھے ہوئے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میرے اس علاقے کے لوگ ایسے ہیں کہ ایک جگہ نوکری کرتے ہیں اور دوسری جگہ، جگہ تلاش کرتے ہیں۔ جہاں دو روپے کا فائدہ دیکھتے ہیں پھر یہ چھوڑ کر وہاں چلے جاتے ہیں۔ اور یہ پٹھان میرے ساتھ سوات میں بھی تھا۔ دوسرے علاقوں میں بھی اور اب یہاں بھی ہے۔ پھر حضور نے فرمایا! کہ میری ۸۱ سال عمر ہے۔ اور میں ۱۷ سال کی عمر میں اس علاقے میں جانے لگا ہوں۔ ۸۱ سے ۱۷ نکالیں تو کتنے رہ گئے میں نے عرض کیا ۶۴ فرمایا ۶۴ سال سے میں انہیں جانتا ہوں وہاں جاتا ہوں۔ ایک ایک دو دو مہینے وہاں رہا ہوں۔ ان کے فیصلے وغیرہ کئے ہیں۔ پھر کسی فیصلے کی بات سنائی۔ جو پوری طرح میں نہ سمجھ سکا۔ یہ بھی فرمایا! کہ اس دن جو صوبیدار آیا تھا اس کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ بات تجھ میں نہیں جو تیرے والد میں تھی۔ فرمایا! کہ ہماری

یہ عادت رہی ہے بلکہ طریقہ رہا ہے کہ مریدوں اور دوستوں کو صاف صاف بات اشاروں میں کہہ دیتے ہیں اب کوئی سمجھے تو سمجھے۔

☆ پھر ایک موقع پر قاری شفیق الرحمٰن نے پوچھا کہ حضور سنا ہے کشمیری لوگ وفادار ہوتے ہیں فرمایا! ہر جگہ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔

☆ ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز منگل۔

آپ حضور آج نمازِ عصر کے لئے تشریف لائے تو فرمایا! کہ عابد (طالب علم) کو بلاؤ جب عابد حاضر ہوا تو فرمایا! کل شام جو میں نے نصیحت اور تقریر کی تھی اس کا اثر تم پر کچھ نہیں ہوا آج پھر اس گوھدو والے طاہر (طالب علم) سے تم لڑے ہو۔ خواہ مخواہ اس نے کیوں شکایت کی ہے۔ بولو! بولو! لیکن عابد چپ چاپ بیٹھا تھا۔ تو فرمایا! حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰؑ علیہ السلام کی قوم اور قومِ فرعون کے ایک ایک شخص کی لڑائی آپس میں ہو رہی تھی جب حضرت موسیٰؑ علیہ السلام وہاں سے گزرے تو ان کی قوم کے شخص نے دوسرے کی شکایت کی۔ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے قومِ فرعون کے اس شخص کو تھپڑ مارا۔ تو وہ شخص وہیں گر کر مر گیا۔ یہاں آپ جناب نے فرمایا! کہ تھپڑ سے کوئی مرتا نہیں ہے لیکن یہ تھپڑ نبی کا تھا۔ جو کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تھا اس لئے وہ تھپڑ سے مر گیا ورنہ کوئی تھپڑ سے مرتا نہیں ہے پھر فرمایا! کہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کا گزر کل پھر ہوا تو وہی حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کا بندہ پھر قومِ فرعون کے کسی دوسرے شخص سے لڑ رہا تھا۔ اس شخص نے پھر حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو پکارا۔ تو ادھر سے قومِ فرعون کے شخص نے کہا کہ اے موسیٰؑ علیہ السلام تو نے کل بھی ہماری قوم کے بندے کو مار ڈالا۔ آج پھر مجھے مارے گا تو حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے اپنی قوم کے شخص سے کہا کہ یہ تو تو قصوروار ہے۔ کل بھی تو لڑ رہا تھا آج پھر تو۔ اس واقعے کے بعد آپ جناب نے

عابد کو کہا کہ روزانہ تیری شکایت آتی ہے یہ تو تو قصوروار ہے۔ پھر غصہ فرمایا! کہ آئندہ تیری شکایت مجھے نہیں ملنی چاہیئے۔فرمایا! تجھے کتنے پارے یاد ہیں؟ کہا چار پارے۔ طاہر سے فرمایا! تجھے؟ اس نے عرض کیا گیارہ۔فرمایا! وہ تجھ سے چھوٹا ہے لیکن سبق میں تجھ سے آگے ہے۔فرمایا! حضور پاک ﷺ کا فرمان مبارک ہے:" وہ شخص میری امت سے نہیں جو اپنے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور اپنے بڑوں کا ادب نہ کرے"۔

اگر تجھے حضور پاک ﷺ نے اپنی امت سے نکال دیا تو بتا کہاں جائے گا۔ بتا تو سہی نہ دین کا رہے گا نہ دنیا کا۔ اس کے بعد کسی کی شکایت نہیں ملنی چاہیئے یہ میری آخری وارننگ ہے۔

☆ ۱۴ اگست ۱۹۹۹ء ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز بدھ۔

نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے برآمدے میں ایک شخص اپنے نوجوان بیٹے کے ساتھ حاضر ہوا۔ دست بوسی کے بعد عرض کیا کہ حضور میرے اس بیٹے کو اپنے مریدوں میں شامل فرمائیں۔ حضور نے اس سے فرمایا! ادھر نزدیک ہو جائے۔ اس سے بڑا بیٹا تو مرید ہو گیا تھا نا۔ یہ بھی بڑا ہو گیا ہے۔ اسے تو پہلے ہی مرید ہو جانا چاہیئے تھا۔ پھر جب وہ لڑکا دست بیعت کے لیے چار زانو پالتی مار کر بیٹھنا چاہتا تھا تو اسے فرمایا! کہ دو زانو التحیات کی صورت میں بیٹھ جاؤ۔ کہ" ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں" پھر اس کو بیعت فرمایا! وظیفہ دیا نصیحت کی اس کے بعد وہ اجازت لے کر جانے لگے۔ تو فرمایا! کہ بیعت ہوتے وقت میٹھی چیز ضروری ہوتی ہے۔ اور نذرانہ بھی بزرگوں اور پہلے لوگوں کا دستور رہا ہے۔ نذرانہ مٹھائی کے علاوہ ہوتا ہے۔ پھر اس شخص نے جیب سے کچھ نذرانہ نکالا جو اس نے رکھا تھا لیکن دینا بھول گیا تھا تو اب پیش کر دیا۔ حضور نے فرمایا! کہ قرآن میں ہے کہ جب تم حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کے دربار شریف میں جاؤ تو ایک

دینار صدقہ کر کے جاؤ۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے صدقہ کیا اور دوسروں نے بھی۔ لیکن اس وقت غربت تھی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس دینار دینے کی فرضیت منسوخ کر دی، لیکن سنت اور مستحب باقی رہا۔ اسی طرح اس دربار میں بھی۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو حضور سیدی و مرشدی نے مجھ ناچیز کی طرف دیکھ کر فرمایا: کہ ہمارا ایک، پانچ اور دس روپے سے کچھ نہیں بنتا لیکن بزرگوں کا دستور اور سنت لوگوں میں باقی رہنی چاہیئے۔

☆ نماز مغرب کے بعد کچھ مسائل بیان فرما رہے تھے۔ تو فرمایا! کہ ساجد شاہ جی اس دن میانوالی سے آئے تو بتایا کہ وہاں مسجد کا مولوی وہابی ہے۔ مولوی نے کہا ہے کہ یہ بریلویوں نے نئی بات شروع کر دی ہے کہ اقامت میں بیٹھے ہوتے ہیں حی علی الصلواۃ پر اُٹھتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا: کہ یہ نئی بات نہیں یہ حضور پاک ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ حجرے مبارک میں تشریف فرما ہوتے جب حی علی الصلواۃ ہوتی تو اُٹھتے اور حی علی الفلاح ہوتی تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور صحابہ کرام (علیھم الرضوان اجمعین) حی علی الصلواۃ پر اُٹھتے۔ میں نے عرض کیا کہ لکی مروت میں وہابی بھی اس مولوی کی طرح کہتے ہیں۔ تو فرمایا: کہ بکواس کرتے ہیں۔

☆ بعد میں نصر اللہ بھائی نے کہا کہ حضور یہ شخص جنان خان تترخیل جو کہ کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا صرف درودِ ابراہیمی کی تسبیح پڑھتا ہے، اور درود نہیں۔ تو حضور نے اس سے پوچھا کہ کون سا درود پڑھتے ہو تو وہ درودِ ابراہیمی سنانے لگا۔ تو اسے سمجھایا کہ اول تو تم یہ درود شریف غلط پڑھ رہے ہو اور اسے سکھانے لگے۔ پھر فرمایا: کہ میری بات کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قرآن پاک میں ہے اور آیت " انّ اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یآیھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما درود شریف والی آیت تلاوت فرمائی۔ کہ اس میں سلام کا حکم بھی دیا گیا ہے اور سلام درودِ ابراہیمی میں نہیں ہے۔ فرمایا! کہ بیشک

درودِ ابراہیمی سب سے افضل درود ہے کیونکہ نماز میں جو عبادت ہے وہ سب سے افضل ہے لیکن حکم کی تعمیل نہیں ہوتی کیونکہ آیت شریف میں یصلون علی النبی تو ہمیشگی کا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھیج رہے ہیں اور صلوا علیہ امر کا صیغہ ہے اور وسلموا بھی امر کا صیغہ ہے۔ اور پیچھے تسلیما پر تاکید خاص ہے۔ فرمایا! کہ یہ درود دوسرے طبقے کے لوگ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور درود ہیں ہی نہیں۔ حالانکہ حضور پاک ﷺ نے بہت سے درود تعلیم فرمائے ہیں۔ پھر حضور نے اس غلام سے فرمایا: کہ آدمی کا درود شریف پھر ٹھیک کرادو۔

☆ ۱۵گست ۱۹۹۹ء ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات۔

نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے برآمدے میں تشریف فرما تھے۔ ایک طرف یہ غلام بیٹھا تھا کہ ایک عورت اور لڑکا ادھر سے گزرنے لگے اور پوچھا کہ شہید بابا کی زیارت کونسی ہے۔ تو حضور نے انہیں قبرستان کے ایک طرف اشارہ کرکے بتایا کہ اس طرف دیکھیں۔ پھر جب وہ گئے تو حضور نے خود ہی مجھ سے فرمایا! کہ یہاں کوئی شہید بابا کی زیارت نہیں ہے۔ یہ کھجور کے نیچے والی قبر کو بولتے ہیں۔ شاید یہاں کسی بزرگ کا چلہ گاہ ہے یا پتہ نہیں وہ بھی نہیں ہے کیونکہ اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ حضرت صاحبؒ اعلیٰؒ سے پہلے کی ہے۔ یہاں کسی سوات کے مستری نے غلطی سے قبر بنائی تھی۔ فرمایا! کہ کسی نے مشہور کر رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر واقعی کسی بزرگ کی چلہ گاہ ہو کہیں تو اس پر کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا! کہ اس جگہ کا احترام کرنا چاہیئے اور نفل اور تلاوت وہاں کرنے چاہیئے وہاں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس کھجور کے بارے میں سنا ہے کہ مدینہ شریف سے آئی تھی۔ فرمایا! کہ حضرت صاحبؒ ثانیؒ کھجور لائے تھے مدینہ شریف سے۔ لیکن یہ پودا نہیں تھا، گٹھلی کسی نے احتراماً باہر پھینکنے کی بجائے یہاں پھینکی اور یہ دوسری کئی کھجوریں بھی مدینہ شریف کی کھجور کی گٹھلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ میں نے عرض کیا

کہ کیوں کچھ صاحبزادگان وغیرہ برخلاف ہیں کیا خلافت حضرت ثانی صاحبؒ کی نہیں مانتے تھے۔ فرمایا! کہ حضرت ثالث صاحبؒ سے کچھ صاحبزادگان کی مخالفت رہی، بہت ناانصافیاں انہوں نے کیں، کئی زمینیں وغیرہ ہم پر کئی بار بیچیں، بیچ دیتے، پیسے لے لیتے پھر مکر جاتے اور بھی کئی باتیں۔ لیکن حضرت ثالث صاحبؒ بہت مہربان تھے وہ مقدمے نہیں کرتے تھے۔ ہاں میرے ایک، دو مقدمے ان سے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ سارے صاحبزادگان حضرت ثالث صاحبؒ سے مخالفت رکھتے تھے کہ صرف یہ۔ فرمایا ! کہ باقی کبھی ٹھیک کبھی مخالفت۔ لیکن کچھ ہر وقت مخالف رہے۔ ہاں حکیم صاحبؒ کو اللہ بخشے (ان کی قبر کی طرف اشارہ کیا) وہ ہمیشہ حضرت صاحبؒ کے ساتھ رہے۔ فرمایا! کہ بزرگوں کی اولاد چاہے بری بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور حضرت ثانی صاحبؒ اور حضرت ثالث صاحبؒ کا دور کتنا ہے اور کب وصال فرمایا؟ فرمایا کہ حضرت ثانی صاحبؒ نے

☆ 1325ھ میں وصال فرمایا، ان کا دور 33 سال ہوا۔ ان دنوں یہاں طاعون پھیلی تھی اور ان کا وصال طاعون کی وجہ سے ہوا۔ اور حضرت ثالث صاحبؒ کا وصال 1933ء میں ہوا۔ اس غلام نے عرض کیا کہ حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ سے پہلے کیا یہ گاؤں آباد تھا؟۔ فرمایا! کہ ہمارے آباؤ اجداد پہلے صوابی، مردان کے ساتھ تلاندئی میں رہتے تھے اور یہ گاؤں گڑھی افغاناں پہلے آباد تھا یہ لوگ بس رہے تھے۔ یہ بھی فرمایا ! کہ میر پور ایبٹ آباد میں کسی خان صاحبؒ کا فرمایا! کہ اس نے بیٹی دی اور شادی ہوئی (غالباً اعلیٰ حضرت کے والد صاحبؒ کا فرمایا) پھر جب حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کو حضرت پیر پٹھانؒ نے خلافت عطا کی۔ تو کشمیر بھیجا اور تونسہ شریف کی جو تاریخی کتابیں ہیں ان میں خواجہ فاضل شاہ صاحبؒ کا نام مبارک" فاضل شاہ کشمیری" آیا ہے اور اسی

سے مشہور تھے۔ تو حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ اپنے پیر کے حکم سے کشمیر چلے گئے پھر حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ کا وصال ہو گیا تھا۔ تو حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ نے اپنے پیر کا عرس مبارک وہیں کشمیر میں منایا اور 13 بڑے جانور ذبح کئے۔ اس وقت کشمیر کے مہاراجہ کے قانون کے مطابق جو گائے ذبح کرتا تھا وہ واجب القتل ہوتا تھا۔ تو حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ کو راجہ نے پکڑا اور کہا کیوں ایسا کیا ہے۔ تو آپؒ نے فرمایا! میرے پیر کا عرس ہے اسلئے میں نے اس طرح کیا۔ تو راجہ نے کہا اب تمہیں کون بچائے گا تو آپؒ نے فرمایا! کہ میرا پیر ضرور میری مدد کرے گا اور بچائے گا۔ مہاراجہ نے آپؒ کو قید کر دیا آپؒ کے ساتھ چار آدمی اور بھی تھے ایک کرناہ کشمیر کا راجہ کا راجہ شیر احمد خان تھا (اور دوسروں کا بھی بتایا لیکن یاد نہ رہے) پھر جب رات کو آپؒ سوئے تو حضرت پیر پٹھانؒ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا! کہ پریشان مت ہو اور ابھی کشمیر چھوڑ دو۔ آپؒ نے اوروں کو اٹھا کر یہ خواب سنایا اور وہاں سے صبح ہی نکل گئے۔ حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے اور خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ ہی سے ہمارا یہ سلسلہ شروع ہوا۔ آپؒ کے والد صاحبؒ محمد انور شاہؒ نقشبندی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں خلافت حاصل تھی۔ اور میرے پردادا میرا اعظم شاہ صاحبؒ (جو خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے بڑے بھائی اور خواجہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کے والد صاحبؒ تھے) کو انہی سے یعنی اپنے والد حضرت محمد انور شاہ صاحبؒ سے نقشبندی سلسلہ میں بیعت وارادت حاصل تھی پھر جب حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ اس علاقے میں تشریف لائے تو حضرت عبداللہ صاحبؒ ساتھ تھے ان کی شادی کرادی اور فرمایا! کہ تمہارے لئے کہاں مکان بنا دوں۔ پھر چونکہ یہاں گڑھی افغاناں میں کچھ لوگ حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ کے ساتھی بن گئے تھے تو کہا یہیں میرا مکان بنوا دیں۔ اور یہاں کسی مکان کا بتایا کہ وہاں

حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ کا وصال مبارک ہوا۔ درمیان میں فرمایا! کہ غوری خیل قوم(غالباً ایسا لفظ بتایا) کہ یہ قوم حضرت محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے ساتھ یہاں آئی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضرت خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ تونسویؒ گڑھی شریف تشریف لائے تھے۔ فرمایا ! کہ وہ تو تشریف نہیں لائے اور نہ ہی خواجہ حضرت موسیٰ صاحبؒ تشریف لائے۔ حضرت حافظ موسیٰ صاحبؒ کا دور بھی بہت کم صرف چار سال رہا۔ پھر عرض کیا کہ حضرت میاں حامد صاحبؒ؟ فرمایا ! کہ وہ ایک دفعہ تشریف لائے تھے۔ میں نے حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ کے متعلق عرض کیا۔ تو فرمایا ! کہ وہ بہت دفعہ تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ عرس پر آئے ہونگے۔ فرمایا ! کہ وہاں ہمارے دادا صاحبؒ حضرت ثانی صاحبؒ کے عرس مبارک میں تشریف لائے تھے۔

☆ میاں جی سے پوچھا کہ کیوں میاں جی یٰسین شریف زبانی یاد نہیں ہے۔ عرض کیا کہ حضور یاد ہے لیکن پڑھتے پڑھتے غلط ہو کر اور جگہ پہنچ جاتا ہوں۔ فرمایا ! کہ دیکھ کر پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے۔ ایک تلاوت کا، دوسرا زیارت کا۔

☆ نماز مغرب کے بعد حضور نے فرمایا ! جبکہ وہ پٹھان جنان خان بھی بیٹھا تھا۔ جس کے متعلق درود شریف والی بات پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے۔ فرمایا ! کہ اس کا تشہد (التحیات) میں بھی تلفظ غلط ہونگے ۔ تو مجھ ناچیز کو مخاطب کر کے فرمایا ! کہ اس کا تشہد صحیح کرادو اسکا بڑا ثواب ہے۔ پھر فرمایا ! کہ یہ درود " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ محمد وَعَلیٰ آلِ محمد وَبارِک وَسَلِّم" بڑا جامع بھی ہے اور آسان بھی۔ اس میں درود بھی ہے، سلام بھی اور برکت بھی۔ یہ درود شریف ہمارے سلسلہ چشتیہ میں یہی ہے لیکن ہمارے سلسلہ کے مجدد حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں اگر '' سیدنا" کا اضافہ کیا جائے تو اس کی فضیلت زیادہ ہے یعنی" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سیدنا محمد وَعَلیٰ آلِ سیدنا محمد وَبارِک وَسَلِّم" ۔ اس پر

میں نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو آپ جناب نے " سیدنا " کے بغیر وظیفہ بتایا تھا۔ تو کیا ہمیں بھی اجازت ہے کہ " سیدنا " پڑھیں۔ تو فرمایا ! کہ بالکل پڑھ سکتے ہیں (بعد میں 19 اگست کے بیان میں حضور نے "سیدنا" کے بغیر پڑھنے کا فرمایا) پھر فرمایا ! کہ یہ لوگ جو صرف درودِ ابراہیمی پر زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور درود نہیں ہیں۔ حالانکہ درود بے شمار ہیں۔ حضورِ سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، مولا علی مشکل کشا، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ علیھم اجمعین کو درود پاک تعلیم فرمائے سب سے علیحدہ علیحدہ روایت ہیں اسی طرح حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ الزہراؓ سے روایت ہے۔ دلائل الخیرات درود شریف کی اعلیٰ کتاب ہے لیکن ان لوگوں نے چھوڑ دی ہے حالانکہ ان کے بزرگ پڑھتے تھے۔ بہر حال ہمارا تو وظیفہ ہے یہ۔ حضرت شیخ شیوخ العالم بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ بروز قیامت تصدیق فرمائیں گے کہ اس دلائل الخیرات میں سب درود صحیح ہیں۔ فرمایا ! کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدی کی فضیلت بتائی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا اللہ یہ امت مجھے عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ امت حضور ﷺ کے لئے خاص ہے (کچھ اس طرح فرمایا) پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ اس امت کا ثواب مجھے عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور پاک ﷺ پر ایک خاص درود شریف پڑھنے کے لئے عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا ! کہ حضرت حبیب عجمیؒ جو کہ حضرت حسن بصریؒ کے خلفاء میں سے ہیں ایک دفعہ نماز کی امامت کر رہے تھے تو حضرت حسن بصریؒ جب آئے اور دیکھا تو ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی بلکہ اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حضرت حبیب عجمیؒ اصل میں الفاظ صحیح ادا نہیں کر سکتے تھے تو حضرت حسن بصریؒ کو اللہ تعالیٰ نے غیب سے فرمایا ! کہ تو

نے حبیب عجمی کے الفاظ کو دیکھا لیکن اس کے دل اور زبان کو نہیں دیکھا۔ پھر حضور نے فرمایا! کہ دیکھیں حالانکہ حضرت حبیب عجمیؒ سلسلہ قادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ کے بزرگ ہیں یہ تینوں سلسلے ان سے ہیں لیکن ان کی قرات اس طرح تھی۔ پھر فرمایا! پہلے اکثر مولوی جو قرآنِ پاک پڑھے ہوئے ہوتے تھے ان کے الفاظ وغیرہ صحیح نہیں تھے لیکن وہ ثواب کی خاطر پڑھاتے تھے (مطلب یہ تھا کہ اخلاص بہت ضروری ہے) لیکن بہر حال قرات کی بہت ضرورت ہے۔ قرآنِ پاک جو حکم " وَرَتِّلِ القرآن ترتیلا" ہے اس پر ہم لوگ پورا نہیں اترتے۔ قاری شفیق الرحمان سے کہا کہ آپ محنت کریں آپ کو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا اور ہم طالب علموں سے فرمایا! کہ آپ لوگ محنت کریں اور قرآنِ پاک صحیح کریں۔

☆ 23 ربیع الثانی 1420ھ، 6 اگست 1999ء بروز جمعۃ المبارک

بعد از نمازِ جمعہ کے بعد تشریف فرما تھے۔ تو کچھ لوگ ایک نوجوان کو لائے اس پر شاید جن بھوت کا سایہ وغیرہ تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ تو حضور نے فرمایا! کہ ہم عملیات نہیں کرتے لیکن دربار شریف کی خدمت کیلئے بیٹھے ہیں اس لئے کسی کو واپس نہیں لوٹاتے۔

☆ 24 ربیع الثانی 1420ھ، 7 اگست 1999ء بروز ہفتہ نمازِ عصر کی جماعت کے انتظار میں تھے۔ علم کے موضوع پر بات چلی۔ فرمایا! کہ اہلِ تشیع میں علم اور عالم کافی ہیں لیکن اس کے برعکس دیوبندی مسلک اور ہمارے سنی بریلوی مسلک کے علماء اور علم کم پڑتا جا رہا ہے۔ چند ایک اچھے اور صحیح علماء باقی ہیں اگر وہ بھی خدانخواستہ باقی نہ رہے تو اس ملک میں علم کا خدا ہی حافظ ہے۔ فرمایا! کہ ہمارے ہاں تو الحمد للہ پھر بھی بہت حد تک ہیں۔ دیوبندی وغیرہ میں تو بالکل علم نہیں رہا اور وہ اپنے مسلک سے بھی آگاہ نہیں۔ دیوبندی اب وہابی ہو گئے ہیں حالانکہ وہ وہابی نہیں تھے اسی طرح اہلِ حدیث بھی اب وہابی

مسلک اختیار کر چکے ہیں۔ حالانکہ انگریزوں کے دور میں وہابی جب پہلے پہل آیا تو اہل حدیث نے انگریز حکومت سے کہا تھا کہ ہم وہابی نہیں ہمارا اپنا مسلک ہے۔ اور انگریزوں کے دور میں جب زیارت کو شہید کرنے کے واقعے ہوئے تو برطانیہ جو وفد اس کے احتجاج کے لئے گیا اس میں اہلِ حدیث بھی گئے تھے۔ فرمایا! کہ ہمارے بھی کئی علماء کو اپنے صحیح مسلک کا پتہ نہیں۔ فرمایا! کہ ایک جگہ میں گیا تھا جہاں ایک مولوی صاحبؒ تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے دو باتیں ایسی کیں کہ میں سن کر فوراً اٹھ آیا اور میرے ساتھ شاید اسماعیل کا نام بھی لیا کہ وہ بھی اٹھ آیا۔ کیونکہ میں نے سوچا لوگ بعد میں یہی کہیں گے۔ یہ بھی بیٹھے تھے وہاں۔ مولوی صاحبؒ نے جذبے میں کچھ ایسی باتیں کیں جو کہ حد سے تجاوز کرتی تھیں۔ فرمایا! کہ علم کی آج کل یہ حالت ہے کہ چند روز پیشتر لاہور سے ایک مرد و عورت آئے تھے۔ وہ عورت اصل میں ہدایۃ النحو پر پی، ایچ، ڈی کر رہی تھی وہ کتب خانہ سے استفادہ کرنا چاہتے تھے۔ میں نے ان کی حوصلہ افزائی کی لیکن میں نے انہیں کہا کہ شرح مولانا رومؒ اور کئی کتابوں کے نام لئے ان پر کچھ کام ہونا چاہیئے۔ تو اس عورت نے کہا کہ اس پر بہت کام ہو چکا ہے۔ پھر حضور نے مسکرا کر فرمایا! کہ شرح مثنوی مولانا روم پر جتنا بھی کام ہوا کم ہے۔ پھر فرمایا: ہدایۃ النحو تو نحو کی اوائل کتاب ہے اس پر پی، ایچ، ڈی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ حالانکہ پہلے زمانہ میں ہمیں یہ ہدایۃ النحو اور دوسری کتابوں کے نام لئے اوائل میں سب طالبعلموں کو پڑھاتے تھے۔ اب آہستہ آہستہ علم بالکل ناپید ہو گیا۔ پھر منطق کے بارے میں فرمایا! کہ یہ کتابیں وغیرہ سب پڑھائی جاتی تھیں۔ اب صرف دو کتابوں کے نام لئے کہ یہ پڑھا کر سب پورا کر لیا جاتا ہے۔

☆ نمازِ مغرب کے بعد طالب علموں سے فرمایا! کہ میں نے کتنی دفعہ آپ کو سمجھایا کہ صفیں جماعت کے لئے برابر رکھا کرو لیکن کوئی دھیان نہیں دیتا دونوں طرف امام کے

صف برابر ہونی چاہیئے ۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جو امت صفیں برابر نہیں رکھتی وہ برباد ہو جاتی ہے۔ اب آپ لوگ خود سوچیں کہ آجکل ہم لوگ خود بربادی کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا! کہ نمازِ مغرب کے وقت پر کہ وقت داخل نہیں ہوتا لوگ پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا! کہ میں بہاولپور اپنی بچی کے پاس گیا تھا واپسی پر پھرتھل کے راستہ میں کہ ادھر مغرب کی اذانیں شروع ہو گئیں لیکن ادھر سورج کی صاف کرنیں نظر آ رہی تھی۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کا فرمایا! کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ نمازِ عشاء رات کا تیسرا حصہ گزرنے کے بعد مستحب ہے اور حدیث شریف " من ثلثی اللیل" والی بیان فرمائی۔ پھر اس طرح سے حساب بتایا جو میں نے لکھ لیا۔ آجکل 7۔15 شام سے 5۔15 صبح تک 10 گھنٹے ہیں ان کو تین پر تقسیم کریں تو تین گھنٹے اور بیس منٹ بنتے ہیں۔ 7۔15 کے ساتھ 3 گھنٹے اور 20 منٹ جمع کریں تو 10۔35 ہو جائیں گے یعنی اُس حساب سے آجکل تقریباً ساڑھے دس بجے (10۔30) پر مستحب ہو گی اور نمازِ عشاء جائز ہونے کے لئے (یعنی نمازِ عشاء کا وقت شروع ہونا) فرمایا! کہ انہی دس گھنٹوں کو سات پر تقسیم کریں تو تقریباً 1۔25 (ایک گھنٹہ 25 منٹ) بنتے ہیں تو اس طرح 7۔15 کے ساتھ 1۔25 جمع کریں تو 8۔40 پر جائز ہو جائے گی۔ (یہ حساب گڑھی شریف میں ان دنوں یعنی 07/08/99 کے طلوع اور غروب کے مطابق ہے)۔

☆ 14 اگست 1999ء جمادی الاول 1420ھ بروز ہفتہ

الحمدللہ آج حضور سیدی و مرشدی ایک ہفتے کی علالت کے بعد نماز کے لئے تشریف لائے۔ تو ہم سب غلام بہت خوش تھے۔ نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے برآمدے میں تشریف فرما تھے تو پشاور کے چند پیر بھائی زیارت شریف سے باہر نکلے تو آپ جناب نے ایک پیر بھائی پر ذرا غصہ کیا کہ دوپہر ایک ، دو بجے آپ لوگ آئے۔ دوسروں کو بھی

تکلیف دی اور خود بھی۔ میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے کہ قرآنِ پاک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین وقتوں میں کسی کے ہاں نہ جاؤ۔ ایک صبح سویرے، دوسرا دوپہر، تیسرا شام کے بعد یا شاید آپ جناب نے رات کا فرمایا۔ فرمایا! کہ آپ نے اس وقت اس گرمی کے دنوں میں گھر والوں کے لئے بھی تکلیف بنائی کہ انہوں نے اٹھ کر آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ آپ کا پشاور سے ڈھائی، تین گھنٹے کا رستہ ہے پھر بھی آپ پشاور والوں کی کئی لوگوں کی یہی عادت ہے کہ اس وقت تکلیف دیتے ہیں۔ اور تیری تو ہمیشہ یہی عادت رہی ہے۔ حالانکہ تیرے باپ دادا کے وقتوں سے یہاں کا تعلق ہے لیکن آپ لوگوں کی کچھ تربیت نہ ہوئی آپ خود سوچیں کہ آپ آ کر یہاں تکلیف کا باعث بنیں تو آپ کو زیارت شریف سے کیا فیض حاصل ہوگا۔ آپ لوگ یہاں زیارت شریف سے فیض حاصل کرنے آتے ہیں آپ خود سوچیں کس طرح فیض حاصل ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا بلکہ یہ تو خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کا لنگر ہے۔ آپ لوگوں کا رزق یہاں اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے۔ کھانا ہم نے آپ لوگوں کو دیا میں ہرگز یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ روٹی میں دیتا ہوں بلکہ یہ تو حضور خواجہ فاضل شاہ صاحبؒ کا لنگر شریف ہے۔ عرس میں تو بندہ جس وقت بھی پہنچ جائے اور بات ہے۔ لیکن عام دنوں میں اس وقت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گھر اس وقت کوئی مہمان آجائیں تو بتائیے۔ ان اوقات میں قرآنِ کریم نے کسی کے ہاں جانے سے منع فرمایا! ہے۔ قرآنِ کریم کھول کر دیکھ لیں۔ حضرت قبلہ عالم نور محمد مہارویؒ نے حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کو فرمایا! کہ میرے پاس یہاں آؤ تو راستہ میں جہاں عصر ڈھلے آپ وہیں پر رک جاؤ اور رات بسر کرو۔ صبح پھر آؤ۔ پھر فرمایا! کہ میری بات پر خفا نہ ہوں۔ ہم لوگ یہاں آپ کی خدمت کے لئے بیٹھے ہیں اور ساتھ ادب سکھانے کے لئے بھی۔ اسلئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ خیال رکھو۔ پھر جب محفل برخاست

ہوئی تو ان لوگوں کے لئے خصوصی دعا فرمائی اور اُٹھتے وقت پھر کہا کہ آپ لوگ خفا نہ ہوں (وہ تین مرد اور چار عورتیں یعنی سات بندے آئے تھے)۔

☆ 15 اگست 1999ء ، 4 جمادی الاول 1420ھ بروز اتوار۔

نمازِ عصر کیلئے حضور تشریف لائے۔ جماعت کیلئے ابھی وقت باقی تھا چونکہ ایک ہفتہ علالت کی بناء پر نمازوں میں تشریف نہ لا سکے تھے اس لئے نصر اللہ بھائی سے پوچھا کہ فجر کی جماعت آجکل کتنے بجے پڑھ رہے ہو۔ عرض کیا پونے پانچ بجے۔ فرمایا! کہ نہیں اب وقت تبدیل ہو گیا ہے۔ پانچ بجے پڑھا کرو۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے "فجر کی نماز روشنی میں ادا کرو" فرمایا! تو جب ذرا روشنی ہو جائے تو زیادہ ثواب ہے۔ چونکہ نماز ظہر کی جماعت آجکل یہاں 3.30 پر ادا ہو رہی ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ غریب نواز ظہر کی جماعت دیر سے تو نہیں اس کا ٹائم بھی تبدیل فرمائیں گے۔ فرمایا! کہ نہیں وہ ابھی ٹھیک ہے کیونکہ گرمیاں ہیں ابھی۔ اور حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے "نماز ظہر سرد کر کے ادا کرو" یعنی ذرا گرمی کی سختی ختم ہو جائے تو۔

☆ جب حضور کی خدمت میں سارے طالب علم حاضر تھے تو فرمایا: کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی اخبار الاخیار بہت مشہور کتاب فارسی میں ہے۔ اس کے بہت سارے اُردو ترجمے ہو چکے ہیں۔ لیکن انڈیا کے منشی یاسین خان نے جو ترجمہ کیا ہے وہ سب سے بہتر ہے لیکن بدقسمتی سے شاید وہ آجکل نہیں ملتا۔ یہاں پاکستان میں شاید نہ ملے لیکن انڈیا میں مل جائے گا وہ ترجمہ صحیح ہے۔ کیونکہ ترجموں میں مصنفوں نے زیادہ تر اولیائے کرام رحمھم اللہ کے تذکروں سے تصوف کی کچھ خاص باتیں شامل نہیں کیں اور اپنی طبیعت ومزاج کے مطابق ترجمہ کیا۔ منشی یاسین خان نے اپنے ترجمے میں ایک بزرگ کا ذکر کیا جو شاید دسویں صدی ہجری میں گزرے ہیں۔ اس بزرگ نے طالب علموں کو

پڑھانے کے لئے تین شرطیں مقرر کر رکھی تھیں۔ (۱) سبق میں چھٹی بالکل نہیں ہو گی اس سے سبق خراب ہوتا ہے۔ (۲) کھانا پیٹ بھر کرنہیں کھائیں گے کیونکہ جو کھانا پیٹ بھر کر کھائے اس میں علم کا نور داخل نہیں ہوتا۔ (۳) ایک اور بات جو مجھے یاد نہ رہی۔ پھر فرمایا! کہ مولانا بند یالوی پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ پنجاب میں اس سے بڑا کوئی عالم نہیں تھا۔ حال ہی میں انہوں نے انتقال فرمایا! ہے انہوں نے اپنے وصال سے ایک سال پہلے یہ بات کی تھی کہ پہلے وقتوں میں طالب علمی کے دور میں ہمیں کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ لیکن علم حاصل کرتے اور عالم بنا دیئے گئے۔ اب لوگ پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور علم حاصل نہیں کر پاتے۔ پھر فرمایا! کہ آجکل لوگ انہیں مدرسوں کی جانب رُخ کرتے ہیں جہاں کھانا اچھا ملے۔ فرمایا! کہ اب علماء اور جج صاحبان اور شاید کسی اور کا بھی ذکر کیا کہ سارے ان پڑھ بٹھا دیئے گئے ہیں۔ فرمایا! کہ پیر صاحبؒ پیر محمد کرم شاہ صاحبؒ تھے وہ بھی وصال فرما گئے۔ اس کے علاوہ ایک اور جج صاحبؒ کا ذکر کیا کہ وہ باقی ہیں۔ ان کے علاوہ تو ہمارے جج صاحبان سب سیکھنے سعودی عرب جاتے ہیں۔ وہاں کے پڑھانے والے نرے جاہل ہیں ان سے کیا سیکھ کر آئیں گے۔ پھر فرمایا! 86،87 میں جب حج پر گئے تھے تو کسی کے ہاں چلے گئے۔ میزبان نے کہا کہ یہاں حکمرانوں نے جو خطبے دیئے ہیں سارے ملک میں وہی پڑھے جاتے ہیں اور حکمران ہی علماء کو فتویٰ بتاتے ہیں۔

☆ نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف پر حاضری کے بعد حضور نے قبرستان شریف میں آج اپنی والدہ محترمہ اور دادی محترمہ کی قدم بوسی بھی کی۔ ان کے نزدیک حضرت ثانی صاحبؒ کے فرزند محمد یحییٰ شاہ صاحبؒ جو حضور کے چچا محترم ہیں کی قبر مبارک ہے۔ ان کی قبر پر بھی وہی تاریخ وصال جو حضرت ثانی شاہ صاحبؒ کی ہے لکھی ہے۔ میں نے عرض کیا

کہ ان کا وصال بھی کیا اسی روز ہوتھا۔فرمایا !ہاں۔ پھر عرض کیا کہ ثانی شاہ صاحبؒ کا وصال تو سنا ہے کہ طاعون سے ہوا تھا۔کیا ان کا بھی طاعون سے ہوا تھا۔فرمایا!ہاں۔

☆ 16 اگست 1999ء، جمادی الاول 1420ھ بروز سوموار شریف۔

نمازِ مغرب کیلئے حضور تشریف لائے تو فرمایا! کہ میرے پاس چشمہ نہیں ہے کیا عصر کے وقت میرے پاس تھا کہ نہیں۔ چونکہ میں ذرا آگے کھڑا تھا تو عرض کی۔حضور خیال تو یہی ہوتا ہے کہ عصر میں چشمہ شریف نہیں لائے تھے۔ پھر نصر اللہ اور دوسرے لوگوں کی طرف دیکھا تو سب نے کہا کہ نہیں لائے تھے۔ پھر آپ جناب نے بیٹھ کر فرمایا! اور کسی کتاب کا ذکر کیا کہ اس میں مولانا جامیؒ نے فرمایا! ہے کہ آدمی اگر سمجھے کہ پھول ہے تو پھول اور اگر سمجھے کہ کانٹا ہے تو کانٹا ہوتا ہے۔فرمایا! کہ آدمی کچھ نہیں، کمزور ہے۔فرمایا !کہ کل میں چشموں کے بغیر اخبار پڑھ رہا تھا تو مجھے احساس ہی نہیں ہو رہا تھا اچانک مجھے خیال آیا کہ میرے پاس عینک نہین اور ویسے ہی پڑھ رہا ہوں تو مجھ سے نہیں پڑھا جاتا تھا۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ میں دلائل الخیرات شریف یا اخبار وغیرہ پڑھتا جاتا ہوں لیکن جب عینک کا خیال آتا ہے تو نہیں پڑھ سکتا۔فرمایا! کہ ابھی تک میں ٹھیک ٹھاک چل پھر رہا ہوں لیکن اب جبکہ چشمے کا خیال آ گیا تو محسوس کر رہا ہوں۔ پھر کسی طرح بات نکلی تو مولانا غلام یاسین شاہ سے مخاطب ہو کر فرمایا! کہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ منطق علوم کی خادم ہے۔ پھر فرمایا! کہ بالکل سچ فرمایا! ہے کہ منطق علوم کی خادم ہے اس کے بغیر علم مکمل نہیں۔ اور تصوف کیلئے تو بہت ہی اس کی ضرورت ہے اس کے بغیر علم تصوف مکمل نہیں ہوتا۔

لیکن ہم نے اس کو اب پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔اس پر مولانا غلام یاسین شاہ صاحبؒ نے کہا کہ آج کل جو لوگ علم حاصل کرتے ہیں اس میں منطق کو بالکل گھٹا دیا گیا ہے اور

ساتھ چند دوسرے علوم نحو وغیرہ کا ذکر بھی کیا کہ بہت کم کر دیئے گئے ہیں۔

☆ 18 اگست 1999ء، جمادی الاول 1420ھ بروز بدھ۔

نمازِ عصر سے کچھ وقت پہلے لکی کے ڈاکٹر سراج کا بیٹا جمیل اپنے تین دوستوں کے ساتھ آیا۔ حضور گھر سے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ ڈاکٹر سراج مرحوم کا بیٹا وغیرہ آئے ہیں۔ تو فرمانے لگے کہ خدا بخشے ڈاکٹر سراج بہت مخلص پیر بھائی تھے۔ پھر ان سے ملاقات کی اور خیریت پوچھی اور فرمایا! کس طرح آنا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد چکر کیلئے آئے تھے تو زیارت شریف بھی آئے۔ تو حضور نے فرمایا! کہ چکر نہ کہو سیر کہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیر کا ذکر فرمایا! ہے اور غالباً سیروا فی الارض کے الفاظ بھی فرمائے۔ فرمایا! کہ تم کسی کو کہو کہ سیر کیلئے آئے ہیں تو شاید لوگ برا جانیں، چکر کہو تو ٹھیک سمجھیں حالانکہ سیر ٹھیک لفظ ہے، چکر برا لفظ ہے۔

☆ نماز عصر کیلئے مسجد شریف میں آپ جناب تشریف لائے تو امامت کی پگڑی کا کپڑا اور ٹوپی ہم لوگوں نے پیش کی۔ کیونکہ حضور خود اکثر اس ٹوپی پر عمامے کو باندھتے ہیں اور آج یہ کپڑا دھلایا تھا تو حضور نے باندھنا شروع کیا اور لٹکانے کے لئے جو پیچھے شملہ ہوتا ہے اس کے بارے میں فرمایا! کہ ایک ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ اس طرح ناپا۔ پھر کسی نے پوچھا کہ پہلے تو بہت لمبے کپڑے کے بہت بڑے عمامے ہوتے تھے یہ سنت کے مطابق کتنی لمبائی ہے۔ تو فرمایا! کہ تین، چار قسم کے مسنون ہیں۔ پہلا چالیس ہاتھ یعنی 20 گز ہوتا ہے وہ اکثر قاضی وغیرہ ڈالتے تھے، دوسرا پندرہ ہاتھ یعنی ساڑھے سات گز۔ غالباً ایک درمیان میں اور بھی بتایا۔ ساڑھے سات گز سے کم والا۔ اور اس کے بعد ساڑھے چار ہاتھ یعنی سوا دو گز کا مسنون ہے اور فرمایا! میرا اپنا عمامہ اتنا یعنی سوا دو گز ہے۔ اس سے کم مسنون نہیں۔ اور فرمایا! کہ آجکل لوگ رومال ٹوپی پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایسے

ہی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔ فرمایا! نہیں، بس حیلہ اور نمونہ اور شکل بنانا ہے۔ لیکن سنت نہیں ہے۔ اس وقت تک آپ حضور عمامہ شریف باندھ چکے اور آپ جناب اس میں پورے ماہر ہیں۔ یہ دیکھ کر کسی نے تعریف کے الفاظ کہے تو فرمایا ! کہ میں جب تونسہ شریف جاتا تھا۔ تو خواجہ یوسف صاحبؒ (برادر محترم خواجہ حافظ صاحبؒ) پہلے ہی انتظار میں کھڑے ہوتے تھے اور ہاتھ میں عمامہ ہوتا تھا۔ پھر میں ان کا عمامہ باندھتا تھا۔ کسی بوڑھے پیر بھائی نے عرض کیا کہ پہلے آپ جناب اکثر ہر وقت عمامہ رکھتے تھے۔ فرمایا! میں عمامہ باقاعدہ رکھتا تھا لیکن اب کمزوری ہے پھرا نہیں سکتا اور سر کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن جمعہ و عرس وغیرہ میں رکھتا ہوں۔ فرمایا! کہ حدیث پاک ہے حضور سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:" مسلمانوں اور غیر مسلموں (غالباً یہودیوں) میں فرق یہی ہے کہ مسلمان ٹوپی کے اُوپر عمامہ باندھتے ہیں۔" نزدیک ہی بازار کی تیار شدہ ٹوپیاں پڑی تھیں۔ کسی نے اِن کے بارے میں پوچھا۔ میں نے بھی عرض کیا کہ ہمارے ہاں لکی میں ایک دفعہ یہ ٹوپیاں ہٹا دی گئی تھیں کہ یہ نماز کی توہین ہے۔ تو فرمایا! کہ امامت ان کیساتھ نہیں ہوتی ویسے نماز بس ہو جاتی ہے۔ کسی نے ننگے سر نماز کے بارے میں پوچھا۔ تو فرمایا! کہ ٹوپی نہ ہو تو ہوتی ہے۔ لیکن ایک اجازت ہے، ایک فضیلت۔ اب نماز ہوتی تو ہے لیکن فضیلت ٹوپی کی ہے، ننگے سر کی نہیں۔ جب ہم اپنے رب کے سامنے جو کہ احکم الحاکمین ہے، کھڑے ہوتے ہیں تو کچھ اس طرح فرمایا! کہ ہمیں باادب ہونا چاہیے۔ ہم طالب علموں سے پوچھا کہ قرأت کی کلاس مین حصہ لے رہے ہو۔ فرمایا! کہ قاری صاحبؒ بہت قابل اور پڑھے ہوئے اور گولڈ میڈلسٹ ہیں ان سے ضرور سیکھ لو قرأت کے بغیر ہم قرآن کریم کے "ورتل القرآن ترتیلا" کے حکم کی بجا آوری نہیں کر سکتے۔ قرأت ضرور سیکھو۔ فرمایا! کہ اس سے مخارج وغیرہ کی سب معلومات ملتی ہیں۔ فرمایا! کہ ہم نے

بھی باقاعدہ قرأت تو نہیں پڑھی لیکن صرف ونحو میں مخارج بہت تفصیل سے پڑھے ہیں۔

☆ 19 اگست 1999ء، جمادی الاول 1420ھ بروز جمعرات۔ نمازِ عصر کے لئے حضور تشریف لائے ہم سب غلام سامنے بیٹھ گئے۔ ایک طالب علم نے ٹوپی آگے ماتھے پر چڑھا رکھی تھی تو حضور نے انہیں فرمایا! کہ بڑی ٹوپی لے لو یا ٹوپی کو ماتھے سے ذرا اُوپر کر لو کہ سجدہ صحیح نہیں ہو سکے گا۔ تو میں عرض کیا کہ حضور اگر ماتھا زمین پر نہ لگے (یعنی عمامے یا ٹوپی کی وجہ سے) تو سجدہ نہیں ہوتا؟ تو فرمایا! کہ نہیں ہوتا۔ فرمایا! کہ ماتھا، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے یہ سب ضروری ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی حصہ نہ لگے تو سجدہ ادا نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا! کہ یہ لوگ غلط کہتے ہیں کہ قبر وغیرہ کو سجدہ ہوتا ہے۔ سجدہ میں یہ سب چیزیں ضروری ہیں ان کے بغیر سجدہ ہوتا ہی نہیں۔ پھر میں نے اپنی معلومات کے لئے پوچھا کہ حضور یہ مزار شریف پر ہمیں بوسہ لیتے وقت ماتھا رکھنا چاہئے یا نہیں۔ فرمایا! کہ رکھ سکتے ہیں اس سے سجدہ نہیں ہوتا۔ لیکن اچھا یہ ہے کہ نہ رکھو بلکہ آنکھوں کے ساتھ ماتھے پر آس پاس جو جگہ ہے وہ جگہ رکھو۔ پھر میں نے قرآن کریم اور بزرگوں کے ہاتھ چومتے وقت ماتھا رکھنے کے بارے پوچھا۔ تو فرمایا! وہاں چومتے وقت بھی رکھ سکتے ہیں۔ لیکن وہی اچھا ہے جو میں نے کہا کہ ماتھا نہیں رکھنا چاہئے اور فرمایا! کہ اصل میں مسلمان کی پیشانی پر کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (ﷺ) لکھا ہوا ہے۔ ایک بوڑھے شخص نے پوچھا کہ اچھا؟ مسلمان کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ فرمایا! کہ کلمہ طیبہ لکھا ہے لیکن آپ لوگ نہیں دیکھتے یا فرمایا! کہ آپ لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا! کہ یہ نماز کی صف جو بچھی ہوئی ہے اس پر میں سجدہ والی جگہ پاؤں نہیں رکھتا کیونکہ یہاں لوگ سجدہ لگاتے ہیں یہاں پاؤں نہیں رکھنا چاہیے۔ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کہا کہ میں نے تمہیں کئی دفعہ سمجھایا ہر وقت ہر مہینے

آجاتے ہو۔ کیا مانگتے ہو؟ ایک تو غریب آدمی ہو اپنا کام کاج کرو، دوسرا کبھی کونسا جھوٹ بولتے ہو، کبھی کونسا۔ کبھی کہتے ہو کہ مجھے ٹونے یا کچھ فرمایا! کہ لکھ دو۔ میں کیوں لکھوں وہ کوئی اور پیر ہوں گے ہم یہ کام نہیں کرتے ہمیں تنگ نہ کیا کرو۔ پھر جماعت کھڑی ہوگئی۔

☆ نمازِ عصر کے فوراً بعد آپ جناب نے چہرہ مبارک لوگوں کی جانب کیا اور بات شروع کی۔ مجھ ناچیز سے فرمایا! کہ اس دن تم نے درود شریف میں "سیدنا" کے متعلق پوچھا تھا۔ تو فرمایا! ہمارا درود شریف یہ ہے

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم ★ ہمارے بزرگوں نے لوگوں کو بیعت کرتے وقت یہی بتلایا ہے اور یہی اسی طرح بہتر ہے کیونکہ "سیّدنا و مولانا" کا اضافہ اپنی جگہ لیکن "سیّدنا" کا مطلب ہوتا ہے "ہمارے سردار" اس میں خطاب آجاتا ہے کہ ہمارے سردار لیکن "**اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم**" میں یہ تاثیر ہے۔ (ایسا ہی لفظ فرمایا) کہ بندہ جب پڑھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے تو یہی اسی طرح سیدنا و مولانا کے بغیر پڑھو لیکن سیدنا و مولانا کا اضافہ بھی بلا شبہ صحیح و جائز ہے۔ پھر فرمایا! کہ آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نہ کہو کیونکہ مولا تو خدا ہے حالانکہ کہ لوگ اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں۔ پھر پچھلی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا! کہ نماز میں دیکھو افضل درود ہے اس میں سیدنا و مولانا نہیں ہے۔ یعنی **اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔** میں سیدنا و مولانا نہیں ہے۔ لیکن نماز والے درود شریف سے وہی درود شریف۔ **اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم** ☆ بہتر ہے کہ اس میں سلام ہے اور نماز

والے درود میں سلام نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آیت مبارکہ میں۔ صلوا علیہ و سلموا تسلیماً ☆ درود پر امر اور سلام پر امر کے ساتھ تحقیق فرمایا! ہے۔ یعنی سلام ضروری ہے۔ تو سلام بھیجنا لازمی ہے اور نماز والے درود ابراہیمی میں سلام نہیں اور درود ابراہیمی میں سلام اس لیے نہیں ہے کہ اس سے پہلے التحیات یعنی تشہد میں سلام یعنی۔ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و بر کاتہ ★ گزر چکا ہے۔ لیکن ہم جب پڑھیں نماز کے بغیر کوئی درود تو سلام ضرور پڑھیں۔ فرمایا! کہ نماز میں اگر بالفرض تشہد کا۔ سلام السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و بر کاتہ ☆ نہ پڑھ لیں تو نماز نہیں ہوتی۔ اور اگر درود ابراہیمی نہ پڑھ لیں تو ہو جاتی ہے۔ لیکن قصداً نہیں یا پھر فرمایا! کہ مکروہ ہے یا ٹھیک نہیں۔

☆ نصراللہ بھائی نے عرض کیا کہ حضور میں ظہر مین چار سنتیں پڑھ رہا تھا کہ غلطی سے دو رکعت پہ سلام پھیر لیا۔ تو پھر سرے سے پڑھ لیں کیا اگر سلام کے بعد اُٹھ کر دو رکعت اور ادا کر لیتا تو ہو جاتیں فرمایا! کہ غلطی سے دو پر سلام پھیر لیا اور اگر کسی سے بات نہیں کی تو اُٹھ کر دو رکعت اور ادا کر لیں اور سجدہ سہو ادا کریں پھر صحیح ہے میں نے عرض کیا کہ اگر دونوں طرف سلام پھیرا تو فرمایا! کہ پھر بھی اسی طرح۔

☆ 20 اگست 1999ء جمادی الاول 1420ھ بروز جمعۃ المبارک۔

نمازِ جمعۃ المبارک کے بعد تشریف فرما تھے اور کسی کتاب کے متعلق بات ہو رہی تھی آپ جناب نے فرمایا! کہ حدیث شریف ہے کہ "جو اذان کے بعد درود شریف اور پھر دعائے وسیلہ کرے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔"

☆ نمازمغرب کے بعد میں شکور اللہ، شاہ جی، نصراللہ بھائی، جان خان ماما اور میں حضور سیدی و مرشدی کے مبارک ہاتھ پاؤں دبا رہے تھے بہت ہی اچھا ماحول تھا سب

ذرا کھل کر گفتگو کر رہے تھے۔ آپ جناب نے فرمایا! کہ شکور اللہ شاہ (جو کہ افغانی پیر بھائی ہیں) کا زور بہت ہے۔ لیکن دبانے کی ویسی اٹکل (طریقہ) نہیں آتی ۔ اور جان خان ماما (جو کہ بوڑھے ہیں) میں زور نہیں لیکن اٹکل آتی ہے۔ فرمایا! کہ یہ خود بوڑھا ہے۔ تو اس کو پتہ ہے کہ کونسی جگی میں درد ہوتا ہے۔ یہ اس صحیح جگہ کو دباتا ہے پھر فرمایا! کہ حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ (رحمۃ اللہ علیہ) آخر میں بالکل کمزور تھے اور ہڈیاں تھے ۔ تو جو کوئی انہیں دباتا تو ان کو تکلیف ہوتی۔ لیکن میں ایسی اٹکل کے ساتھ دباتا کہ انہیں آرام ملتا تھا۔ اور خوش ہوتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تو اتنی زیادہ نہیں تھی لیکن جلد بوڑھے ہو گئے۔ تو فرمایا! کہ اصل میں انہیں شوگر تھی اور شوگر بندے کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ لکی کے ایک درزی محمد امیر سے میں نے سنا تھا کہ ان کے نورنگ کے ایک عزیز گلا نے اسے بتایا کہ حضرت حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دفعہ پاؤں دباتے وقت ذرا زیادہ زور لگایا تو ان کو تکلیف ہوئی۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحبؒ یہ ظوادیوں والے مشہ منصور کے پیر تو بہت موٹے تازے اور پہلوان ہیں۔ مرید ان کے اوپر چڑھتے ہیں لیکن ان کو پرواہ نہیں ہوتی۔ تو خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے قدرے خاموشی کے بعد فرمایا ! کہ بیٹا یہ تو حشر کے میدان میں پتا چلے گا کہ کون پہلوان ہے۔ اس کے بعد آپ جناب نے فرمایا! کہ حضرت حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کمزوری اور بڑھاپے اور بیماری کے باوجود بہت تیز چلتے تھے ان کا مخصوص انداز تھا۔ اب خواجہ سرفراز خان صاحبؒ مدظلہ کو بھی دیکھیں وہ قدم آہستہ اٹھاتے ہیں لیکن بہت تیز ہیں میں بھی بہت تیز تھا۔ لیکن خواجہ سرفراز صاحبؒ بہت زیادہ تیز تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میرے نانا (گل بابا) بھی بہت تیز چلتے تھے تو فرمایا کہ نہیں وہ اور تیزی تھی یہ اور ہے۔

(اس وقت شاید آپ روحانی منازل کی ترقی اور تیزی کی بات کر رہے ہوں)

☆ 21 اگست 1999ء جمادی الاول 1420ھ بروز ہفتہ۔

صبح نمازِ فجر کے بعد چونکہ روزانہ سو بار۔ لا الہ الا اللہ کا ذکر پاک ہوتا ہے۔ تو آج آپ حضور نے ذکر و دعا کے فوراً بعد فرمایا! کہ لا الہ پہ سانس کوئی نہ لے کہ یہ بزرگوں نے منع فرمایا! ہے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ لا الہ پہ کسی کی روح نکل جائے۔ اس لئے اثبات پورا کر کے یعنی پورا (نفی اثبات) لا الہ الا اللہ پڑھ کر سانس لیا کیجئے اور ہر تین دفعہ لا الہ الا اللہ کے بعد ایک دفعہ دل میں یا فرمایا! کہ آہستہ سے۔

محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنا چاہئے فرمایا! کہ سب ملا کر ذکر کریں۔

☆ 22 اگست 1999ء جمادی الاول 1420ھ بروز سوموار شریف۔

آج کل امامت کی خدمت اس غلام کے ذمہ ہے تو عرض کیا کہ حضور نماز پڑھا کر فجر میں کلمہ طیبہ کے ذکر کے لئے پیچھے لوگوں میں بیٹھ جایا کروں کیونکہ امامت کی ڈیوٹی کے سوا آپ جناب کے سامنے بیٹھنا بے ادبی سی معلوم ہوتی ہے تو فرمایا! کہ نہیں یہیں بیٹھا کرو امامت کے مصلیٰ پر بیٹھنا صحیح ہے۔

☆ 23 اگست 1999ء جمادی الاول 1420ھ بروز سوموار شریف۔

نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کو جاتے ہوئے قاری شفیق الرحمٰن نے عرض کیا کہ حضور یہ بالوں پہ کلف لگانا

کیسا ہے تو فرمایا! کہ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ناجائز کہا ہے۔ لیکن پیر مہر علی شاہ اس کے جواز کے قائل ہیں اور دلیل پیش کرتے ہیں بلکہ وہ خود لگاتے بھی تھے۔

قاری صاحبؒ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا! کہ ٹھیک نہیں ہے تو

قاری صاحبؒ نے کالی مہندی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا! کالی مہندی ٹھیک ہے۔ بلکہ ایک روایت میں آتا ہے (غالباً صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا) کہ ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا اس نے بالوں پر کالی مہندی لگائی تھی۔ فرشتے اس کے پاس قبر میں آئے اور دیکھا کہ کالی مہندی سفید بالوں پر لگائی ہے تو ان سے بغیر سوال و جواب کے واپس چلے گئے۔ پھر زیارت شریف حاضری کے بعد برآمدے میں تشریف فرما ہوئے۔ میں اکیلا حاضرِ خدمت تھا۔ موقع کو غنیمت جان کر عرض کیا کہ غریب نواز آپ جناب کا عمل ہمارے لئے سند اور دلیل ہے۔ اور آپ حضور کے کسی عمل پر اعتراض کے بارے میں نعوذ باللہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ لیکن اپنے ذاتی علم کے لئے عرض کرتا ہوں کہ امامت کے لئے کتنی داڑھی ضروری ہے؟ کیونکہ قاری شفیق الرحمٰن صاحبؒ کبھی امامت کرا لیتے ہیں۔ اور ان کی داڑھی مٹھی سے کم ہے۔ اور اکثر لوگ امامت کے لئے مٹھی سے کم داڑھی کو برا مانتے ہیں تو فرمایا! کہ یہ صحیح ہے کہ مٹھی بھر داڑھی ہونی چاہئے لیکن اس میں ہمارے ایک پرانے استاد حضرت حافظ جی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی کے بارے میں بہت زیادہ تحقیق تھی۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ داڑھی فرض بھی ہے واجب بھی ہے اور سنت بھی ہے۔ فرض اتنی کہ دور سے دیکھیں تو پتہ چلے کہ چہرے پہ داڑھی ہے۔ اس سے بڑی واجب اور مٹھی بھر سنت ہے۔ پھر فرمایا! کہ یہ نہیں کہ صرف ظاہر کو دیکھیں بلکہ باطن کو بھی دیکھنا چاہئے قاری صاحبؒ کی قرات بہت اچھی ہے۔ اور فقہائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں اچھا قاری موجود ہو تو عام لوگوں کو حق نہیں کہ امامت کریں یا یہ فرمایا! کہ امامت اسے کرانی چاہئے پھر میں نے عرض کیا کہ حضور یہ داڑھی کا خلال کس طرح کرنا چاہئے تو آپ جناب نے خلال دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کر کے دکھایا اور فرمایا! کہ خلال ضروری نہیں اگر داڑھی کو رگڑ کر ملیں تو زیادہ بہتر ہے جس طرح غسل وضو سے بہتر

ہے۔فرمایا! کہ ہر داڑھی کا خلال نہیں ہوتا۔ ذرا گھنی اور بڑی ہو۔تو پھر میں نے پوچھا کہ ساری داڑھی کو پانی سے بھگوئیں تو فرمایا! ہاں۔

☆ نمازِ مغرب کے بعد مسجد شریف میں کچھ پیر بھائی خادم آپ کے پاؤں مبارک دبا رہے تھے چونکہ بجلی نہیں تھی تو میں دستی پنکھے سے ہوا دے رہا تھا۔حضور نے فرمایا! کہ عالیہ کو اس طرح پڑھاؤ کہ پہلے تم دو رکورع پڑھو پھر اس سے سنو۔ پھر تم وہی دوبارہ پڑھو اور پھر اس سے سنو۔اس طرح اس کی غلطیاں نکلیں گی۔ پھر فرمایا! کہ علی کیسا ہے عرض کیا کہ علی کو آتا ہے۔ اگر حکم فرمائیں تو حفظ شروع کر لے۔ فرمایا! کہ نہیں پہلے قرآن پاک پورا کر لے۔ ہمارے ساتھ اس وقت جنان خان ترخیل والے بھی پیچھے سے آ کر حضور کی کمر مبارک دبانے لگے۔نصر اللہ بھائی نے کسی بات پر انہیں کہا کہ جنان خان تم نے وہابیوں کے ساتھ وقت گزارا ہے۔تو اس نے کہا کہ میں نے شیعوں کے ساتھ بھی وقت گزارا ہے۔تم تو وہابیوں کی بات کرتے ہو اس پر حضور نے فرمایا! کہ دونوں گمراہ ہیں۔ لیکن شیعہ وہابیوں سے اچھے ہیں۔شیعوں سے ہمارے چند عقائد اور باتوں پر اختلافات ہیں اور وہابیوں سے تمام باتوں پر۔ پھر شیعوں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ایک قسم کے وہ ہیں کہ چار یاروں کو مانتے تو ہیں لیکن پہلے تین کی خلافت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ پہلے تین یاروں نے حضرت علی پاک رضی اللہ عنہم کے حق پر قبضہ کیا ہے۔ یا غاصب رہے ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ جو باقی تین یاروں کو مانتے ہیں سوائے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیکن پہلے دو کی خلافت نہیں مانتے۔ پھر فرمایا! کہ ایک خاص جوان کی گمراہی ہے (سب کے بارے میں فرمایا) وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے جسم میں حلول کیا یعنی روح میں داخل ہوئے۔ (نعوذ باللہ) اور ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے جسم میں حلول نہیں کر سکتا یا کرتا۔ پھر فرمایا! کہ میں آپ کو کس طرح

سمجھاؤں کہ قرآن پاک میں ہے کہ:۔ ھو الاول والآخر و الظاھر والباطن ☆ ہم سنی لوگ قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تو ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ اس کی اپنی صفت ہے وہی سمجھتا ہے لیکن شیعے اس کے متعلق کچھ فرمایا! کہ اور عقیدہ رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا! کہ وہابی نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و مقام مانتے ہیں نہ آل پاک و اہلِ بیتِ اطہار اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان و مقام مانتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی صرف نعرہ لگاتے ہیں مانتے ان کو بھی نہیں۔ وہابی یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے لیکن بولتا نہیں۔ اور ہم اس چیز کے قائل نہیں۔ اس کا مطلب تو پھر یہ ہو گیا کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ زنا کر سکتا ہے لیکن کرتا نہیں اور دوسرا وہابیوں کا یہ نظریہ کہ سنی بریلوی حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک اتنی بڑھا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ جاتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان مبارک، ذات وصفات وغیرہ کی حد مقرر کر دیتے ہیں۔ محدود کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی حد نہیں۔ پھر فرمایا! کہ وہابیوں نے آج کل یا اللہ مدد کا نعرہ اس لئے شروع کر رکھا ہے۔ کہ یا علی مدد کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے تو مکہ شریف سے باہر ڈیرہ لگایا اور منبر لگایا۔ اس وقت تمام صحابہ کرام حاجی صاحبان رضوان اللہ علیہم اجمعین جو حج پر گئے تھے ساتھ حاضر تھے۔ تو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا! کہ "اے لوگو! آپ لوگ مجھے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنا ولی اپنا مولیٰ مانتے ہو" سب نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کی جناب مین ہمارے ولی ہمارے مولیٰ ہیں۔ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی پاک

کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ مبارک اُونچا کر کے فرمایا! کہ :۔(تو جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا! کہ اے علی آج سے تم ہم سب کے مولیٰ ہو گئے۔ پھر حضور سیدی و مرشدی نے فرمایا! کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کوئی بھی فیصلہ حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ کے مشورے کے بغیر نہیں کیا اور فرماتے کہ علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا" پھر فرمایا! کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ مولیٰ والی حدیث پاک سات طریق سے سات روایتوں کے ساتھ ثابت ہے اور یہ حدیث متواتر ہے۔ اور متواتر کا حکم قرآن پاک کے حکم کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عالم فدا محمد وقاص عیسیٰ خیل والے سے سنا ہے کہ لاہور میں سپاہِ صحابہ والوں کے جلسے میں اس نے خود سنا کہ یہ نعرہ لگاتے تھے کہ " سیاست امیر معاویہ زندہ باد" اور" ہماری رگوں میں یزیدیوں کا خون دوڑ رہا ہے" میں نے عرض کیا کہ حضور یہ شاید شیعوں کی مخالفت کی وجہ سے یہ نعرہ لگاتے ہیں تو فرمایا! کہ نہیں شیعوں کی مخالفت کے لئے نہیں بلکہ یہ ہیں ہی اس عقیدے کے۔ حضور نے اسی وقت وظیفہ شریف مکمل کر کے معمول کے مطابق سجدہ مبارک ادا کیا۔ اس کے بعد فرمایا! کہ یزید کا ایک کفر تو نہیں ہے جو صرف واقعہ کربلا والا۔ بلکہ اس نے خانہ کعبہ شریف پر حملہ کیا مسجد نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین دن تک یزید کے حکم سے اذان بند تھی۔ یعنی اذان تک نہ ہوئی اور اس نے ہزار بچے زنا سے پیدا کرائے یزید کا ایک کفر تو نہیں۔ فرمایا! کہ یزید کے کفر میں مجھے تو قطعاً کوئی شک نہیں۔

☆ پشاور سے حاجی صوفی صدیق مغرب کے بعد اپنے بیٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اس نے عرض کیا کہ حضور عمرہ کا ارادہ اور خواہش ہے لیکن میرا بیٹا کہتا ہے حج کو جاؤ آپ جناب نے فرمایا! کہ میری صلاح تو یہ ہے کہ حج کرو۔

☆ جماعت کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ مانسہرہ کے ایک شخص جو کہ اس وقت کراچی سے آئے تھے اس نے بریف کیس بالکل آخر میں رکھنا چاہا تو حضور نے فرمایا! کہ صف کے آگے رکھو کیونکہ "النعلین تحت العینین" یعنی جوتے بھی آگے رکھنے چاہیئے یا رکھ سکتے ہیں۔

☆ ۲۴ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز منگل۔

الحمدللہ چونکہ آجکل درس پڑھانے کی خدمت مجھے نصیب ہو رہی ہے تو دو دن پہلے ایک طالب علم لڑکے ندیم حویلیاں ایبٹ آباد والے کو کسی بد اخلاقی پر میں نے سزا دی تھی۔ تو کل وہ چھپ کر بھاگ گیا تھا اور آج اس کے کوئی سرپرست ساتھ لے آئے۔ حضور نے کتب خانہ شریف کے سامنے ندیم کو بلایا اور فرمایا! کہ کیوں بھاگ گئے تھے۔ یہ غلط بات ہے پھر فرمایا! کہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بادشاہِ وقت نے اپنے بچے کو پڑھانے کے واسطے بھیجا۔ تو اس بادشاہ نے تختی پر سونے کے حروف سے لکھ دیا۔ فارسی میں "استاد کی مار باپ کی محبت سے بہتر ہے" پھر اسے فرمایا! کہ آئندہ ایسی غلطی نہ ہو۔

☆ ۲۶ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات۔

نمازِ عصر سے پہلے بات چلی فرمایا! کہ طالبان امریکہ کی سازش ہیں اور یہ جو حکم نافذ کر رہے ہیں دیکھے بے دیکھے۔ ان کی کوئی اصل نہیں شریعت میں ہر حد یا گناہ کی سزا کا طریقہ اور شہادت وغیرہ کا طریقہ ہے۔ اور فرمایا! کہ افغانستان کے لوگوں کا کردار بہت خراب ہو چکا تھا۔ اس لئے ان پر یہ آفت آئی۔ فرمایا! کہ میں نے سنا ہے کہ اب بھی ان کے کردار و حالات صحیح نہیں طالبان صرف نام بنا رہے ہیں۔

☆ بات چلی تو فرمایا! ڈپٹی نذیر احمد انگریزوں کے دور میں سارے ہندوستان

کے سکولوں کا ڈپٹی یا کچھ فرمایا! کہ تھا۔ تو انگریزوں نے اسے آٹھ ہزار روپے دیوبند کا مدرسہ بنانے کے لئے دیئے۔ پھر انگریزوں کی طرف سے پہلا کام یہ ہوا کہ اسلامی دینی علوم کا نصاب گھٹایا گیا۔ پھر آپ جناب نے سب علوم کی تفصیل بتائی۔ اور فرمایا! کہ منطق کو اتنا گھٹایا کہ کوئی حد نہیں۔ حضرت ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ منطق علوم کی خادم ہے۔ اور تصوف تو اس کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔ فرمایا! کہ ایک عالم تقریر فرما رہے تھے تو اس نے حوالہ اس طرح دیا کہ منطق کی معتبر کتاب" صغریٰ کبریٰ" حالانکہ صغریٰ کبریٰ تو منطق کی الف ب ج ہے۔ پھر فرمایا! کہ ڈپٹی نذیر احمد نے خاتم النبیین" کتاب لکھی جس میں یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی آ جائے تو ان کی نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا" حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ فرق آتا ہے اور قاسم نانوتوی نے بھی پھر یہ بات اپنی کتاب میں لکھی کہ فرق نہیں آتا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر اور نبی آ جائے تو خاتم النبیین کیسے ہوئے۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی اس کے بعد آتا ہے۔ انہوں نے یہ طریقہ رائج کیا کہ موٹے اور گندے میلے کپڑے اور تنگ شلوار۔ حالانکہ یہ بہت بری لگتی ہے۔ تنگ شلوار کوئی اچھی لگتی ہے۔ یہاں پر آپ جناب نے فرمایا! کہ جب میں چھوٹا تھا تو ادھر سبق پڑھتے تھے تو ایک دفعہ میں چھوٹا پیشاب کر کے سکھا کر لیکن بغیر پانی کے استنجاء کیے سبق پڑھنے آ رہا تھا کہ ادھر دروازے پر حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کھڑے تھے۔ جب میں گیٹ میں داخل ہوا تو حضرت صاحبؒ نے فرمایا! کہ تو نے استنجا کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ پیشاب سکھا کر آیا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا! کہ پانی سے استنجا کرو۔ اور فرمایا! کہ اللہ جمیل ویحب الجمال" اللہ تعالیٰ پاک صاف اور خوبصورت ہے اور پاکی اور خوبصورتی کو پسند رکھتا ہے۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ یہ گندہ میلا لباس پہن کر بزرگی اور فقیری ظاہر کرتے رہتے ہیں ہر کام انہوں نے کیئے۔ پھر بات اس طرف گئی اور

فرمایا! کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس بی بی کا تخت جو آصف بن برخیا سے منگوایا۔ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام خود یا حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے لانے والے۔ فرمایا! کہ پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام یا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خود قدرت حاصل کی۔ وہ خود قادر تھے۔ ان کو خدا دے سکتا تھا اور آصف بلخیا کو یہ طاقت نہیں دے سکتا تھا۔ فرمایا! کہ یہاں ہمارے کتب خانے میں مشہور تفسیر "تفسیر کبیر" حضرت فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی پڑی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قیل کہا گیا ہے یا قال کہا جاتا ہے۔ کہ وہ سلیمان علیہ السلام تھے یا جبرائیل علیہ السلام۔ لیکن ان کی کوئی روایت نہیں اور آصف بن برخیا روایت سے ثابت ہے۔ پھر فرمایا! کہ یہ لوگ ایسے ہی ہیں کہ مستند شے اور روایت کو چھوڑ دیتے ہیں اور قیل اور قال کو بیان کرتے ہیں۔ پھر قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مشتبہ بات میں نقطے نکالتے ہیں یا فرمایا! کہ غلط رنگ دیتے ہیں۔

☆ ۲۷ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز جمعۃ المبارک۔

باہر گلیوں میں پک اپ پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے کوئی اعلان کر رہا تھا۔ حضور باہر تشریف لائے اس غلام سے پوچھا کہ کیا اعلان کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ کوئی لیڈر وغیرہ ان کا جہاد کشمیر میں شہید ہوا ہے۔ اس کا غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کریں گے تو آپ جناب نے فرمایا! کہ کوئی لیڈر وغیرہ نہیں ویسے ہی اپنی پارٹی کی شہرت کرتے ہیں اور نمازِ جنازہ غائبانہ کیا ہوتا ہے میں نے عرض کی کیا نہیں ہوتا تو فرمایا! کہ نہیں۔ غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوتا۔ اور خاص کر احناف میں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں۔ پھر فرمایا کہ ادھر انجنیئر نگ فیکٹری میں ایک جماعتِ اسلامی والے نے قتل کیا۔ پھر بھاگ کر لاہور منصورہ چلا گیا۔ کچھ عرصے بعد وہ وہاں خود قتل ہو گیا۔ کیونکہ وہ تھا ہی اس قسم کا۔

تو ان لوگوں نے یہ کہا کہ افغانستان کے جہاد میں شہید ہوا ہے۔ اور اس کے بعد جنازے پڑھے ایک دوسرا واقعہ بھی سنایا۔ اور فرمایا! کہ ان دو واقعات کے بعد میں ان پر کچھ اعتبار نہیں کرتا۔ پھر یہاں ٹیکسلا یا فیکٹری کا بتایا کہ ایک انسپکٹر تھا اس نے کئی دفعہ یہ بات سنائی کہ مجھے حیرانگی ہوئی جب جماعتِ اسلامی والوں نے صدر ایوب کے جانے کے بعد یا جانے کے لئے یحییٰ خان کے لئے اسلام کا نعرہ لگایا۔ حالانکہ یحییٰ خان زانی اور شرابی تھا تو انسپکٹر نے کہا کہ میں نے خود دیکھا یا پتہ تھا۔ آپ جناب نے فرمایا! کہ جتنا نقصان اسلام اور پاکستان کو یہاں ضیاء الحق نے پہنچایا اتنا کسی نے نہیں۔ اس نے فرقہ واریت کو ہوا دی اور تقویت دی۔ اور مخالف فرقوں کو اسلحہ دیا۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ دیو بندی پاکستان کے مخالف تھے اور آخر تک پاکستان کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن جب پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بن گیا تو یہ پھر گئے اور حکومت کی کوشش کی فرمایا! کہ مفتی محمود کا یہاں پنڈی میں بنگلہ دیش کی جدائی کے بعد ۱۹۷۱ء میں جلسہ عام تھا تو اس نے جلسہ کے بعد ایک محفل میں کہا کہ الحمد للہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے" ۔ میں نے عرض کیا کہ قائد اعظم کے متعلق حضور کیا خیال رکھتے ہیں تو فرمایا! کہ قائد اعظم ایک نیک انسان تھا اور میں کہتا ہوں اگر وہ نہ ہوتے تو شاید پاکستان نہ بنتا۔ اس نے قیامِ پاکستان کے لئے واقعی انتھک محنت کی۔ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ وہ ٹی بی کا مریض تھا لیکن آخر تک اس نے کسی کو نہ بتایا۔ انگریز ڈاکٹروں سے علاج بھی نہ کرایا کہ پھر پاکستان بننے میں رکاوٹ پڑے گی۔ میں نے آخر وقت میں اسے دیکھا تھا۔ بس صرف ہڈیاں اور چمڑا جسم پر تھا۔ پھر پاکستان بننے کے بعد بہت بیمار ہو گیا۔ اور اس کی فوتگی ٹی بی سے نہیں بلکہ نمونیا سے ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ کیا وہ تونسہ شریف آئے تھے فرمایا! نہیں قائد اعظم تونسہ

شریف نہیں آئے لیکن حضرت خواجہ حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور خواجہ حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بڑے متاثر تھے۔ پھر فرمایا! کہ ولی خان اب بھی ان کے پیچھے اور پاکستان کے بارے میں بکواس کرتا ہے۔

☆ کسی طرح بات پھری اعظم طارق اور سپاہ صحابہ کے بارے میں تو فرمایا! کہ یہ سپاہ صحابہ نہیں بلکہ سپاہ یزید ہے فرمایا کہ یہ جگہ جگہ جلسے اب کر رہے ہیں۔ اعظم طارق کا ڈی آئی خان کا دورہ تھا۔ لیکن حکومت نے اجازت نہیں دی کیونکہ شر بنتا ہے۔ فرمایا! کہ اس دن وہ جو نماز پڑھنے آئے تھے وہ یہی سپاہ صحابہ والے تھے۔ (بات کچھ اس طرح تھی کہ چند روز پہلے مغرب کی نماز میں کچھ اس طرح کے لوگ تھے کہ نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ جناب نے پوچھا کہ یہ کون تھے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا جانتے نہیں۔ تو آپ نے فرمایا! تھا کہ پتہ نہیں کوئی پیر ہیں کہ مولوی ہیں لیکن مولوی ہوں گے۔ کہ مولوی لوگ اس طرح بے ادب اور گستاخ چال والے بنتے ہیں۔ ہم لوگ چپ تھے) آج آپ جناب نے صاف کہہ دیا کہ وہ یہی سپاہ صحابہ تھے۔ اور شاید فرمایا! کہ یہیں کہیں جلسے میں یا تقریب سے آرہے تھے آپ جناب نے فرمایا! کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اعظم طارق ۱۴۱ ختم قرآن رمضان میں کرتا ہے۔ پھر کچھ اس کے متعلق ارشاد فرمایا! کہ بلکل جھوٹ ہے یہ نہیں کرسکتا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ حضرت امام اعظمؒ تھے جو ۶۱ ختم شریف رمضان المبارک میں کیا کرتے اور یہ ان سے بڑھ گئے۔ تو حضور نے فرمایا! کہ وہ تو حضرت امام اعظمؒ کی کرامت تھی وہ تو روزانہ مضان شریف میں پہلی رکعت میں پورا قرآن پاک ختم اور دوسری رکعت میں سوا سپارہ یعنی پانچ پاؤ پڑھتے تھے۔ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ جب آخری دفعہ حضرت امام اعظمؒ حج پر گئے تو خدام کعبہ سے کہا کہ میں خانہ کعبہ شریف کے اندر نفل ادا کرنا چاہتا ہوں تو اُنہوں

نے کہا کہ آپ چونکہ امام وقت ہیں اور امام ہیں تو آپ کے لیے کھولتے ہیں۔ پھر آپ نے پورا قرآن پاک دو رکعت میں ختم کر کے عرض کیا کہ یا اللہ میری اس کوشش کو قبول فرما میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ تو غیب سے آواز آئی کہ اے امام اعظم! آپ کی عبادت قبول ہوئی اور مغفرت و بخشش ہوئی۔ بلکہ قیامت تک جو آپ کے مذہب پر ہو گا اس کی بھی مغفرت ہو گی۔

☆ حکومت سے متعلق کچھ بات ہو رہی تھی تو میں نے عرض کیا کہ حضور یہ خاندانی منصوبہ بندی جو حکومت کر رہی ہے یہ منصوبہ بندی جائز ہے اور ٹھیک ہے کہ نہیں۔ تو فرمایا! کہ یہ ٹھیک نہیں لیکن ایک طریقے سے جائز بھی ہے۔ وہ اس طرح کے اور مذہبوں میں تو دو سال لیکن ہمارے حنفی مذہب میں ڈھائی سال تک ماں بچے کو دودھ پلا سکتی ہے تو ڈھائی سال یہ منصوبہ بندی کر سکتے ہیں دوسرے یہ کہ اگر اس نیت سے ہو کہ کثرت اولاد سے آپ کی مشغولیت اتنی ہو کہ عبادات اور فرائض میں فرق آئے (اور شاید رزق حلال میں فرق بھی فرمایا) تو اس نیت سے جائز ہے۔ لیکن جس نیت سے یہ بتاتے ہیں کہ رزق کا مسئلہ ہے تو یہ ناجائز اور گناہ ہے۔ رزق کا معاملہ تو خدا جل شانہ سے ہے اس نے وعدہ کیا ہے اور کسی کتاب کا نام بھی لیا کہ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اور فرمایا! ہے کہ حضور پاک ﷺ نے اصحاب کرام علیہم الرضوان کو اجازت دی تھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں بھی ہوا۔ اور وہ مادہ تولید کو باہر گرانے کا طریقہ تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ حکومت کے طریقے صحیح اور جائز ہیں؟ فرمایا! کہ کئی صحیح بھی ہیں۔

☆ ۲۹ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز اتوار۔

نماز عصر کے لیے تشریف لا رہے تھے تو میں نے مسجد کو آتے ہوئے عرض کیا کہ حضور اگر ظہر کے پہلے چار سنت نہ پڑھے ہوں تو امامت کرا سکتے ہیں؟ فرمایا: کہ ہاں! لیکن بہتر

ہے کہ پڑھ لیں دو چار منٹ لوگ انتظار کر لیں تو کیا ہو جاتا ہے۔ پھر مصلیٰ شریف پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ یہ ایسے ہی غلط رواج ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز قضاء ہو جائے گی پورے ٹائم کا کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ حالانکہ سب نمازوں سے کم وقت فجر اور مغرب کی نماز کا ہوتا ہے اور پوری رات کے ساتویں کے برابر ہے۔ یعنی رات ہوگی اس کا ساتواں حصہ جتنا وقت فجر کی نماز کی ادائیگی کا ہے اور جتنا پورا دن ہوگا اس کے ساتواں حصہ کا وقت مغرب کی نماز کی ادئیگی کا ہوگا۔ اور فرمایا! کہ ظہر کا وقت ہمارے حنفی مذہب میں دو مثل سایہ تک ہے۔ فرمایا کہ آج کل یہاں پانچ بجے عصر داخل ہوتی ہے۔ اہلحدیث کے ساڑھے چار بجے داخل کرتے ہیں۔ لیکن حنفی مذہب کی پانچ بجے آج کل عصر داخل ہوتی ہے۔ فرمایا! کہ حضرت جبرائیلؑ نے جو حضور ﷺ کو نمازیں پڑھائیں۔ ایک دن اول وقتوں میں۔ دوسرے دن آخر وقت میں پڑھیں فرمایا! کہ بس خواہ مخواہ لوگوں نے یہ غلط وہ بنا رکھا ہے کہ قضا ہو جائے گی۔ حالانکہ ہر نماز کا وقت ہے فرمایا! کہ پہلے امام سنت ادا کرے پھر ظہر کی جماعت کرائے سارے تو چار منٹ لگتے ہیں انتظار کرنا چاہیے۔

☆ نماز مغرب کے بعد کسی پیر بھائی نے اور کسی کا حوالہ دے کر کہا کہ آج کل پیروں میں جھگڑے ہیں۔ یا اس طرح کے الفاظ کہے کہ پیروں میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ تو آپ جناب نے کچھ اس طرح سے فرمایا! کہ یہ کس نے کہا۔ جھگڑے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں بھی رہے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ پیروں میں جھگڑے نہیں ہوں گے۔ یا نہیں ہو سکتے۔ پھر بات چلی کسی نے پھٹے، ضعیف، شہید قرآن پاک جو ہوتے ہیں ان کے متعلق پوچھا تو فرمایا! کہ قبر بنا لیں اس کی میں نے عرض کیا کہ دریا میں ڈال سکتے ہیں تو فرمایا! کہ قبرستان میں علیحدہ قبر میں دفن کر دیں۔ یہ بہتر ہے۔ اور فرمایا! کہ اس طرح بھی کر سکتے

ہیں کہ جب کوئی مسلمان کو دفن کر دیں۔تو اندر اینٹوں وغیرہ سے چھپانے کے بعد اوپر کچھ رکھ دیں۔ یہ بھی صحیح ہے اور اس کی برکت سے مسلمان میت کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

☆ ۳۰ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز سوموار شریف۔

مغرب کے فرضوں اور دعا کے فوراً بعد چہرہ مبارک لوگوں کی طرف پھیر کر ذرا غصہ کیا، اور نصیحت فرمائی کہ آپ لوگوں کو ہدایت نصیب ہو کچھ خدا کا خوف کرو اذان مغرب شروع ہو جاتی ہے۔آپ لگ گپیں لگاتے رہتے ہیں۔ پھر بھاگ کر وضو کرتے اور آتے ہو۔اور رکعتوں سے بھی رہ جاتے ہو آپ لوگ آؤ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں میں سستی کرنا منافقین کی نشانی ہے۔آپ لوگ کیوں منافقین کی نشانیاں اپناتے ہو۔ پہلے زمانے میں مسجد میں ایک حدیث لکھی ہوتی تھی آج کل نہیں لکھی ہوئی کہ" مومن مسجد میں اس طرح ہوتا ہے کہ جس طرح مچھلی پانی میں" پھر فرمایا! کہ آپ لوگ نماز بھی پڑھتے ہو لیکن اس طرح کیوں کرتے ہو۔

☆ ۳۱ اگست ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز منگل۔

نماز عصر سے پہلے آپ جناب نے فرمایا! کہ یہ دو وقت ایک تو نماز فجر سے طلوع آفتاب تک دوسرا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت یہ خصوصی عبادت کے ہیں۔نماز فجر کے بارے میں فرمایا! کہ چالیس روز لگاتار جو جماعت کے ساتھ صحیح نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔اور عصر کی نماز کا وقت اصل میں اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کا وہ پھل کھایا تھا۔اس لیے یہ اور شام کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ اس لئے زوال سے لے کر شام تک میدان عرفات میں جو بھی داخل ہوا حج کا رکن ادا ہوا۔ اور نماز عصر کی بہت اہمیت ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آیت" حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطیٰ وقوموا اللہ قانتین۔نماز قائم کرو

خصوصاً اوسط نماز کی۔ جمہور کا موقف ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔

فرمایا! کہ عصر سے شام تک عبادت میں مصروف رہو اور اس وقت توبہ و استغفار کرو۔ نماز عصر کے بعد اگر کام کاج یا کہیں بھی جاؤ تو ذکر کرتے رہو۔ زبان یا دل میں پھر ذکر کے متعلق فرمایا! کہ نماز فجر کے بعد خصوصاً لا الہ الا اللہ کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر لا الہ الا اللہ کا فرمایا! کرتے تھے۔ اور اکثر بزرگوں نے ہزار بار ذکر اس کا فجر کے وقت کیا۔ اور جو بہت اونچے بزرگ گزرے ہیں وہ تو ستر ہزار بار کیا کرتے۔ اور ہم لوگ بھی روزانہ یہاں سو بار ذکر بالجہر کرتے ہیں۔ بالجہر لازمی نہیں دل میں اور سانس کے ذریعے بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن بالجہر کا فائدہ ہوتا ہے کہ ذوق شوق پیدا ہوتا ہے۔ ذکر کرتے وقت آنکھیں بند کر کے محو ہو جائیں۔ یہ نفی اثبات کا ذکر ہے لا الہ نفی اور الا اللہ اثبات ہے۔ جب لا الہ کہیں تو کہیں کہ کوئی بھی نہیں۔ میں بھی نہیں اور الا اللہ کا ذکر کریں تو سوچیں صرف اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ اور اپنے آپ کو ختم کر دیں۔ فنا کر دیں۔ ذکر لا الہ الا اللہ کے بہت فوائد ہیں۔ کہ جو ہزاروں بار اس کا ذکر کرتا ہے وہ شیطان اور ہر چیز سے اس دن امان میں رہتا ہے اور دوسرے فوائد بیان فرمائے پھر فرمایا! کہ لا الہ پر سانس اندر لے جائیں اور الا اللہ پر باہر نکالیں اور لا الہ پر سانس نہ لیں یعنی نہ توڑیں پھر ذکر کرنے کا طریقہ کر کے دکھایا اور فرمایا! کہ سانس کے ذریعے اس طرح ہوتا ہے اور کر کے دکھایا۔ کہ اندر کی طرف لا الہ اور باہر کی طرف الا اللہ یا باہر کی طرف لا الہ اور اندر کی طرف الا اللہ کہیں یعنی سانس کے ذریعے۔

☆ نماز مغرب کے بعد طالب علموں کو نزدیک بلا کر فرمایا! کہ میں نے جو سلسلہ شروع کیا تھا پھر میں بیمار ہو گیا فرمایا! کہ آپ لوگ درگاہ شریف پر رہتے ہو۔ ایک دوسرے سے بھائیوں کی طرح رہو۔ یہ جو آپ میں بات ہوئی کہ فلاں کشمیری، فلاں

پٹھان یہ بہت بُری بات ہے۔ یہ انگریزوں نے پھیلائی۔قوم پرستی ولی خان اور گانگریس والے بات کرتے ہیں۔ پنجابی اور پٹھان کی یہ اپنے مفادات کی خاطر۔ ورنہ ہندو پہلے بھی ان کے بھائی تھے۔ اور اب بھی ہندو ان کے بھائی ہیں۔لیکن مسلمان نہیں، پنجابی نہیں بھائی۔ پھر فرمایا! کہ حدیث پاک میں آتا ہے حضور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا! کہ جو اپنے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ میری اُمت سے نہیں فرمایا! کہ "اگر حضور ﷺ نے اُمت سے نکال دیا تو بتاؤ کہاں جاؤ گے؟

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ حضور نیک عورتوں کی قبروں کو بوسہ دینا ٹھیک ہے اور یہاں بھی مائی صاحبان کی قبریں ہیں تو فرمایا! کہ نیک عورتوں کی قبروں کو بھی بوسہ نہیں دینا چاہیے۔

ایک شخص کے متعلق جو شاید نزدیک گاؤں کا تھا تو جنان خان نے کہا کہ سنا ہے نیک شخص تھا فرمایا! نیک نہیں تھا بالکل نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو وہ جو فتویٰ اس نے لگایا تھا اس سے پھر نہیں گیا ہوتا۔۔ اور دوسرا ایک واقعہ اس شخص کا بیان کیا اور فرمایا! کہ اچھے شخص کیا اس طرح کرتے ہیں۔ کسی نے حکیم عبدالرحیم میانوالی والے کے متعلق کہا تو فرمایا! کہ کوئی حکمت نہیں اور وہابی تھا یہ بس وہابی اپنے فائدے کے لے مشہور کر دیتے ہیں۔

☆ سورۃ عصر کی تلاوت فرمائی کہ اس سورۃ کے مطابق ہم میں ایک بات بھی نہیں تو ظاہر ہے ہم خسارے میں ہی ہیں۔ یہ بات عام لوگوں کی خستہ حالی اور دین سے دوری کی وجہ فرمائی۔

☆ حضرات امامین حسنین کریمین علیھم الرضوان کے بارے میں فرمایا! کہ حضور پاک ﷺ اور حضرت علی پاک کرم اللہ وجہ الکریم کے مشابہہ تھے۔ حضرت امام حسنؓ کے جسم مبارک کے اوپر کا حصہ حضور پاک ﷺ اور نیچے کا حصہ حضرت علی المرتضیٰ اللہ

عنہ سے ۔ اور حضرت امام حسینؓ کے جسم مبارک کے اوپر کا حصہ حضرت علی المرتضیٰؓ اور نیچے کا حصہ سرکار دو عالم ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا ۔ فرمایا ! حضرات امامین حسنین کریمین علیہم الرضوان دونوں حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک کے ٹکڑے ہیں اور حضرت حسنین کریمین علیہم الرضوان کے وسیلہ کے متعلق فرمایا۔

☆ حضرت داتا علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا ! کے صاحبؒ مشاہدہ تھے۔

☆ فرمایا ! کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت کو خلافت راشدہ تسلیم کیا جاتا ہے تو حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے کسی نے کہا کہ آپ کا مقام تو حضرت امیر معاویہؓ سے بھی بلند ہے۔تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس شخص کو سزا دی۔کوڑے لگوائے اور کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی ساری زندگی کی عبادات لیکن وہ آنکھیں کہاں سے لائے جن سے حضرت امیر معاویہؓ حضور پاک ﷺ کی زیارت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ جناب نے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی حضور پاک ﷺ پر ایمان کیسے ساتھ دیدار کرنا ہے۔ فرمایا ! کہ حضرت امیر معاویہؓ جابر شخص تھے لیکن حضور ﷺ کے صحابی تھے۔

☆ فرمایا ! کہ میں کبھی کبھی واقعہ کربلا کے بارے میں غور کرتا ہوں کہ مدینہ طیبہ چھوڑنا حج کے ایام میں مکہ مکرمہ میں ہو کر چھوڑنا فرمایا ! کہ ان کی جتنی محبت اللہ تعالیٰ سے تھی اس سے پتہ نہیں کتنی گنا اللہ تعالیٰ کو ان سے ہوگی۔

☆ ۵ ستمبر ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز اتوار۔

ایک شخص قرآن شریف مترجم لایا اور دکھایا کہ صحیح ہے یا نہیں وہ اشرف تھانوی کا ترجمہ تھا۔آپ نے کھول کر کئی جگہ دیکھا پھر ایک جگہ سے ہمیں دکھایا اور پارہ نمبر ۱۱ آیت

نمبر ۱۲۲ کا مجھے فرمایا! کہ اس میں سے اس کا ترجمہ سناؤ پھر فرمایا! کہ اس طرح غلط ترجمہ کیا ہے۔

کسی کے اوراد وظائف مانگنے یا خود ہی وظائف کی زیادتی کے متعلق فرمایا! کہ ایک صحابیؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختلف نفلی روزوں عاشورہ، حج، ایام بیض اور دوسرے روزوں کے اجازت مانگی اور ان کو بہت شوق تھا اور صحت میں اچھے تھے۔ پھر بعد میں جب بوڑھے ہو گئے تو ان سے وہ تمام روزے پورے نہ رکھے جاتے تھے۔ تو اُنہوں نے افسوس کیا کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہ مانگتا۔

☆ ۶ ستمبر ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز سوموار شریف:

اِس غلام نے میت کے قبر میں لٹانے کے متعلق عرض کیا تو فرمایا! کہ سیدھا لٹانا چاہیئے اور منہ قبلہ کی طرف ہو۔ اور جنازہ کے بعد دعا کے بارے میں کہ حدیث شریف ہے "مردے کی دعا میں مبالغہ کریں" یعنی زیادتی کریں۔ اور کفن پر لکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا! کہ خاک شفاء سے لکھیں لیکن خاک شفاء پر پابندی ہے آج کل لیکن مدینہ شریف کی ساری مٹی خاک شفاء ہے اور کفن پر بسم اللہ شریف اور کلمہ شریف لکھنا چاہیئے اور میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ قلم سے بھی لکھ سکتے ہیں۔

☆ آپ جناب نے طالب علموں کو شکاری کی کہانی سنائی اس میں چڑیا کی تین باتیں یا نصیحتیں۔ فرمایا! کہ ایک شکاری نے ایک چڑیا پکڑی جب اس کو ذبح کرنے لگا تو اُس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو تو تمہیں تین بتاؤں گی جو ساری زندگی تمہارے کام آئیں۔ لیکن پہلی بات جب تم مجھے ہاتھ کی ہتھیلی پر بٹھاؤ گے تب بتاؤں گی۔ دوسری بات اُڑ کر بتاؤں گی اور تیسری بات ہوا میں اُڑتے ہوئے بتاؤں گی۔ پہلی بات اس نے بتائی کہ جو بات عقل کے خلاف ہو اُسے تسلیم نہ کرنا۔ دوسری بات وہ اُڑ کر دیوار پر بیٹھی تو اُس نے

کہا گزری ہوئی بات پر واویلا نہ کرنا۔ اور جب وہ ہوا میں اُڑنے لگی تو ہنس کر کہنے لگی کہ تم کو میں نے بے وقوف بنایا ہے میرے پوٹے میں ڈھائی پاؤ کا ایک لعل تھا اگر تم مجھے ذبح کر کے وہ حاصل کر لیتے تو تم کروڑ پتی بن جاتے۔ اس شخص نے یہ سن کر واویلا شروع کر دیا کہ ہائے میں نے کیا کیا۔ خیر پھر اس نے چڑیا سے کہا کہ دھوکہ تو تم نے دے ہی دیا اب تیسری بات بھی بتاؤ۔ چڑیا نے کہا کہ پہلی دو باتوں پر عمل کیا ہے جو تیسری بات بتاؤں؟ میں نے پہلی بات کہی تھی کہ خلاف عقل بات کو تسلیم نہ کرنا اور دوسرا جو کام ہو چکا اس پر واویلا نہ کرنا میرا وزن ڈھائی چھٹانک نہیں تو میرے پوٹے میں ڈھائی پاؤ کا لعل کیسے آسکتا ہے اور دوسرا کہ جو ہو چکا اس پر پچھتانے کا کیا فائدہ تم نے دونوں باتیں نہیں مانی۔

☆ نماز مغرب کے بعد طالب علموں سے فرمایا! کہ پہلے درگاہوں پر لوگ علم ظاہر اور علم باطن حاصل کرتے۔ پھر ان کو خلافت دی جاتی اور تبلیغ کرتے اور فرمایا! کہ یہ اب سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کیونکہ اصحاب صفہ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں۔ اور صوفی بھی اصحاب صفہ سے ہیں۔

☆ آپ جناب نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات مبارکہ کے متعلق کہ غار حراء میں خانہ کعبہ شریف کے سامنے بیٹھنا۔ پھر تبلیغ کا حکم برادری کو پھر حبشہ ہجرت اور مدینے شریف کی ہجرت ان باتوں کے متعلق بتایا۔

☆ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز سوموار شریف۔

لاالہ الا اللہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا! کہ بڑے سے بڑا عالم بھی اس کی پوری تشریح نہیں کر سکتا۔ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ ان کے خلیفہ حضرت تھانیسری رحمتہ اللہ علیہ جو بڑے عابد تھے اپنے آپ کو ریزہ ریزہ دیکھا حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں

آبادی رحمۃ اللہ علیہ عالم ظاہر و باطن تھے علم معرفت کی معرکتہ الآلاراء کتاب تلک عشرہ کاملہ لکھی۔ اور بہت سی کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا! کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ دوسری جگہ تمہاری سانسوں میں تیسری جگہ اور رگ سے زیادہ قریب اور چوتھی جگہ "ھوالاول والاخر والظاہر والباطن"

لاالہ الااللہ کے بزرگ چار معنی بیان کرتے ہیں۔

(۱) لامعبود الااللہ (۲) لامطلوب الااللہ

(۳) لامقصود الااللہ (۴) لاموجود الااللہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا! کہ اول ہوں آخر ہوں ظاہر ہو باطن ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء نہ اس کی ترقی نہ زوال نہ جوہر نہ عرض نہ جسم نہ اس کی ضد۔

☆ سورۃ اخلاص "قل ھواللہ احد" کی تشریح کی اور فرمایا! کہ واحد تو اور بھی ہیں، واحد کے جزو ہیں لیکن احد کے جزو نہیں۔

فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، پیر کے سامنے علم ظاہر کرنا بے ادبی ہے۔ فرشتوں نے علم ظاہر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ونفخت فیہ من روحی" پھر فرمایا! نور من اللہ تھا۔ اس میں من ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور تقسیم نہیں ہوتا۔ سات صفات انسان میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی ہیں جنہیں ائمہ سبعہ یا اُمہات الصفات کہا جاتا ہے۔" ہر احتیاج سے منزہ ہے اور ساری مخلوق اُس کی محتاج ہے۔

☆ ایک شخص حسن علوی اسلام آباد سے کئی دفعہ بیعت کے لئے آتا رہا۔ لیکن حضور ٹالتے رہے کہ اگلی جمعرات یا اگلے ہفتے یا بعد میں۔ آج نماز مغرب سے کچھ پہلے مسجد شریف میں چہل قدمی کرتے ہوئے میں نے اکیلے میں عرض کیا کہ حضور یہ شخص بیعت کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ لیکن شاید آپ ۔۔۔۔۔۔۔۔ تو فرمایا! اصل میں بات یہ کہ اس کے

بزرگ (شاید نانکے میں فرمایا) قادری سلسلے کے بزرگ ہیں۔تو غوث پاکؒ کے ادب کی وجہ سے گھبراتا ہوں۔ پھر بعد میں ان کے بار بار اصرار پر بیعت فرمایا۔ پھر درود شریف اور اللہ الصمد اور لاالہ الااللہ ذکر صبح سو بار کا، فرمایا !اور پھر پورا شجرہ مبارک آخر تک سنایا اور نصیحت وتلقین کی۔

☆ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۹ء جمادی الاول ۱۴۲۰ھ بروز منگل

حضور سیدی و مرشدی نے صالحین وشہداء صدیقین و انبیاء السلام سب کی تشریح فرمائی۔فرمایا! کہ:

صالحین:۔

کوئی مستحب نہیں چھوڑتے اور مکروہ نہیں کرتے۔

شہداء:۔

وہ مجاہدہ کی انتہاء کرتے ہیں اللہ تعالی انہیں مشاہدے کا علم عطا فرما دیتا ہے۔ حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ الحمدللہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ قتل ہونے والے شہید نہیں بلکہ صاحبؒ مشاہدہ ہیں۔صاحبؒ مشاہدہ کے لیے دورونزدیک کی کوئی قید نہیں۔ حضرت سلیمان علہ الیسلام نے طویل فاصلے سے چیونٹی کی بات سنی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خطبے میں جنگ پر بھیجے ہوئے لیڈر کو آواز دی۔

صدیقین:

وہ ہیں کہ جن پر نبوت کا عکس ہوتا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے صدیق اور

بارہ امام بھی صدیق ہیں اور تابعین میں اکثر صدیق ہیں۔ اور غوث پاک اور محبوب پاک (شیخ نظام الدین اولیاء) اور خواجہ غریب نواز اور حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سب صدیق ہیں اور جب پیر پٹھان کا واقعہ دریا والا جو زمینوں کو مار رہا تھا۔ پھر حضرت میاں حامد صاحبؒ کا واقعہ کمر مشانی میں دریا والا پھر حضرت آدمؑ کا واقعہ۔ کہ سب سے پہلے الحمدللہ کی زبان اطہر سے جاری ہوا۔ پھر قالوابلیٰ کے متعلق اور فرمایا! کہ نبیوں اور ولیوں نے فوراً اقرار کیا۔ یعنی بلیٰ کہا اور عام لوگ چپ رہے۔ پھر دوبارہ باری تعالیٰ نے فرمایا! تو پھر بلیٰ کہا۔ اور جب حضرت آدمؑ نے الحمدللہ کہا کہ میں نہیں۔ سب تو تیری ہی تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ نے سب علم ان پر کھول دیئے۔ پھر سجدے کے متعلق فرمایا! کہ کوئی "فسجد و الادم" کا کس طرح مطلب نکالتا ہے کوئی کس طرح۔ لیکن وہ سجدہ جو حضرت آدم علیہ السلام کو تھا اللہ کی خاطر۔ اور سجدہ ہی تھا رکوع نہیں تھا۔

☆ فرمایا! کہ حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ ہمارے چشتیہ صابر یہ سلسلے کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ان کے مکتوبات پہلے درس میں استاد پڑھاتے تھے۔

☆ آپ جناب نے تیسرے پارے کے شروع کی آیت شریف تلک الرسل" سے انبیاء السلام کا بیان کیا۔

☆ آپ حضور نے عبداللہ بن ابی منافق کا واقعہ بیان کیا۔ جب اُس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کفن کے لیے قمیص مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ آپ جناب نے آیت تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا! کہ یہ وہابی لوگ حضرت ابو طالب کے لیے یہ آیت بتاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابو طالب مکہ میں فوت ہوئے۔ اور یہ آیت مدنی ہے۔ اور اس وقت جنازہ فرض بھی نہیں ہوا تھا۔ فرمایا! کہ حضرت ابو طالب کا قصیدہ بہت نیک صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بارش کے واسطے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے بارش

برسادی۔ جو حضرت ابو طالب نے لکھا تھا۔ پھر واقعہ سنایا۔ جب حضور ﷺ چھوٹی عمر میں تھے۔ کہ جب بارش نہ ہوئی تو حضرت ابو طالب صاحبؓ نے حضور ﷺ کو کندھوں پر بٹھا کی خانہ کعبہ تشریف لائے۔ اور حضور سرکار دو عالم ﷺ کی پشت مبارک خانہ کعبہ شریف سے لگائی۔ اور خانہ کعبہ شریف کی چابیاں حضرت ابو طالب کے پاس تھیں۔ جب حضور ﷺ چہرہ انور اوپر کرتے تو حضرت ابو طالب نے حضور پاک چہرہ انور اور بارش برسنے پر قصیدہ لکھا۔ اور پھر یہی قصیدہ حضرت عبدالعزیز بن عمرؓ نے بارش نہ ہونے پر پڑھا تو بارش ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور حضرت ابو طالب کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟ فرمایا! کہ اس میں علماء اہلسنت میں اختلاف ہے لیکن ہمار عقیدہ ان کے صاحبؓ ایمان ہونے کا ہے۔

☆ نماز مغرب کے بعد فرمایا! کے ہر چیز اور ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے توحید کی دلیل ہے لیکن کوئی سمجھے تو۔ مثلاً کرسی بنانے والا کوئی ہوتا ہے۔ ہر چیز بنانے والا کوئی ضرور ہوتا ہے۔ تو پھر اتنا بڑا انظام چل نہیں سکتا بغیر کسی کے۔ اور دن بڑے راتیں چھوٹی ہوتی ہیں پھر دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اس طرح فروری اور چاند وغیرہ۔

☆ اپنے اُستاد جی کے بارے میں فرمایا! کہ لمبی تقریر یا درس کرتے تھے تو میں نے اعتراض کیا تو اُنہوں نے فارسی کا شعر پڑھا کہ " مطلب اگر تمہیں یاد نہیں رہ جاتا تو اثر ہونا ہی ہے" یعنی بات اثر ضرور دکھاتی ہے۔

☆ فرمایا! مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو وسوسے کیوں آتے ہیں؟ یہ علماء سے سوال کیا گیا تو فرمایا! کہ چور ڈاکو اس جگہ آتا ہے جہاں دولت دیکھتا ہے تو شیطان وہیں زور لگاتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے کہ جہاں ایمان کی دولت دیکھتا ہے۔

☆ ہم طالب علموں سے فرمایا! کہ مکھڈ شریف کے سجادہ نشین جو کہ پچھلے سال یا

قریب کا فرمایا کا فرمایا! کہ وصال فرما چکے ہیں۔ مولانا احمد دین صاحبؒ انکے بھائی مولانا محمد دین صاحبؒ جو حافظ اور عالم تھے۔ ہر سال درگاہ شریف کی مسجد میں تراویح میں ختم شریف پڑھاتے تھے۔ ایک سال جب دونوں بھائیوں میں کچھ ناراضگی ہوئی تو ان کے بھائی رمضان شریف میں نہ آئے۔ تو سجادہ نشین مولانا احمد دین صاحبؒ نے قرآن پاک یاد کرنا شروع کیا اور اگلے سال رمضان شریف سے پہلے مکمل کر کے تراویح میں ختم شریف سنایا۔ تو آپ نے طالب علموں کو محنت اور لگن کی نصیحت کی۔

☆ آپ حضور نے طالب علموں کو نصیحت کی کہ گاؤں کے کسی شخص یا صاحبزادے وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ صرف دونوں استاد اور دربار شریف کے خدمت گاروں سے فرمایا! کے آپ سبق پر توجہ دیں۔ باقی لوگ خراب کرتے ہیں۔

☆۔ نماز مغرب کے بعد حسب معمول طالب علموں کو تعلیم دے رہے تھے تو ایک بچے سے جیب والا آئینہ لے کر فرمایا! کہ یہ دیکھو ٹیوب کی روشنی ہے۔ لیکن آئینہ کے ذریعے ہم پر پڑ رہی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ہوتی ہیں۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمھم اللہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔

☆ حضور سیدی و مرشدی نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے سورۃ اخلاص نازل فرمائی اور حضور سرکار دو عالم ﷺ کو حکم دیا کہ ان کی سمجھ کے مطابق عام بات کریں اپنے علم کی مطابق نہ کریں پھر فرمایا! کہ میں بھی آپ میں سے ہر کسی سے اس کی سمجھ کے مطابق بات کرتا ہوں۔

☆ آپ جناب نے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ" کیف تحی الموتیٰ " والا اور حضرت موسیٰؑ کا پتھر سے پانی نکالنا اور حضور ﷺ کا سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی نکلنے کا ذکر فرمایا۔

☆ مسجد شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ سامنے میدان میں شکور اللہ شاہ جی کی ایک بھیڑ اینٹوں پر چڑھ کر درخت کے پتے کھا رہی تھی دیکھ کر فرمایا! کہ عقل نہیں لیکن شعور ہے۔ میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ شعور یہ کہ اپنی نسل وغیرہ کو بھی جانتے ہیں۔ اور عقل یہ کہ سوچ سمجھ کر کام کیا جاتا ہے۔

☆ جان خان ماما نے عرض کیا کہ میں حضور کی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہوں لیکن باتیں صحیح طرح سن نہیں پاتا تو اس کا کچھ فائدہ بھی ہے فرمایا! کہ ضرور ذکر خیر جو بھی ہو تو اُس کے انوار آپ پر بھی نازل ہوتے ہیں۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ العالی نے فرمایا! کہ میرے اُستاد جیؒ فرماتے تھے کہ جو تھوڑی چیز برتن یا پلیٹ وغیرہ میں رہ جاتی ہے تو اس کا صاف کرنا چاہئے ورنہ مکروہ ہے۔

☆ کوئی چیز سیدھے یعنی دائیں ہاتھ کی طرف سے تقسیم کریں یہ طریقہ سنت ہے۔

☆ فرمایا! کہ اصل توحید یہی ہے جو کہ آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ مولوی (وہابی) لوگ کیا توحید بتائیں گے۔ ان کو توحید کا پتہ ہی نہیں یہ صرف دعوے دار ہیں۔

☆ فرمایا! کہ نماز میں ایک سجدہ کر لو تو نماز نہیں ہوتی دونوں فرض ہیں۔ فرمایا ! کہ تین بار تسبیح اللہ تعالیٰ کی رکوع اور سجدہ میں کہنا چاہیے۔ فرمایا! کہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ پڑھ لو تو سجدہ سہو نہیں آتا۔ لیکن جان بوجھ کر پڑھیں گے تو ادا کرنا ہوگا۔

☆ فرمایا! کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں ان کو اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو صفات ہیں ان کو پورا ماننا۔

☆ فرمایا! کہ انبیاء علیہم السلام اور ہم ایک مخلوق نہیں۔ دیکھیں اگر کوئی ہمیں کتے

کی طرح کہے تو ہم پسند کریں گے؟ ہر گز نہیں حالانکہ کتے کی بھی آنکھیں ہیں دیکھتا ہے۔ سنتا ہے، حرکت کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، کھاتا ہے۔ سب کچھ لیکن ہم اور وہ ایک نہیں۔ فرمایا! کہ انبیاء علیہم السلام سے علیحدہ میثاق (وعدہ، بات) کی گئی اور ہم عام لوگ سے علیحدہ جس میں ہر چیز درختیں وغیرہ بھی تھیں۔ پہلے تو اکثر جو کافر وغیرہ نے اقرار نہیں کیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سر اور اچھی آواز کے ساتھ دوبارہ کہا تو سب پر وجد اور جذبہ طاری ہو گیا اور سب نے اقرار کیا۔

☆ حضور پیرو مرشد ظلہ نے فرمایا! کہ یہ لوگ رسول ﷺ اور حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ کو مولیٰ نہیں مانتے، کہتے ہیں کہ صرف خدا تعالیٰ مولیٰ ہے اور یہ لوگ آج کل نئے درودوں میں مولانا نہیں لکھ رہے۔ حالانکہ یہ اپنے مولوی کو مولانا کہتے ہیں۔

☆ فرمایا! کہ حضور ﷺ پاک، رسل انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ ہر چیز بنانے والے کی تعریف ہوتی ہے۔ اصل میں حضور پاک ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے۔

☆ فرمایا! کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوح پر قلم کی آواز سنی حالانکہ اس وقت قلم کی سیاہی خشک ہو چکی تھی۔

☆ فرمایا! کہ مثنوی مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ اور گلستان سعدیؒ ہر کسی کو پڑھانی چاہیے۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ سرکار دو عالم پر زندگی میں ایک بار درود بھیجنا فرض ہے۔ اور جب نام پاک سنے تو ہر دفعہ واجب ہے اور عام پڑھنا سنت ہے درود کی آیت پڑھی کہ اس میں ہمیشگی ہے۔

☆ جب آپ طالب علموں کو کتاب "منیۃ المصلی" پڑھا رہے تھے تو فرمایا! کہ میں

تو کہتا ہوں کہ اس کتاب کا پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز، استنجا وغیرہ اور دوسرے مسائل نہیں سیکھ سکتے۔

☆ فرمایا! کہ حالات بہت نازک ہو گئے ہیں عقیدے کے لحاظ سے اور اعمال کے لحاظ سے۔

☆ زبان مبارک سے فرمایا! کہ حدیث میں جو علم مرد و عورت پر فرض فرمایا! گیا ہے وہ یہ ضروری مسائل کا ہے۔ حلال حرام کی تمیز، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، غسل، استنجاء، وغیرہ وغیرہ کا۔

☆ کسی بزرگ کا فرمایا! کہ اُنہوں نے فرمایا! ہے کہ صوفی کے لیے ضروری ہے کہ علم اتنا ہو کہ لوگوں کو دلیل سے قائل کر سکے۔ اسباب دنیا اتنے ہوں کہ غیر محتاج نہ ہو۔ اور عمل ایسا کہ لوگ اُسکی تقلید کرنا پسند کریں۔

☆ جمعۃ المبارک کے روز ارشاد فرمایا! کہ حجتہ الوداع کا خطبہ شریف بڑا تفصیلی خطبۃ الوداع ہے۔ لوگ اس کی تفصیل بیان نہیں کرتے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں اپنی اُمت کے معاملے میں شرک کے بارے میں نہیں ڈرتا مگر یہ کہ دولت و اقتدار کے لیے آپس میں لڑیں گے۔ اور قتل و غارت کریں گے۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے۔ فرمایا! کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص نام مبارک محمد، احمد، حامد، محمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رحمٰن عام ہے یہ دنیا میں اور رحیم آخرت میں مسلمانوں پر۔

فرمایا! کہ جنگ جمل کے بعد امیر المومنین حضرت علیؓ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ خود آگے تک گئے۔ پھر حضرات حسنین کریمین علیہم الرضوان کو ساتھ

بھیجا۔ اور اس کے بعد پھر ساری زندگی میں حضرت صدیقہؓ باہر نہ نکلیں۔ فرمایا! کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر علیہم الرضوان جیسے عشرہ مبشرہ صحابی بھی اُنکے ساتھ ۔ (اور شاید فرمایا ! کہ اسکے بعد حضرت عائشہؓ افسوس کرتیں کہ میں کیوں نکلی تھی۔

☆ سلام کے بارے میں فرمایا! کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور جب کسی کو سلام کرے تو اس ک مطلب دو ہوتے ہیں۔

☆ فرمایا! کہ حضرت شاہ رکن عالمؒ نے تین سال دہلی میں حضرت محبوب الٰہیؒ کے جنازے کیلئے گزار دیئے اور دہلی میں جنازہ پڑھا کر واپس لوٹے جس طرح حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کا حضرت بابا صاحبؒ فرید الدین گنج شکرؒ کے ساتھ تعلق تھا۔ اسی طرح ان دونوں کے تعلقات تھے۔

☆ حضور سیدی مدظلہ نے حضرت شیخ سعدیؒ کا واقعہ بیان کیا کہ اُنہوں نے فرمایا! کہ ایک شخص جنگل میں سے گزرا تو ایک لومڑی کو بغیر ہاتھ پاؤں کے دیکھا۔ تو سوچا اس کو روزی کیسے ملتی ہوگی؟ پھر دیکھا کہ ایک شیر نے شکار کر کے کھا کر بچا کچا وہیں چھوڑ دیا۔ لومڑی نے وہ کھا کر اس کے بعد گھسیٹ کر پانی پینے گئی۔ جب دیکھا تو سو چا روزی بغیر مشقت کے ملتی ہے۔ تو مسجد میں عبادت کرنے بیٹھ گیا۔ تیسرے دن جب کچھ نہ ملا تو گلہ شکوہ کیا کہ لومڑی کو ویسے ہی بغیر ہاتھ پاؤں اور بغیر محنت کے رزق دی۔ اور میں جو کہ تیری عبادت کے لے بیٹھا پھر بھی نہ دیا۔ تو غیب سے آواز آئی کہ لومڑی نہ بن بلکہ شیر بن اور دوسری لومڑیوں کو کھلا۔

☆ آپ حضور نے فرمایا ! کہ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ جو کہ بہت بڑے بزرگ ہیں ۔ ان کو تصوف میں خاص مقام حاصل ہے بلکہ تصوف کے امام مانے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا ! کہ ساری زمین پر چار اُنگلی جتنی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں

شیطان نے سجدہ نہیں کیا لیکن مردود ہوا۔ اور حضرت آدمؑ نے کچھ نہ کیا۔ لیکن خلیفۃ اللہ قرار پائے۔ پھر آپ حضور نے فرمایا! کہ ہم کچھ نہیں جو نیکی بھی کرتے ہیں تو اس کی کرم نوازی ہوتی ہے۔ فرمایا! کہ قلم خود نہیں لکھتا، ہم لکھتے ہیں۔ بانسری خود نہیں بجتی ہم بجاتے ہیں اس طرح ہم نہیں اللہ تعالیٰ ہی سب کرتا ہے۔ تو یہ دعا بہت کیا کرو۔ اے اللہ تعالیٰ تو مقلب القلوب ہے ہمارے دل تیرے دست قدرت میں ہیں۔ ہمارے دلوں کو اپنی طرف پھیر دے۔ اور فرمایا! کہ استغفار بہت کرو اور اپنے گناہوں پر نا اُمید بھی نہ ہوں۔ بس اپنے گناہوں کو اس کے حضور سامنے رکھ دو۔ اور معافی طلب کرو۔ وہ بڑا غفور الرحیم ہے اور آل پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا! کہ ان کے وسیلے سے کہ ان کا مقام بہت بلند ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی شہادت سری تھی اور حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا کیا کہنا اُنہوں نے گھر بار آل اولاد سب کچھ قربان کر دی۔ لیکن پھر بھی ان دشمنوں کو نصیحت میں کہا یہ کتنی بڑی رحمت ہے۔ حضرت عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا رسالہ "سر الشہادتین" چھوٹا سا ہے۔ یہاں کتب خانہ میں موجود ہے۔ اُنہوں نے فرمایا! کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال جو ہوا اور شہادت ظاہر نہ ہوئی تو اصل میں حضرت امام حسنؓ کی شہادت جو سری (چھپی ہوئی) تھی وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سری شہادت اور حضرت امام حسینؑ کی شہادت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیظاہری شہادت تھی۔ اور حضرت امام حسنؓ کے جسم مبارک کا اوپر کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیچے کا حصہ حضرت علی پاک کرام اللہ وجہہ اور حضرت امام حسینؓ کا جسم کا مبارک کا اوپر حصہ حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ اور نیچے کا حصہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہہ تھا۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ نے فرمایا! کہ لوگوں نے آج کل عبادات کو سبھی کچھ سمجھ لیا۔ حالانکہ معاملات بہت لازمی ہے۔ جس طرح ماں باپ، میاں بیوی، اولاد،

بہن، بھائی وغیرہ کے حقوق ہیں۔اپنے سے بڑے کو دیکھوتو ماں باپ، ہم عمروں کو دیکھوتو بہن بھائی، چھوٹوں کو اولاد، فرمایا! کہ اپنے ماں باپ، رشتہ داروں، پڑوسیوں، قوم ملک وطن سب کے حقوق، آج کل ہم اس لیے خراب حال ہیں کہ حقوق کا خیال چھوڑ دیا۔ اور بیوی کے حقوق کو بھی کوئی نہیں مانتا۔ ویسے تو ماں باپ اور بہن بھائی سے بھی زیادہ بیوی کو اہمیت دیتے ہیں لیکن جب حقوق کی بات ہوتی ہے کوئی بیوی کے حقوق کا خیال نہیں کرتا۔

☆ بعد از نماز مغرب اس غلام نے عرض کیا کہ غریب نواز آپ جناب نے جو آج آل پاک ﷺ کی بات فرمائی تو کیا آل پاک مخصوص انہیں پنج تن پاک کو ہم درود وغیرہ میں خیال کریں یا ساری آل کو۔ تو فرمایا! کہ حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور پاک ﷺ میرے گھر میں مرے ہاں تھے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ آئیں۔ حسنین کریمین علیہم السلام آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آئے حضور سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں ایک چادر تلے کر کے دعا فرمائی۔ تو آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ **یطھر کم تطھیرا۔۔۔** والی تو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ اس آیت مبارکہ میں ہم بھی آتی ہیں؟ تو فرمایا: ہاں آپ ازواج مطہرات اس میں ہیں۔ (میرے اہلبیت ہیں)۔

اور دوسری حدیث پاک میں حضور پاک ﷺ نے حضرت عباسؓ کی آل کو بھی اہل بیت فرمایا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی آل کو بھی۔ تو یہ مخصوص ہیں۔ اور اس کے علاوہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کی آل میں انبیاء کرام علیہم السلام اور تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ فرشتے اور تمام صالحین آتے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ ہر چیز کی اصل حضور پاک ﷺ ہیں۔ تو جب درود پاک پڑھیں تو پہلے مخصوص اہل بیت کی نیت کریں اور پھر سب کی۔ پھر اس غلام نے عرض کی کہ درود ابراھیمی میں جو فرمایا! گیا کہ "اے اللہ

تعالیٰ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آل ابراہیمؑ کی طرح درود اور برکتیں بھیج۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو فرمایا! کہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کم ہے۔ بلکہ بہت بلند مقام ہے بلکہ اس کا مطلب یہ کہ اسی طرح بھیج۔ یعنی آل ابراہیم علیہ السلام میں خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم السلام اور سارا ہاشمی خاندان ہے تو ویسی رحمتیں ان پر بھی بھیج۔

☆ حضور مرشد پاک نے فرمایا کہ میں نے اکثر بزرگوں کے احوال میں یہ پڑھا ہے کہ ان کی اول زندگی گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا کرم فرمایا! کہ جس کی حد نہیں۔ پھر فرمایا! کہ جب اللہ تعالیٰ کرم فرمانے پر آئے تو اتنا کرم فرماتا ہے کہ سوچ نہیں سکتے۔ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ ہمارے سلسلہ چشتیہ کے ایک بہت بڑے ولی اللہ ہیں اور اوائل میں ڈاکوؤں کے سردار تھے۔ تو جب ایک دفعہ شہر سے کوئی قافلہ جانے لگا تو لوگوں نے قافلہ کے نگران یا محافظ سے کہا کہ آپ اسلحہ وغیرہ لے کر تیار ہو جائیں کہ اس راستہ میں فضیل ابن عیاض ایک مشہور ڈاکو اور ان کا گروہ ہے۔ اس محافظ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ وہ بہت سخت ہے۔ میں ایک خوش الحان قاری اپنے ساتھ لیتا ہوں۔ تو جب وہ روانہ ہوئے اور اس جگہ پہنچے جہاں سب ڈاکو اور حضرت فضیل بنؒ یاضؒ تھے تو محافظ نے قاری سے کہا کہ بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے تلاوت شروع کرو۔ قاری صاحبؒ جب اس آیت پر پہنچے کہ " بندوں پر وقت نہیں آیا کہ وہ توبہ کریں اور میری طرف رجوع کرلیں" تو حضرت فضیل ابن عیاض پر اس قدر اثر ہوا کہ فوراً توبہ کی اور ڈاکوؤں سے کہا میں یہ کام چھوڑتا ہوں۔ پھر آپ جناب نے فرمایا ! کہ جب اللہ تعالیٰ کرم پر آئے تو اس کی کوئی حد نہیں۔

☆ آپ جناب نے ارشاد فرمایا! کہ" والتین والزیتون و طور سنین و ھذا

البلد الامین" اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ علیہم السلام اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر مقدس کی قسم کھاتا ہے۔ اور "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہے۔

فرمایا! کہ سورۃ الرحمٰن "الرحمن علم القرآن خلق الانسان" اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ حضور پیر و مرشد نے فرمایا! کہ سرکار دو عالم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں۔ ایک قرآن پاک اور دوسری اہل بیت علیہم الرضوان جس نے ان دونوں کو تھام لیا وہ کامیاب ہوا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میری اہلبیت علیہم الرضوان کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا کامیاب ہوا اور جو رہ گیا غرق ہوا۔ پھر آپ جناب نے فرمایا: اہل بیت کی محبت فرض ہے۔ اہل بیت علیہم الرضوان کی محبت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔

اسلام آباد کے حسن علوی اپنے بھائیوں کی ساتھ حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ حضور اب تو ایک لمحہ بھی آپ جناب کے بغیر نہیں رہا جاتا۔ تو حضور نے فرمایا! کہ آپ پر بہت ذمہ داریاں ہیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھاؤ۔ میں جب آپ جیسا بندہ دیکھتا ہوں تو اپنا ماضی یاد آجاتا ہے کہ اس طرح میرے والد صاحبؒ میرے بچپن میں فوت ہوئے تو میری بہنوں کی شادی اور بھائی اور دوسری ذمہ داریاں سب کچھ بوجھ مجھ پر تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ خود ہی سبب پیدا فرماتا ہے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ فرمایا کہ ادھر بدھو سٹیشن پر بہت عرصہ پہلے گاڑی کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ ایک ڈاکٹر صاحبؒ تھے ایک مولوی صاحبؒ اور دوسرے لوگ۔ تو ایک آدمی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مکمل کیوں پیدا نہیں کیا تو ڈاکٹر صاحبؒ نے کہا کہ اب اللہ پر بھی اعتراض ہے۔ مولوی صاحبؒ بھی چپ رہے

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لیے مکمل پیدا نہیں کیا کہ بندہ جدو جہد کرے اگر وہ مکمل ہوتا تو کیا بندگی کیلئے جدو جہد کرتا؟ پھر حسن علوی سے فرمایا! کہ آپ جدو جہد کریں اور اپنی اور بہن کی خدمت کریں اور خیال رکھیں، اب والد صاحبؒ کے بعد آپ ہی کی زمہ داری ہے اور فرمایا! کہ بہن سے محبت کریں اور جتنا پیار بیٹیاں کرتی ہیں اتنا بیٹے نہیں کرتے۔ اس نے ماں کی بیماریوں کا ذکر کیا تو آپ جناب نے فرمایا! کہ بدھ کے روز مغرب کے بعد سب بیٹھ کر ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ہزار بار یا ربُ پڑھیں اور دعا کریں اس نے بہن کی شادی کا ذکر کیا کہ اچھا رشتہ مل جائے تو حضور نے یہی طریقہ اس کے لیے بھی بتایا اور بھائیوں سے فرمایا! کہ آپ دونوں پر بھی زمہ داری عائد ہوتی ہے۔ محنت کریں پڑھیں لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر علم میں اپنی معرفت رکھ دی ہے۔ آپ کوشش کریں اور فرمایا! درود شریف اول آخر تین بار اور درمیان میں یا علیم تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر انگوٹھا اور ساتھ والی دو انگلیوں پر پھونک کر اپنے دل پر ملیں۔ پھر فرمایا! کہ قرآن پاک میں یہ ارشاد جو ہوا ہے کہ" و ما خلقت الجن والانس الالیعبدون" یہاں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لیعبدون سے مطلب معرفت حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے معرفت حاصل کرنے کے لیے پیدا کیا۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے اسماء کے مظہر تھے اور حضور سرکار دو عالم ﷺ خاص ذات کے مظہر اور اولیائے اُسکی صفات کے مظہر تھے۔ حضور پاک کی کسی صفت کا انکار کرنا نبوت کا انکار کرنا ہے۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے خلیفہ اللہ کا خطاب دیا۔ کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ پیدا کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ فساد کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

پھر حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا فرمایا !اور "نفخت فیه من روحی" یعنی حیات کی اپنی صفت اس میں ڈال دی۔ حضرت آدمؑ نے سب سے پہلے الحمدللہ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے سب علم اس کو عطا فرمایا۔ سب چیزوں کے نام اور پہچان بتائی۔ پھر فرشتوں سے پوچھا اُنہوں نے لاعلمی ظاہر کی اور عاجزی کی اور حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تو اُنہوں نے سب اسماء فرشتوں کو بتا دیئے۔ تو اُنہوں نے پاکی بیان کی۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمھم اللہ اس کی مخلوق اور اللہ خالق ہے اور حضور ﷺ عبد اور رسول ہیں۔ تو پھر شرک کا شائبہ تک نہیں رہا۔ فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء نہ ترقی نہ زوال، نہ جوہر نہ عرض نہ ضد نہ مثل۔ حضور پاک ﷺ کا جسم مبارک بھی ہے، جوہر بھی ہے پھر شرک کیا ہوتا ہے۔ فرمایا! کہ حواس خمسہ سے ہم کام لیتے ہیں۔ اس کو دیکھ نہیں سکتے مس نہیں کر سکتے وغیرہ۔

☆ پشاور والے ایک شخص کو نصیحت کی وہ شخص اوراد و وظائف سے شاید خراب ہوا تھا۔ اور وہ کہہ رہا تھا کہ میرا پیر فوت ہو گیا ہے۔ اور شاید بیعت بھی ہونا چاہتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے چکروں میں تھا۔ داڑھی اس کی چھوٹی تھی۔ تو حضور نے اس کو سمجھایا اور سختی بھی کی کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کی سنت کو صحیح رکھو۔ پھر اسے فرمایا! کہ فارسی کا شعر ہے کہ دودھ کے بغیر مکھن نہیں بن سکتا۔ علم ظاہر دودھ اور علم باطن مکھن ہے۔ علم ظاہر جب تک نہ ہو علم باطن حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسے فرمایا! کہ رزق حلال کماؤ اور بیوی بچوں کے حقوق پورے کرو۔ نماز روزہ اور شریعت کی پابندی کرو۔۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس میں اپنی معرفت نصیب کر دے گا۔ پھر غوث پاک رضی اللہ عنہ کا واقعہ جب شیطان ان کے پاس آیا تھا اسے سنایا پھر اس شخص کو غصہ سے فرمایا! کہ پیر فوت نہیں ہوتا۔ یہ وہابیوں کی باتیں ہیں۔ وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی طرح فیض پہنچاتا ہے اور آپ حضور نے اس کی

بیعت نہیں کی۔لیکن اس کو وظیفہ دیا اور فرمایا !کہ میں نہیں جانتا کہ تیرا پیر کتنا کامل ہوگا لیکن میں اس میں دخل دینے سے ڈرتا ہوں۔کسی کی پیری مریدی میں دخل نہیں دیتا۔ لیکن مجذوب اس طرح راہنمائی نہیں کرسکتا جس طرح سالک کرتا ہے۔

☆ کسی طالب علم سے فرمایا !کہ ایک دن کے ناغہ سے پچھلے چالیس دن کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

☆ سردیوں کے شروع ہونے پر بات چلی تو فرمایا !اب ہم لوگ سہولت پسند ہو گئے ہیں اور بڑے کمزور ہیں نہ سردی برداشت کرسکتے ہیں نہ گرمی۔جان خان ماما نے کہا کہ گرمیاں غریبوں کی اور سردیاں امیروں کی ہیں تو حضور نے فرمایا !کہ غریبوں کی ایک بھی نہیں۔

☆ حضور پیرومرشد مدظلہ نے فرمایا !کہ ہم حواس خمسہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرسکتے ہیں۔"لاشیی" یہ کچھ بھی نہیں۔کیونکہ حواس خمسہ کی جو پانچ خصوصیات ہیں دیکھنا، چکھنا، لمس کرنا، سننا اور سونگھنا۔نہ تو ہم اسے دیکھ سکتے ہیں نہ ہم اسے سونگھ سکتے ہیں، تو اس کی معرفت کس طرح حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ حضور نے فرمایا !کہ جب حضرت آدمؑ کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی تو فوراً سب سے پہلے ان کو چھینک آئی اور انہوں نے الحمدللہ کہا۔اس لیے ہم لوگوں کو جب چھینک آتی ہے تو وہی سنت ادا کرتے ہیں۔فرمایا !کہ شیطان نے بڑائی کی اور حضرت آدم علیہم السلام نے الحمدللہ کہا۔فرمایا !کہ سب چیزوں کے نام حضرت آدم علیہ السلام نے بتادیئے۔جو قیامت تک تھیں۔فرمایا !کہ فرشتوں نے جن پر عکس علم اللہ تھا اُنہوں نے علم ظاہر کیا۔اور سچ ہی کہا تھا لیکن حضرت آدم علیہ السلام نے الحمدللہ کہا۔

☆ کسی بات پر فرمایا! کہ خالی برتن بولتا ہے بھرا نہیں بولتا۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ سے میں نے زیارت شریف میں داخل ہونے کا طریقہ دریافت کیا کہ زیارت شریف سے باہر دروازے مبارک کے پاس عرض کریں کہ حضور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہوں اجازت عطا فرمائیے۔ پھر سیدھا پاؤں اندر داخل کریں اور اس طرح سلام عرض کریں کہ "السلام علیک یا سیدی و مرشدی و وسیلتی الیٰ جناب اللہ تعالیٰ" یا یہ بھی فرمایا: "فی جناب اللہ تعالیٰ" اور فرمایا ! کہ ہر دربار اور ہر ولی کی خدمت میں اس طرح عرض کریں۔

☆ حافظ اختر حفیظ صاحبؒ کشمیری جب اپنا مدرسہ کھولنے کی اجازت لے کر جانے لگے تو ان کو نماز کی نصیحت اور داڑھی بڑھانے اور عمامہ سر پر رکھنے کا فرمایا! کہ یہ سنت ہے اور کتاب بہار شریعت پڑھنے کا فرمایا ! کہ اس میں سب مسائل ہیں اور کتاب وجیہہ الصلوۃ کا فرمایا ! کہ درویشی علاقہ ہری پور مانسہرہ میں مولانا صدرالدین صاحبؒ یہ بہت بڑا علمی گھرانہ ہے۔ ان کی تصنیف ہے جس میں جنازہ،نماز، اسقاط وغیرہ سب مسائل ہیں اس کے مطالعہ فرمایا۔

☆ آپ جناب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا ایک خلیفہ بناتا ہوں تو آپ حضور نے فرمایا! کہ خلیفہ تو وہ ہوتا ہے کہ اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں کام کرتا ہے۔ فرائض سنبھالتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے ہر جگہ وہ ہی وہ ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہونے کا مقصد، اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونا ہے۔

☆ حضور مرشد پاک نے فرمایا کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ سب سے بڑی سورت کونسی ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ سورۃ اخلاص سب سے بڑی سورۃ ہے۔ فرمایا! کہ حضور پاک ﷺ کے پاس شکایت آئی کہ کچھ لوگ

(امام) اپنی نماز (جماعت) میں ہر رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بلا کر پوچھا تو اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک ہم یہ سورت ہر رکعت میں پڑھتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ رب العزت کی وحدانیت جس انداز سے بیان کی گئی ہے ہمیں اس سے محبت ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے پڑھا کرو۔ پھر آپ جناب نے فرمایا کہ لیکن فقہائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ مختلف سورتیں پڑھیں کہ جگہ نہ جگہ پڑھنے سے زیادہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر آپ حضور نے فرمایا! کہ حدیث شریف میں ہے کہ "جو شخص بیماری میں چالیس دفعہ" قل ھو اللہ احد" سورہ اخلاص پڑھے گا تو اگر اس بیماری میں مر گیا تو ایمان سے مرے گا۔

☆ حضور پیر و مرشد مدظلہ نے فرمایا! کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ کے عشق میں ایسا نہیں کیا۔ تو حضرت محبوب پاک شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان کو عشق کی بو بھی نہیں لگی تھی۔ اگر وہ عاشق ہوتا تو محبوب کے امر پر فوراً سر جھکا دیتا سوچتا نہیں۔

☆ آپ جناب نے حضرت رابعہ بصریہؒ کا واقعہ بیان کیا کہ اُنہوں نے دو روٹیاں خیرات کیں۔ تو بعد میں ان کے پاس دو پھر چار، چھ، آٹھ، دس حتیٰ کہ بارہ روٹیاں کسی نے بھیجیں تو آپ واپس کرتی رہیں اور فرماتیں رہیں کہ یہ میری نہیں ہے جبکہ ان کے پاس دس مہمان آئے تھے تو جب پوری آئیں تو لے لیں اور کہا کہ یہ میری ہیں۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دس گنا بدلہ فرمایا ہے۔

☆ کسی نے آپ جناب سے پوچھا کہ سفر میں قصر فرض کے ساتھ سنت بھی ضروری ہے۔ فرمایا بہت ضروری۔ فرض تو اللہ تعالیٰ نے خود معاف فرما دیے ہیں۔ (قصر) سنت معاف نہیں فرمائے۔ یہ لوگوں نے غلط مشہور کر رکھا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے

حقوق تو معاف فرما دیتا ہے لیکن بندوں کے حقوق نہیں معاف فرماتا۔ تو حضور سرکار دو عالم ﷺ رحمتہ للعالمین ہیں تو ہم پر ان کے احسانات کا شمار نہیں۔ تو ان کے ہم پر بے شمار حقوق ہیں یہ سنت بھی حضور پاک ﷺ کے ہیں۔

☆ کسی جوان نے آپ کی خدمت میں گھٹنوں کے درد کی شکایت کی اور دعا وغیرہ کے لے عرض کیا تو فرمایا کہ جب میرے گھٹنوں میں رد ہوا کرتا اور لگا تار ہوتا تھا تو میں نے ایک ورزش شروع کی۔ اور وہ یہ کہ رکوع میں گھٹنوں کو ٹائیٹ پکڑنا اور پھر اسی طرح کر کے دکھایا۔ اس کے بعد ٹھیک ہوئے اب تو خیر میری عمر کا تقاضا ہے۔

☆ آپ جناب نے ایک بزرگ کے متعلق فرمایا (جس کا نام راقم الحروف بھول گیا) کہ وہ جب ایک بستی پر سے گزرے تو آباد تھی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر وہاں سے گزر ہوا تو بستی نیست و نابود ہو چکی تھی۔ پتہ کیا تو بتایا کہ یہ لوگ نوافل کی کثرت کرتے تھے جو کہ چھوڑ دیے اس لیے یہ حشر ہوا۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ کسی بزرگ نے قرأت اور کسی نے سجدہ کو لمبا کر کے پڑھنے پر زور دیا ہے اصل میں جس کسی کو جتنی معرفت جس میں مل سکی اتنا ہی اس کا فرمایا۔

☆ حضور مرشد پاک وضو کر رہے تھے تو کسی نے سلام کیا تو بعد میں آپ جناب نے فرمایا کہ کوئی وضو کر رہا ہو تو سلام نہیں کرنا چاہیے۔

☆ میرے شیخ طریقت و شریعت سے ایک شخص تعویذ کے لیے اسرار کر رہا تھا۔ تو اس کو تعویذ کے لیے کاغذ پر اور ۷۸۶ اور تین دفعہ یااللہ یااللہ یااللہ لکھ کر دیا۔ اور فرمایا کہ یہ سب سے بڑا تعویذ ہے۔ کیونکہ یہ اسم ذات ہے باقی سب صفاتی نام ہیں۔

یہ ذاتی ہے پھر فرمایا! کہ جب قبلہ علام حضرت خواجہ نور محمد مہاروی ؒ کو حضرت مولانا فخر الدین دہلوی ؒ سے خلافت ملی تو عرض کیا کہ حضور پنجاب کے لوگ تعویذ بہت مانگتے

ہیں۔ آپ کرم فرمائیں تو حضرت مولانا فخر الدین دہلوی ؒ نے فرمایا کہ تین دفعہ اللہ اللہ اللہ لکھ کر دے دیا کرو۔ تعویز پر ۷۸۶ لکھ کر دیا تو فرمانے لگے کہ ۷۸۶ لکھتے ہیں کیونکہ اصل بسم اللہ ہے۔ جب شمار کریں گے تو ۷۸۶ لکھیں گے پڑھنے میں بسم اللہ ہے۔ اکثر علماء کو بھی اسکا علم نہیں۔

☆ آپ جناب نے فرمایا کہ اعلی حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کا وصال یہاں احمد خان کے گھر ہوا۔ وہیں بیمار تھے حضرت ثانی خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ کے جب آپ شادی کرنے لگے تو فرمایا! کہ کہاں تیرے لئے گھر بناؤں تو حضرت ثانی صاحبؒ کو یہ جگہ خوش تھی۔ تو یہاں ۲ کنال جگہ خریدی۔ سموں والے حافظ جی صاحبؒ کے بارے میں فرمایا کہ وہ سیال شریف کے مرید وخلیفہ تھے۔ (غالباً اسی طرح فرمایا) لیکن یہاں خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ اور جب اعلیٰ حضرتؒ کو فالج ہوا تو سنا ہے حافظ جی صاحبؒ ان کو اس وقت وضو کروا رہے تھے۔ میں نے حضرت احمد شاہ مجذوب کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے اور سنا ہے کہ حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ اِن کو یہ خلافت اور سجادگی دینے کا خیال رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں کسی وجہ سے ان کا خیال بدل گیا اور خواجہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ کو دی پھر فرمایا! کہ میں نے ویسے ہی سنا ہے، اپنے حضرت صاحبؒ سے نہیں سنا اس لیے تصدیق نہیں کر سکتے۔

☆ مفتی حبیب الرحمٰن شاہ صاحبؒ کشمیری سے مسجد شریف کے صحن میں بعد از نماز مغرب گفتگو کرتے ہوئے ان کے کسی مسئلے متعلق فرمایا! کہ اس کی درخواست دو نا۔ پھر قدرے خاموش ہوئے اور سر مبارک جھکا لیا۔ پھر اس کے بعد ان سے درد آمیز لہجے میں فرمایا کہ شاہ صاحبؒ ہمارے لیے سب ہی برگزیدہ ہیں لیکن شہنشاہ کربلاؓ کا جو واسطہ ہے

میرے خیال میں وہ کبھی رد نہیں ہوتا۔

☆ مورخہ 10۔12۔1999 بروز اتوار میں نے عرض کیا کہ غریب نواز کسی سے فیض لینے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔تو فرمایا! کہ فائدہ یعنی دین و دنیا کا فائدہ لینا۔

☆ مسجد شریف کے برآمدے میں نماز مغرب کے بعد اس غلام نے عرض کیا کہ حضور! اعلیٰ حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ تونسہ شریف پیر پٹھان خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ کے چونکہ عظیم خلفاء میں سے ہیں اس تعلق کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔تو زبان مبارک سے فرمایا کہ اب بھی آپ تونسہ شریف جاؤ پرانے لوگوں سے ملو تو آپ کو بتائیں گے کہ جو مقام حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کو حضرت پیر پٹھان صاحبؒ کے خلفاء میں حاصل تھا کسی اور کو وہ نہ تھا۔ اور تونسہ شریف میں مسجد، دربار، سرائے وغیرہ میں جتنی بھی لکڑی استعمال ہوئی ہے وہ خواجہ فاضل شاہ صاحبؒ نے بھیجی ہے۔فرمایا! کہ اب تو زیادہ ہٹائی گئی یا بیچ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ مسجد شریف میں جو فرش پر مصلے بنائے گئے تھے وہ سارا پتھر یہاں سے گیا ہے۔ بلکہ ایک خط مبارک خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ کا اب بھی ہمارے پاس موجود ہے۔کہ جب ایک مصلیٰ کم ہو گیا تھا انہوں نے خط لکھ کر منگوایا فرمایا کہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ کا جنازہ کسی اور نے پڑھایا۔ حضرت خواجہ محمد فاضل شاہؒ صاحبؒ وہاں موجود نہیں تھے۔ اور خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ کا جنازہ حضرت ثانی محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ نے پڑھایا۔ حضرت حافظ موسیٰ صاحبؒ کے وصال کے وقت حضرت خواجہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ وہاں موجود نہیں تھے۔ حضرت خواجہ حامد صاحبؒ کا جنازہ حضرت ثالث خواجہ محمد اکرم شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ کا وصال جمادی الاول میں ہوا تو جب ان کا آخری سال تھا تو وصال سے قبل حضرت پیر پٹھان صاحبؒ کے آخری عرس پر آپ نے

کچھ ایسی باتیں کیں کہ سب لوگ جان گئے کہ آپ کا آخری عرس ہے اس وقت یہ بھی خواجہ کریم اللہ بخش ؒ نے فرمایا! کہ محمد عبداللہ شاہ صاحبؒ میرا دایاں بازو ہے۔ جب خواجہ اللہ بخش صاحبؒ کے پاس حکیم لے گئے۔ تو خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ نے فرمایا ! کہ میں نے پچاسی سال بادشاہی کی ہے۔ اب مجھے شرم آتی ہے کہ علاج کرواؤں خواجہ اللہ بخش صاحبؒ نے جو آخری نماز پڑھی تو آپ بیمار تھے۔ تو وہ نماز خواجہ حافظ موسیٰ صاحبؒ نے پڑھائی۔ تو خواجہ کریم اللہ بخش صاحبؒ کے ایک جانب حضرت میاں حامد صاحبؒ اور دوسری جانب خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ کھڑے ہو گئے۔ جب خواجہ اللہ بخش صاحبؒ کا وصال ہوا تو لوگ نماز پڑھنے جا رہے تھے ان کا ایسا تصرف تھا کہ نماز سے پہلے لوگوں نے ان کے ذکر جہر کی آواز حجرے سے سنی۔ اور جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ لوگ ان کی قبر کھودنے جا رہے ہیں۔ خواجہ اللہ بخش صاحبؒ نے وصال سے آخری رات کو خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ کو بلوایا اور فجر کی اذان کے وقت فارغ کیا۔ یہ عابد شاہ ولد الطاف شاہ کے پردادا بیان کرتے ہیں۔ کہ جب خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ کمرے سے باہر نکلے تو آپ کی کیفیت اس قدر پریشان کن تھی کہ آپ کو راستہ نہیں دکھائی دے رہا تھا تو میں سہارا دے کر لایا ان کے علاوہ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ نے کچھ اور ارشادات بھی فرمائے جو صحیح طرح یاد نہ رہے۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ غریب نواز ہمارے گڑھی شریف کے محترم حضرات کے جنازے کون سے بزرگوں نے پڑھائے ؟ تو فرمایا! کہ باقی تو مجھے معلوم نہ ہو سکا یا کچھ معذوری ظاہر فرمائی۔ پھر فرمایا کہ حضرت ثالث صاحبؒ کا جنازہ دو مرتبہ پڑھایا گیا۔ وہ اس لیے کہ پہلے جنازہ میں میری طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ چونکہ میری عمر بہت کم صرف سترہ سال بھی ابھی پوری نہیں ہوئی تھے۔ اور یہ سارے بوجھ گھر بار، بہن بھائی

درگاہ شریف کا۔ اس حالت میں میری کیفیت خراب ہوگئی۔ تو میں پہلے جنازے میں شریک نہ ہوسکا۔ تو دوسرا جنازہ پڑھایا گیا۔ پہلا جنازہ مولوی محمد اسحاق مانسہری اور دوسرا یہ فتح جنگ کے ایک قاضی صاحبؒ تھے انہوں نے پڑھایا۔ پھر فرمایا کہ اس وقت میں سارے ملک کی حالت بڑی خطرناک تھی پیسہ ملتا ہی نہیں تھا اور خاص کر حضرت ثالثؒ کا آخری سال بہت مشکل حالات تھے۔ لنگر شریف کا حساب کتاب بھی بہت مشکل ہوگیا تھا۔ اب مہنگائی تو ہے لیکن پیسہ بہت ہے ملک میں لوگوں کے پاس۔ اس وقت تو پیسہ ملتا ہی نہیں تھا ورنہ گڑ اور آٹا وغیرہ کی قیمت بتائی کہ کم تھی۔

☆ شاہ گُل جی کی وزارت (چیئر مین برائے انسداد فرقہ واریت) کے متعلق بات چلی تو فرمایا کہ اصل میں اس کے لیے نہ شیعہ اور نہ وہابی کو منتخب کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے پر راضی نہ ہوتے۔ فرمایا! کہ میں تو آخر تک برخلاف تھا لیکن پیر بھائیوں، دوستوں، باقی گھر والوں کے اسرار پر اور خاص کر دیوان غلام السدید ین صاحبؒ جو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی اولاد ہیں وہ ڈاڈھی سفارش تھی اور فرمایا! کہ ایک لحاظ سے اچھا بھی ہے۔

☆ میں نے عرض کیا کہ حضور عید کے روز قبرستان جانا کیسا ہے؟ تو فرمایا کہ بالکل صحیح ہے اچھی بات ہے۔

☆ حسن علوی صاحبؒ نے امتحان CSS کے یا انٹرویو کے متعلق عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں تو دعا کر کے فرمایا کہ جب تو جائے تو دائیں طرف کھٰیٰعٓصٓ اور بائیں طرف حٰمٓ عسٓقٓ پڑھنا۔

☆ دو دوست (بھٹی صاحبؒ اور خاور صاحب) جو اکثر واہ کینٹ سے یہاں گڑھی شریف حاضر ہوتے ہیں ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ آپ جناب کے دعا سے

میں پاس تو ہو گیا ہوں لیکن کسی دوسری چیز کے امتحان کا ذکر کیا کہ اس کے پیپر میں کئی بار پاس نہ ہو سکا۔ تو آپ جناب نے فرمایا! کہ نماز کے بعد جب نفل پڑھ لیں تو ایسی جگہ جہاں کوئی بھی نہیں دیکھے کھڑے ہو کر دعا کی طرح ہاتھ اُٹھا کر ہزار بار" یارب" پڑھیں۔ اگر ایک دن میں نہیں تو دس دنوں میں تقسیم کر کے روزانہ سو سو بار پڑھ کر ہزار بار پورا کر لیں لیکن اس دن شروع کریں کے آخری دن کو ہزار پورا ہو جائے تو کل کو پیپر ہو۔

☆ آپ جناب نے منیۃ المصلی ہم طالب علموں کو پڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اجماع یہ ہے کہ جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان تابعین علیہم الرضوان سے لے کر ائمہ مجتہدین تک سب متفق ہوں اس کو اجماع کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! بعد کے زمانے میں یعنی آج کل جو متفق ہوں تو فرمایا: اس کو اجماع نہیں کہہ سکتے۔ اتفاق کرنا کہتے ہیں۔

☆ آج نماز مغرب کے وقت حضور کی پوتیاں مسجد میں حضور کے پاس آئیں تو حضور جو کہ بچوں سے بے انتہاء شفقت و محبت کرتے ہیں لیکن خلاف معمول ان پر سخت غصہ کیا کہ چلی جاؤ۔ اس وقت نہ آیا کرو۔ ایک نے ممتاز شاہ جی سے کہا کہ مجھے دکان پر لے جاؤ اور چیز لے کر دو۔ آپ جناب نے منع کیا کہ اس وقت نہ نکلا کرو۔ پھر فرمایا کہ حضور رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ اذان مغرب کے وقت (راقم) یا فرمایا! کہ شام کے بعد خصوصاً اذان مغرب کے وقت بچوں کو باہر نہ چھوڑا کرو اور اندر کر کے دروازہ بند کر دو۔ (کیونکہ بلائیں اترتی ہیں) اور فرمایا! کہ سارا دن تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے کہ دن بھر روزی کی تلاش میں باہر نکلتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بلائیں اُٹھا لیتا ہے۔ لیکن شام کے بعد ساری بلیات، مصیبتیں اور آفتیں اُتر آتی ہیں۔ اس غلام نے عرض کیا کہ حضور ہمارے علاقے میں بچوں کو مسجد کے دروازے پر مغرب کے وقت نمازیوں سے دم ڈلوانے کے

لیے بھیجتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟ آپ جناب نے فرمایا! کہ ہاں وہ لوگ اس لیے کرتے ہیں کہ یہ وقت قبولیت کا ہے۔ لیکن جب آذان گذر جائے اور نماز ہو جائے کے وقت پر بھیجیں (لیکن اس پر زور دیا کہ اذان کے وقت بچوں کو باہر نہ چھوڑیں)۔

☆ آپ حضور نے کسی بات کی مناسبت سے فرمایا کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کے لیے عبدہ ورسولہ ان کی اپنی خاصیت کی وجہ سے ہے۔ اس عبدہ سے ان کے عابد ہونے کو اشارہ اور عبادت کی طرف مطلب ہے۔ نعوذ باللہ وہ عام بندوں سے تو مطلب نہیں ہو سکتا۔ کسی وقت انکو، عبد وعبدہ ہر جگہ ان کی خصوصیت کا ذکر فرمایا۔

☆ قاری شفیق الرحمٰن صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضور یہ گھروں میں چوہے کس طرح بڑھ جاتے ہیں؟ تو فرمایا! کہ میں نے خود تو نہیں پڑھا لیکن ایک استاد حافظ جی صاحبؒ سے سنا تھا کہ یہ بغیر وضو کے اذانوں کے وجہ سے بڑھتے ہیں۔ وہ برے عالم تھے تحقیق کے بغیر بات نہیں کرتے تھے۔ پھر قاری صاحبؒ نے غالباً ان کے خاتمے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ مٹی کے گھڑے ماٹی وغیرہ کی ۴ ٹھیکریوں پر سورۃ تبت یدا ابی لھب علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر پوری سورۃ لکھیں اور گھر کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں یہ بھاگ جاتے ہیں۔

☆ کسی بات کی مناسبت سے آپ جناب نے فرمایا کہ سارا فساد حسد اور بغض کی وجہ سے پھیلتا ہے یہ ان کی جڑیں ہیں پہلے جب گاؤں میں کوئی خاص بات کسی کو حاصل ہوتی تو سارا گاؤں اس پر فخر کرتا۔ لیکن اب دیکھیں ہر کوئی حسد ایک دوسرے پر کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تو روزانہ یہ دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے گاؤں کو بغض، حسد، کبر، عجب، کینہ اور طول امال سے پاک صاف فرما۔ پھر فرمایا کہ دیکھو بے برکتیاں آ گئیں۔ دیکھو فصلوں کو، وہ موسیٰؑ کی قوم والا عذاب۔ وہ نوحؑ کی قوم کا عذاب۔ اب ہر جگہ دیکھو۔

لکڑی کو، کتابوں کو، باقی چیزوں کو سوئی لگی ہوئی ہو گی۔ پہلے سارے گاؤں میں دو تین گائیں بھینسیں ہوتی تھیں لیکن سارے گاؤں میں مکھن دودھ عام ہوتا تھا۔ لیکن اب دیکھو ہر گھر میں دو تین گائیں بھینسیں ہیں لیکن مکھن دودھ نہیں ملتا۔

☆ کسی بات پر فرمایا کہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ کے دور میں سارا وطن ایک تھا۔ یعنی یہ مقرر نہیں تھا کہ افغانستان اور دوسرے ممالک۔ تو اس وقت دو دشمن خوانین گروپ تھے۔ ایک کابلی تھا تو دوسرے نے کابلی کے شر سے پناہ حضرت پیر پٹھان صاحبؒ کے پاس لی۔ بعد میں دشمنوں نے اطلاع بھجوائی اور قسمیں کھائیں۔ تو اس نے حضرت پیر پٹھان صاحبؒ سے اجازت لی کہ اب چلتا ہوں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ وہ تجھے قتل کر دیں گے۔ تو اس نے عرض کی کہ کابلیوں نے اپنی قسمیں کھائیں اور یہ کہا وہ کہا۔ تو حضرت پیر پٹھانؒ نے فرمایا کہ کابلی بندہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت گھی یا تیل کا فرمایا کے بھرے برتن میں ڈالے اور پھر نکال کر تلوں کے بھرے برتن میں ڈالے تو جتنے تل اس کے ہاتھوں پر لگیں اگر اتنی قسمیں اٹھائے تو پھر بھی اس کا اعتبار نہ کرو۔

☆ کسی نے عرض کیا کہ جماعت عصر کا وقت بدلنا چاہئے یعنی عصر درمیان میں تھوڑی رہ گئی ہے۔ تو فرمایا کہ نماز عصر کا مستحب وقت یہ کہ شام سے ۴۵ منٹ تقریباً پہلے فرمایا تو اب سردیاں آرہی ہیں۔ اب تو عصر کا ٹائم گھٹے گا۔ اور فرمایا کہ مغرب کی نماز کا ٹوٹل وقت رات کا یعنی غروب آفتاب سے صبح طلوع آفتاب تک جو رات ہے۔ اس کا ساتواں حصہ تک ہے۔ لیکن اشتباق النجوم یعنی رات کے تیسرے حصہ کے بعد ہے۔ پھر فرمایا کہ میاں جی اور میرا روزانہ یہاں جھگڑا ہوتا تھا وہ ٹائم بدل دیتا ہے میں کہتا کہ یا آپ رہیں یا میں رہتا ہوں۔ اور یہ بات مسکرا کر فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور سنا ہے خواجہ حافظ سدید الدین تونسویؒ کے زمانہ میں خواجہ حافظ صاحبؒ شریک ہوتے تھے تو فرمایا

کہ نہیں دو جماعتیں نہیں۔ ایک ہوتی تھی۔ لیکن ۱۲ بجے رات کے بعد۔ اور اس وقت تک وہی طریقہ آرہا تھا۔ جو خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ کے اپنے وقت میں جس طرح پڑھتے تھے۔ پھر فرمایا کہ پہلے یہاں گڑھی شریف میں بھی یہی طریقہ تھا۔

☆ آپ حضور نے فرمایا ! کہ چار چیزں ہوتی ہیں (۱) وہم (۲) شک (۳) ظن (۴) یقین۔ وہم نہ ہونے کا ہوتا ہے۔ شک برابر ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان۔ ظن یقین کے نزدیک ہوتا ہے۔ اور یقین تو پکا ہوتا ہے۔

☆ آپ جناب سے کسی طالب علم نے وظیفہ مانگا تو اسے فرمایا کہ حفظ کر رہے ہو۔ تلاوت کو زور دو یہ بعد کی چیزیں ہیں۔ فرمایا جو بہت وظائف و عبادات کرتے ہیں عجب مغروری ان میں ہوتی ہے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ تھوڑی چیز کو پسند فرماتے تھے۔ خدمت میں بہت زور دو۔ حلال روزی کماؤ۔ فرض نماز با جماعت اور سنت ادا کرو۔ فرمایا! کہ کے الطاف شاہ کے دادا سید لال شاہ کہتے تھے، کہ یہاں میں نفل پڑھ رہا تھا (اور آپ جناب نے مسجد کے ہال کے باہر جنوب میں کیاری اور راستے کے ساتھ کا اشارہ کیا) تو حضرت ثانی عبداللہ شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ زیادہ نوافل میں نہ پڑو۔ یا فرمایا کہ زیادہ نفل نہ پڑھو میرے پوچھنے پر حضور سیدی و مرشدی نے فرمایا کہ سید لال شاہؒ کریم اللہ بخش تونسویؒ کے مرید تھے اور میں نے اُنہیں دیکھا تھا۔

☆ حضور مرشد پاک میرے پوچھنے پر تفصیل بتانے لگے کہ جو موتیں شہادت میں آتی ہیں پھر میں نے مسافر اور جوان موت کے بارے میں عرض کیا تو فرمایا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے۔ لیکن یہ موتیں شہادت میں نہیں۔ ہاں حادثے کی موت شہادت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کرم پر منحصر ہے کہ بے نیازی کی ہوا چلتی ہے تو کبھی جنگ میں مرنے والا بھی شہید نہیں ہوتا۔ اس غلام نے عرض کیا کہ حضور جمعتہ المبارک کے دن

اور رات میں فوت ہونے والوں سے حساب کا کیا مسئلہ ہے؟ فرمایا ! کہ ہاں جمعۃ المبارک کی راتوں یعنی شب جمعہ اور شب ہفتہ دونوں راتیں اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں شامل کی ہیں۔ یا فرمایا کہ جمعہ کو عطا کی ہیں۔ ان راتوں میں اور جمعہ کے دن میں فوت ہونے والوں کا حساب نہیں۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ حضرت اعلیٰ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے خلفائے عظام کتنے تھے؟ تو آپ جناب نے تفصیل بتائی اور فرمایا کہ خلافت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو بیعت کے مجاز ہوتے ہیں۔ اور دوسرے بیعت نہیں کرتے لیکن وہ بھی مقبولان خدا ہوتے ہیں۔ بلکہ خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ کے کسی خلیفہ کے بارے میں بتایا کہ وہ مجاز بیعت نہیں تھے۔ لیکن ان کا مقام مجاز بیعت والے سے بلند تھا۔ پھر پوچھنے پر ارشاد فرمایا ! کہ بسال شریف کو میرا شریف سے اور میرا شریف کو یہاں سے جناب خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ سے خلافت تھی اور حضرت ثالث صاحبؒ نے بسال شریف کو خلافت دی تھی۔ پھر بسال شریف کے کسی پیر صاحبؒ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تقریر وغیرہ سے ہچکچاتا تھا تو اس پیر صاحبؒ نے مجھے دو کتابوں کے پڑھنے کا مشورہ دیا۔ حالانکہ وہ عام کتابوں میں شمار ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس بزرگ کا تحفہ تھا اس لیے ان کے پڑھنے سے میری ہچکچاہٹ دور ہو گئی۔

☆ فرمایا کہ دولت پہلے بھی تھی۔ لیکن اب زیادہ نفسا نفسی کا دور ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ دولت بھی نہ دے کہ فتنہ وفساد کا باعث ہو۔ اور ایسی تنگی بھی نہ دے کہ کسی اور کے محتاج ہوں۔ بس اتنا دے کے عزت سے زندگی گزر جائے۔ فرمایا ! کہ حضرت عمرؓ کی دعا ہے کہ یا اللہ زیادہ مال جو غفلت کا باعث ہو بچا۔ اور زیادہ تنگی سے جو احتیاج کا باعث ہو اس تنگی سے بچا۔

آپ جناب نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر کرتے ہوئے کئی آیتیں تلاوت فرمائیں اور ساتھ ہی یہ آیت شریف **قل یاعبادی الذین۔۔۔۔۔۔۔ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور**ت۔

ترجمہ:۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ جو اپنے نفسوں پر ظلم کریں۔۔۔ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے اور ضرور ہے کہ وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

فرمایا! کہ جب ان کی رحمتوں کو دیکھتے ہیں تو ایک تسلی ہوتی ہے فرمایا! کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ زمین سے آسمان تک پانچ سو نوری سال کا فاصلہ ہے۔ پہلے آسمان سے دوسرے آسمان تک ۵۰۰ نوری سال کا فاصلہ ہے اور پانچ سو نوری سال کا حجم ہے اس طرح ساتواں آسمان۔ اور زمین سے سات سو گنا زیادہ مخلوق پہلے آسمان اور پہلے آسمان سے سات سو گنا زیادہ مخلوق دوسرے آسمان پر اور اسی طرح ساتواں آسمان، تو حضور نے فرمایا! کہ ان سب مخلوقات کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں گھٹی نہیں فرمایا کہ میں بڑا کمزور ہوں اس کی رحمت بہت عظیم ہے۔

پھر آگے فرمایا! کہ ہمارا ایمان لانے کا ایک لحاظ سے بڑا ثواب (فضیلت یا درجہ) وغیرہ ہے فرمایا! کیونکہ حضور پاک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعد میں آنے والوں کا ایمان بڑا ہوگا" تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کس طرح؟ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے مجھے دیکھ کر (میرے معجزات وغیرہ دیکھ کر) ایمان لائے۔ وہ بغیر دیکھے ایمان لائیں گے۔ تو آپ جناب نے فرمایا کہ ہم اس حدیث پاک پر پورے اترتے ہیں۔

☆ آپ جناب نے پوچھنے پر فرمایا! کہ "نور اللہ" نہیں بلکہ "نور من نور اللہ" لفظ ہے۔ یہ بعد کے کم علم عالموں نے وہابیوں سے مقابلہ بازی میں نور اللہ کر دیا۔

☆ آپ جناب اقدس مسجد کی امامت کا عمامہ شریف دھلنے کے بعد باندھنے کے لیے پیش کیا گیا۔ تو آپ حضور نے بیٹھے ہوئے عمامہ شریف باندھا۔ میں نے سنا تھا کہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھا جاتا ہے۔ ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا ادھر آپ جناب نے فرمایا کہ مسجد کی صف پر بیٹھے ہوئے عمامہ باندھا جاتا ہے اور مسجد کے باہر کھڑے ہو کر۔

☆ قاری صاحبؒ نے اپنا خواب عرض کیا کہ فجر کے وقت میں نے خواب دیکھا کہ بغیر وضو اور غسل کے نماز پڑھ رہا ہوں تو آپ جناب نے فرمایا! کہ ایسے خواب نمازی آدمی کے لیے نماز کے وقت نماز کے لیے اُٹھنے کے واسطے اشارہ ہوتے ہیں۔ پھر آپ حضور نے فرمایا کہ خواب سے پریشان نہ ہوں۔ جب کوئی بُرا خواب دیکھا کرو تو لاحول ولاقوۃ شریف پڑھ کر تین دفعہ دائیں طرف تھوکیں اور سیدھے ہاتھ پر سو جائیں۔

☆ نماز عصر کے بعد جبکہ حضور زیارت شریف کے سامنے اپنے وظیفہ میں مشغول تھے تو ایک افغان مہاجر آیا مجھے حضور نے اشارہ سے حکم دیا کہ پوچھ کیا کہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ بکرا گم ہو گیا ہے تو مسجد میں اعلان کرانا ہے، میں نے کہا کہ کل شاہد تمہارا والد آیا تھا تو کسی طالب علم نے علان کر دیا وہ چلا گیا۔ پھر حضور کے پوچھنے پر میں نے ساری بات عرض کر دی، اور پوچھا اس طرح دنیاوی چیز کا علان مسجد میں صحیح ہے؟ تو فرمایا! کہ صحیح تو نہیں ہے۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کا نور مبارک ساجدین میں رہا۔ فرمایا! آیت ہے: " و تقلبک فی الساجدین" پھر نعوذ باللہ کس طرح آپ ﷺ کے والدین کریمین تک۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ نے جبکہ صاحبزادہ شاہ گل جی صاحبؒ بھی ساتھ

تشریف فرما تھے تو فرمایا! کہ جو بھی آتا ہے تنگی اور نیستی، وغیرہ کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن ہر کوئی مالی کوشش کرتا ہے۔ کوئی روحانی علاج نہیں کرتا۔ فرمایا! کہ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے امام شمار ہوتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر سالک بھی فرعون سے اپنے آپ کو بہتر کہے تو دراصل وہ فرعون سے بدتر ہے۔ بزرگانِ دین رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے کہ وہ کسی کو حقیر نہیں سمجھتے۔ پھر فرمایا! کہ آگے کہتے ہیں کہ اصل میں فرعون بھی اور تُو بھی خدا کا بندہ ہے اس کو نیکی کی توفیق نہ دی۔ اور تجھ پر کرم کیا اگر اس کی بے نیازی کی ہو چلے تو پھر فرمایا! اس کے سامنے اپنے گناہوں کو اپنے ہاتھوں پر رکھ دے اور معافی مانگ اس کی رحمت کے سامنے تیرے گناہ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

☆ آپ جناب نے اذانِ مغرب کے وقت جبکہ شاہ گل جی مبارک بھی بیٹھے تھے فرمایا! کہ اس طرف دیکھو۔ رات کے کوئی آثار بھی نہیں اور آذانیں شروع کر دی گئیں ہیں۔ پھر فرمایا! کہ مکہ شریف اور جدہ کا درمیانی فاصلہ ۴۵ میل ہے۔ اور ہم لوگ جدہ میں کھڑے واپسی کا ٹکٹ لے رہے تھے۔ شاہ گل جان بھی ساتھ تھے۔ تو ادھر ٹی وی پڑے تھے۔ ان میں ڈائریکٹ حرم شریف سے اذانِ مغرب شروع ہوگئی۔ ادھر جدہ میں جو کہ مکہ شریف کے اتنا قریب ہے صاف عمارتوں اور مکانوں پر دُھوپ دکھائی دے رہی تھی۔ پھر فرمایا! کہ صاحبِ شرح ہدایہ نے لکھا ہے کہ نماز اگر لیٹ ہو جائے ذرا تو زیادہ سے زیادہ مکروہ ہوتی ہے اور جو وقت سے پہلے ادا کی جائے وہ کہاں جاتی ہے۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ حضور روضے مبارک کے اندر قبروں شریف پر جو پھول تازہ جڑے ہوتے ہیں ان میں بعض لوگ اور طالب علم بھی شاید برکت کی خاطر اُٹھاتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ کیونکہ ایک تو مجھے بے ادبی معلوم ہوتی ہے دوسرا پھولوں کا جڑا ہوا ڈیزائن بھی خراب ہوتا ہے۔ تو زبانِ مبارک سے فرمایا! کہ میں تو جس کو دیکھتا ہوں اس

طرح کرنے سے منع کرتا ہوں۔ یہ بے ادبی ہے۔ پھول تو زیارت شریف کے باہر بھی بہت ہیں۔

☆ نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے آپ جناب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے میں نے عرض کیا کہ غریب نواز میں دیکھتا ہوں کہ کبھی آپ جناب زیارت شریف سے دائیں طرف کبھی بائیں طرف سے مڑ کے آتے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے فرمایا ! کہ اس وقت یہ ٹیوب اندر جل رہی ہوتی ہے اور اس کا سایہ اس طرح حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کا زمین پر پڑتا ہے۔ اس لئے زیارت شریف کے سائے پر پاؤں رکھنے سے ذرا بے ادبی ہوتی ہے۔

☆ نماز مغرب کے بعد بیٹھک شریف میں، میں نے عرض کیا کہ حضور عورت پر ماں باپ کا یا شوہر کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ شوہر کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے موقع کو غنیمت جان کر عرض کیا کہ حضور میری بے ادبی معاف فرمائیں اور اس بارے میں ارشاد فرمائیں کہ بندے پر پیر و مرشد کا یا ماں باپ کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ تو فرمایا ! کہ پیر و مرشد کا حق زیادہ ہوتا ہے وہ روحانی باپ ہے اور خلیفۃ الرسول ﷺ ہے اس کا حق رسول ﷺ کا خلیفہ ہونے سے حضور ﷺ کا حق ہے۔ (آپ جناب چونکہ عاجزی پسند ہیں اس لئے بات جلدی ختم کر دی)

☆ پھر اس کے بعد کسی بات کی مناسبت سے میں نے عرض کیا کہ حضور غریب نواز عورتوں کے لئے تعلیم جائز ہے یا نہیں؟ کہ جس طرح امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہے فرمایا ! کہ نہیں وہ وقت اور تھا۔ اب وقت کے تقاضے اور حالات کے پیشِ نظر یہ صحیح ہے۔ فرمایا ! کہ تمہارے علاقے کی اور بات ہے۔ ادھر تو اپنے ہی پیر بھائیوں میں میں نے بہت ایسا دیکھا ہے کہ جن کی بچیوں کی تعلیم نہیں ہوتی ان کے

رشتے مشکل ہو جاتے ہیں۔ اَن پڑھ لڑکیوں کے رشتے آج کل ہو بھی جائیں تو آگے پھر طعنے ہی سننے پڑتے ہیں کہ جاہل ہے اور اس کے بعد حالات آج کل ایسے ہو جاتے ہیں کہ عورت اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکے تو مشکل ہو جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسے حالات آ بھی جائیں تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔ فرمایا! کہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ کی بہن تعلیم یافتہ ہے۔ (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہے) پھر اس کے بعد گیٹ سے اندر اور باہر ٹہلتے ہوئے اپنی نواسی کا مکمل واقعہ سنایا جن کی حضور نے قریب دنوں میں شادی کرائی تھی۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ انجیکشن (ٹیکہ) اگر رگ میں ہو تو بالاتفاق روزہ ٹوٹتا ہے۔ اور جو رگ کے باہر ہے اس میں اختلاف ہے اور رگ والے میں اتفاق ہے کہ ٹوٹتا ہے کیونکہ مسئلہ یہی ہے کہ جو چیز براہِ راست جوف معدہ یا جوف مغز میں جائے تو روزہ ٹوٹتا ہے۔ پھر میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ خون دینے کے بارے میں میری تحقیق نہیں ہے۔ کیونکہ پُرانی کتابوں میں یہ بات نہیں کہ روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں اس سوال پر کہ خون دینا کسی مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟ تو فرمایا! کہ اس میں اختلاف ہے لیکن کسی مسلمان کی زندگی بچتی ہے تو اچھی بات ہے۔ کیونکہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر شراب کی وجہ سے موت سے بچ سکتے ہیں تو جائز ہے۔

☆ مسجد شریف میں جماعت سے پہلے تشریف فرما تھے تو کسی بات پر فرمایا! کہ میں خود بھی جب گھر میں نماز پڑھتا ہوں تو شک اور وسواس ہوتا رہتا ہے تو کبھی دو، تین، چار دفعہ پڑھتا ہوں۔ پھر فرمایا! کہ بہت دکھ ہوتا ہے کہ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ میری نماز قبول نہیں فرماتا۔ اس لئے اس طرح ہوتا ہے۔ لیکن پھر دل میں یہ خیال آتا ہے کہ شاید مالک کی یہی مرضی ہو۔ یہی چاہتا ہو کہ میرا بندہ میرے سامنے کھڑا رہے۔ اس لئے اس طرح

ہوتا ہے تو پھر تسلی ہو جاتی ہے۔ اور خوش ہو جاتا ہوں پھر کسی پیر بھائی کی بات کی کہ سادہ سا تھا تو کسی کا بتایا کہ اس سے پریڈ کراتے اور لیفٹ رائٹ کہتے۔ تو وہ کبھی ادھر کبھی اُدھر جاتا۔ تو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے وہی پریڈ کرا رہا ہے۔

کسی نے عرض کیا کہ ہمیں شیطان نماز میں قسم قسم کے خیالات دلاتا ہے۔ تو آپ جناب نے فرمایا! کہ ایک بزرگ ولی سے کسی نے عرض کیا کہ باقی مذاہب کے لوگ عبادات کرتے ہیں شیطان نہیں روکتا۔ اور مسلمان کو بہت رکاوٹیں ڈالتا ہے تو اس نے فرمایا! کہ چور اور ڈاکو وہاں جاتا ہے جہاں کچھ دنیا و دولت موجود ہو تو شیطان بھی اس دل کو تنگ کرتا ہے جو ایمان سے بھرا ہو۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ عبادت تو شیطان جتنی کسی نے نہیں کی۔ زمین پر چار انگل ایسی جگہ نہیں کہ شیطان نے سجدہ نہ لگایا ہو۔ لیکن جب بے نیازی کی ہو چلی تو کوئی سجدہ قبول نہیں ہوا۔ ورنہ عمل پر ہوتا تو اس جیسا مقام کس کا ہوتا؟ فرمایا! کہ میں نے حدیث شریف میں پڑھا ہے کہ جس شخص کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ اس دنیا میں پردہ رکھے تو اُس جہاں میں بھی اس کو ذلیل اور رُسوا نہیں کرے گا۔ فرمایا! کہ ایسے بہت سے گناہ ہم سے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا عزوجل نے عزت رکھی اور پردہ چھپایا۔ تو اُمید ہے کہ اس جہاں میں بھی ذلیل نہیں کرے گا۔ وہ صرف نیک لوگوں کے لئے رحمان نہیں۔ بلکہ سب کا اور کافروں کا بھی رب اور رحمان ہے۔ سب کو رزق بھی دیتا ہے۔ ہم لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور جب مصیبت آتی ہے تو واویلا کرتے ہیں۔

☆ روزہ کے متعلق میں نے عرض کیا کہ حضور روزہ افطاری کے وقت جب اذان مغرب ہوتی ہے تو ہمارے علاقے میں مشہور ہے کہ جلدی روزہ کھولو ورنہ مکروہ ہوتا ہے۔

کیا یہ بات صحیح ہے؟ تو ارشاد فرمایا! کہ یہ صرف آپ کے علاقے میں نہیں بلکہ ہر جگہ اکثر مشہور ہے۔ لیکن غلط ہے فرمایا! کہ مئوطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہاں کتب خانہ میں موجود ہے جو حدیث شریف کی مشہور کتاب ہے۔ جس کے متعلق حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک نہ ہوتے تو حدیث کا علم ہم تک نہ پہنچتا۔ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مقام سارے محدثین سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ مجتہد فی المذہب ہیں۔ اور مجتہد فی المذہب کا مقام سارے محدثین سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ بلکہ صرف امام اعظم صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں چار مشہور مجتہد (مجتہد فی المذہب امام صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے شاگرد مجتہد ہیں) امام یوسف صاحبؒ، امام محمد، امام زفر اور امام حسن صاحبؒ رحمھم اللہ۔ ان میں امام حسن صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ سب سے ادنیٰ ہے۔ لیکن مجتہدین میں سب سے کم درجہ امام حسن صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام تمام محدثین کرام حضرت امام بخاری، حضرت امام مسلم رحمھم اللہ سے بڑھ کر ہے۔ اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں مجتہدین تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مئوطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں حدیث شریف بیان کی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور امیر المؤمنین عثمان غنی علیہم الرضوان کے دورِ اقدس میں وہ حضرات رمضان شریف میں مغرب کی نماز اندھیرا کر کے پڑھتے اور روزہ نماز کے بعد کھولتے (یعنی دیر سے) تو مکروہ کیسے ہوا۔ حدیث پاک ہے کہ میرے صحابہ علیہم الرضوان ستاروں کی مانند ہیں۔ جس نے ان میں سے کسی کی بھی اتباع کی ہدایت پا گیا۔ اور فرمایا! حدیث شریف میں ہے کہ میری اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ تو یہ حضرات نہ صرف صحابہ بلکہ خلفائے راشدین علیہم الرضوان ہیں۔ پھر فرمایا! کہ وہ جو مکروہ ہے وہ حدیث شریف میں ہے کہ اشتباک النجوم یعنی ستارے گنتی سے باہر ہو جائیں۔ تو

مکروہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اشتباک النجوم تک یہود اور نصاریٰ رکھتے تھے۔ بلکہ آج بھی رکھتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ مشہور ہے شیعہ لوگ دیر سے روزہ کھولتے ہیں۔ تو فرمایا! کہ شیعہ بہت بعد میں ہوئے ہیں حدیث بہت پہلے کی ہے۔

☆ میں نے بغیر وضو کے سجدہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا! کہ یہ ٹھیک نہیں ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ دیکھو جب اس مالک کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں۔ سجدہ عاجزی کے لئے ہوتا ہے۔ تو وضو اور پاکی کے بغیر کیسے ٹھیک ہے پھر فرمایا! کہ ہم لوگ لا الہ الا اللہ کا ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں وغیرہ۔ یہ اس کی مہربانی ہے کہ بغیر وضو کے بھی اجازت دی اور قبول فرماتا ہے ورنہ اگر بغیر وضو اس کا نام نہ لے سکتے تو پھر! اس لئے تو بزرگانِ دین رحمہم اللہ ۲۴ گھنٹے وضو میں رہتے تھے کہ بغیر وضو اس کا نام تک نہ لیں۔

☆ ارشاد فرمایا! کہ روزہ اگر غلطی سے شام ہونے سے پہلے اس خیال سے کہ شام ہوگئی کھول لیں تو قضاء ادا کرلیں۔ اور آج کل لوگ عمداً شام آئی نہیں ہوتی کھول لیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ شیعہ لوگ دیر سے کھلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فقہ جعفر یہ ہے فرمایا! کہ ان کی اپنی بات ہے فقہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہ نہیں۔ اس غلام نے عرض کیا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا کہ وہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مُرید تھے؟ فرمایا! کہ اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مُرید تھے کوئی کہتا ہے کہ امام اعظم صاحبؒ رضی اللہ عنہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے مرید تھے۔ لیکن حضرت فضیل ابن عیاض امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی تھے۔ پھر ارشاد فرمایا! کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا مقام بہت

بلند ہے۔عرض کیا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا مقام بلند ہے یا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا؟ تو فرمایا! کہ ان کا مقام اپنی جگہ ان کا اپنی جگہ۔لیکن یہ اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہیں اور اہلِ بیت کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ میرے اہلِ بیت کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہیں۔جس نے ان کا دامن پکڑا پار ہوگیا۔عرج کیا کہ آلِ رسول ﷺ کہاں تک اہلِ بیت ہیں؟ تو فرمایا! کہ ایک تو آیت تطہیر قرآن پاک میں جو نازل ہوئی وہ تو پنج تن پاک ہستیاں ہیں۔لیکن حضور پاک ﷺ نے ایک حدیث پاک میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد کو اپنی اولاد کہا اور سارے ملائکہ و انبیائے کرام علیہم السلام و اولیائے کرام رحمہم اللہ حضور پاک رحمۃ للعالمین ﷺ کی آل ہیں۔اور ایک جگہ ساری مخلوق حضور پاک ﷺ کی آل ہیں۔ لیکن جو نماز میں درودِ ابراہیمی میں آل کا ذکر ہے وہاں سارے ملائکہ و انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کا خیال لانا چاہیے۔

☆ میں نے روزے میں مسواک کے متعلق عرض کیا تو فرمایا! کہ جائز ہے اور روزے میں ٹوتھ پیسٹ کے متعلق عرض کیا تو فرمایا! کہ اگر اندر نہ جانے کا یقین ہو لیکن اندر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆ عرس مبارک حضرت اعلیٰ خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر جب محترم شاہ گل جی صاحبؒ نے خطاب کے درمیان مدرسہ کی بات کی تو آپ جناب نے منبر شریف پر بیٹھتے ہوئے ارشاد فرمایا! کہ حضرت خواجہ حافظ سدیدالدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب وہ آخری دفعہ یہاں تشریف لائے۔تو فرمایا! کہ یہاں چونکہ درگاہ شریف اور ایک عظیم کتب خانہ موجود ہے اس لئے یہاں ایک عالی شان مدرسہ ہونا چاہیے۔جہاں تحقیقی علم ہو پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ اس حکم پر ہم لوگوں نے کوشش

کی لیکن کچھ لوگوں کی کوتاہیوں اور کچھ ساتھیوں کے ساتھ نہ دینے سے وہ رک گیا۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ایک ایسا مدرسہ بنے کہ جہاں صرف مسجدوں پر قبضہ کرنے والی بات نہ ہو کہ علم کو ایسی چیزوں سے کیا! کہ مسجدوں پر قبضہ کرنے اور خطابت کے لئے صرف ۷، ۸ سال میں فارغ کرنے لگے۔ پھر فرمایا! کہ ہم لوگوں نے صرف ونحو پر بہت عرصہ لگایا۔ لیکن اب تو بہت مختصر کر دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں صرف خطابت کا علم نہ ہو۔ بلکہ یہاں ایک عظیم الشان کتب خانہ موجود ہے یہاں تحقیقی علم حاصل ہو۔ فرمایا! کہ میں ان ہستیوں کی حدیثوں کو بالکل صحیح اور معتبر سمجھتا ہوں جو کہ علم مشاہدہ رکھتے ہیں اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف لکھی ہے کہ انسان جب علم حاصل کر لیتا ہے تو علم اس کو آواز دیتا ہے کہ مجھ پر عمل کرو۔ دوبارہ آواز دیتا ہے۔ پھر تیسری بار کہتا ہے۔ اگر عالم اس پر عمل نہں کرتا تو علم کہتا ہے کہ جا تیرا راستہ اور میرا راستہ اور ہے۔ پھر فرمایا! کہ علم اتنا وہ ہو گیا ہے کہ ہم لوگ آخری دفعہ حج پر گئے یہ نواز صدیقی ہمارے ساتھ تھے میں تو پیچھے ایک مقام پر کھڑا تھا تو یہ آگے ہاتھ باندھے سلام عرض کر رہے تھے۔ تو ان لوگوں نے ان کو منع کر دیا اور ہاتھ چھڑوا دیئے قرآن پاک تو کہتا ہے کہ "العزۃ للله ولرسولہ وللمؤمنین" اور فرمایا! کہ ایک موقع پر ایسی اونچی آواز اور چیخیں مارتے تھے وہ (یعنی منع کرنے والے) حالانکہ صاف قرآن پاک میں ہے کہ وہاں اونچا بولنے سے اعمال غارت ہو جاتے ہیں۔

☆ مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے حسن علوی نے عرض کیا کہ حضور قرآن پاک میں جو آیا ہے کہ "جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا (وغیرہ) تو ان کو اللہ تعالیٰ زمین پر حکومت دے گا" وہ لوگ کدھر ہیں؟ تو آپ جناب نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا! ہے کہ یہ گناہ وغیرہ کئی قسم کے عام ہو جائیں تو تم پر ایسا حاکم مقرر کر دوں گا کہ جو تمہارے

بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے گا ظلم کرے گا۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک رسالہ پڑھ رہے تھے۔ تو جب محبوب پاک شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا! کہ اسے نہ پڑھو۔ کیونکہ جو باتیں حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ میں تھیں وہ تجھے مجھ میں نظر نہیں آئیں گی۔ اس لئے تیرے عقیدے پر اثر پڑے گا اور کمزور ہوگا۔

☆ آپ جناب نے پوچھنے پر بتایا کہ سورہ اخلاص جب نفل نماز میں لگاتار پڑھ رہے ہوں تو ہر بار بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں کہ مسجد میں دائیں پاؤں سے داخل ہوں اور بائیں پاؤں سے نکلیں اور قبلہ شریف کی طرف نہ تھوکیں اور دوسری کئی باتیں ذکر فرمائیں کہ یہ چھوٹی باتیں ہیں لیکن اجر ان کا بہت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت خوش اور راضی ہوتا ہے۔

☆ نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے برآمدے میں آپ جناب کے اُستادِ محترم مولانا محب النبی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے مولانا فداء النبی صاحبؒ حاضر ہوئے تو آپ جناب نے ان کی بہت عزت کی۔ اور اپنے اُستادِ محترم مولانا محب النبی صاحبؒ اور ان کے بھائی مولانا فرید الدین صاحبؒ کا ذکر فرمایا! کہ وہ اللہ والے لوگ تھے اور فرمایا! کہ مولانا محب النبی صاحبؒ جیسا عالم اس علاقہ میں کیا پورے پاکستان میں نہیں تھا۔ اور ان کی ایک کرامت بیان فرمائی اور فرمایا! کہ حالانکہ استاد صاحبؒ تقریر اور بیان نہیں کرتے تھے۔ تو ایک دفعہ یہاں عید کی نماز کے لئے تقریر فرمائی تو بس حافظ شیرازی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فارسی کا شعر پڑھے جاتے تھے۔

اور بار بار پڑھتے تھے لیکن آپ یقین جانیں لوگوں پر اور ہم سب پر اور استاد صاحبؒ پر ایک کیفیت طاری تھی اور ہر کوئی رو رہا تھا۔ یہ واقعہ سناتے ہوئے آپ حضور پر ایک خاص حالت طاری ہو گئی۔

☆ حضور مرشد پاک تشریف لا چکے تھے اور جماعت عصر کا وقت پورا تھا۔ سید مفتی حبیب الرحمن شاہ صاحبؒ کشمیری آئے تھے جو کہ ابھی وضو کر رہے تھے۔ تو فرمایا !ابھی بیٹھیں یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں نماز قضاء ہوتی ہے بلکہ ابھی نماز عصر کا مستحب وقت ہوا بھی نہیں ہے یہ بدعت ہے کہ نماز قضاء ہوتی ہے۔ پھر فرمایا ! کہ حسن ابدال کیڈٹ کالج کے ایک اسلامیات کے پی ایچ ڈی پروفیسر یہاں آئے تو کتب خانہ دیکھا ہماری نمازیں چونکہ مستحب وقت کے مطابق ذرا لیٹ ہوتی ہیں تو انہوں نے اعتراض کیا۔ میں نے اسے شرح ہدایہ اُٹھا کر دکھائی۔ جب اس نے دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ لوگ پھر کیوں اس طرح کرتے ہیں میں نے کہا کہ یہ لوگوں سے پوچھیں کہ لوگ کیوں اس طرح کرتے ہیں۔

☆ پھر نماز کے بعد مفتی حبیب الرحمن شاہ صاحبؒ سے باتیں کرتے ہوئے کسی بات پر فرمایا ! قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب کا ذکر کیا کہ اس کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کے کپڑے نعوذ باللہ میلے تھے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کو اس جگہ یا وہاں یا جنگ میں تکلیف پہنچی یہ بھی غلط ہے۔

☆ حضرت خواجہ حافظ سدید الدین صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک تونسہ شریف میں حاضری کے لئے دھیر کوٹ آزاد کشمیر سے حاجی کریم داد صاحبؒ کی بس جاتے ہوئے حسب معمول پہلے گڑھی شریف سلام کے لئے حاضر ہوئی۔ بعد میں جب ان کی

روانگی تھی تو حضور نے مجھے فرمایا! کہ جب بس روانہ ہو جائے تو آذان کہنی ہے میں نے عرض کیا کہ قبلہ کی طرف یا جدھر بس کا رخ ہو فرمایا! کہ جدھر سواری کا رخ ہو۔ ادھر منہ کر کے پھر آذان کے بعد آپ جناب نے دعا فرمائی۔

☆ آپ جناب کے ساتھ گھر کی طرف جاتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے گیس کی شکایت رہتی ہے تو فرمایا! کہ بواسیر ہے؟ عرض کیا حضور باقی نہیں معلوم بس یہ تکلیف رہتی ہے تو فرمایا! کہ بواسیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک معدہ کی اور ایک خونی۔ پھر فرمایا! کہ ایسا کرلو کہ آدھا چھٹانک اجوائن اور آدھا چھٹانک سونف لے لو۔ سونف کو گھی کے ساتھ چوپڑ لو کیونکہ چوپڑنے کے بغیر پستے نہیں ہیں پھر اجوائن اور سونف کو ملا کر کچا بھنا کرلو۔ پھر ان کے ساتھ ۸ عدد بڑی الائچی اور ۱۶ عدد چھوٹی الائچی ملا لو پھر ان کو پیس لو اور ذائقہ کے لئے تھوڑا سا میٹھا ملا لو کہ کڑوی نہ لگے پھر اسے ناشتے اور دو ٹائم روٹی کے بعد ایک چمچ اسی طرح یا پانی کے ساتھ لو اور مزید شفقت فرمائی کہ یہاں گھر میں آپ کے لئے بنا دیں گے۔

☆ نمازِ عصر سے پہلے واہ کینٹ سے دو شخص (پیر بھائی) آئے۔ (بھٹی صاحبؒ اور دوست خاور) کاروبار میں ان کا کوئی نقصان ہوا تھا۔ تو حضور نے فرمایا! کہ نماز میں وقت تو کم ہے لیکن ان کے لئے یہ بات کرتا ہوں کہ مولانا روم صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی مولانا روم میں یہ ذکر کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک شخص ان سے جھگڑا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے جو اسرار معلوم ہوں ان کا مجھے علم دیں ایک دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا! کہ اس کو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جانوروں کی بولیاں سمجھنے کا علم دیتا ہے اس نے کہا ٹھیک ہے اور اس کو جانوروں کی بولیاں سمجھ آنے لگیں۔ ایک روز وہ گھر والوں کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا تو اس نے پھل کا بیج پیچھے ڈالا اس پر

اس کا کتا اور مرغا دوڑے ۔ مرغے نے کتے سے کہا کہ یہ ہمارا رزق ہے کیوں مجھ سے چھینتے ہو؟ کل مالک کی گائے فوت ہوگی تو مردار کوئی نہیں کھائے گا۔ تو پھر کئی روز کھاتے رہنا۔ کتے نے اس کی بات مان لی اس شخص نے جب یہ سنا تو جا کر گائے فروخت کر دی کہ مبادا یہ مر جائے گی اور نقصان ہوگا۔ دوسرے روز جب کھانے پر کتا اور مرغا ملے تو پھر مرغے نے اس کو کہا کہ یہ ہمارا رزق ہے کتے نے کہا کہ کل بھی تم نے کہا تھا اب گائے کہاں ہے؟ اس پر مرغے نے کہا کہ اچھا کل اس کا خچر مرے گا تو پھر مزے اُڑانا۔ تو کتے نے مان لیا تو جب اس شخص نے یہ بھی سن کر خچر کو بھی بیچ دیا۔ تو تیسرے روز کتے نے مرغے کو نزدیک نہ آنے دیا۔ تو مرغے نے کہا یہ ہمارا رزق ہے اس پر کتے نے کہا کہ چل ہٹ کل بھی تو نے جھوٹ بولا تو مرغ نے کہا کہ اب میں کیا کروں ہمیں تو اللہ تعالیٰ یہ علم دیتا ہے۔ پھر کہا اچھا کل اس کا غلام فوت ہوگا۔ پھر اس کی خیرات ہوگی اور محلے والے کھانا لائیں گے۔ تو اس شخص نے غلام بھی فروخت کر دیا پھر کل مرغ نے کتے سے کہا کہ اچھا کل یہ خود مرے گا پھر مزے سے کئی ہفتے کھاتے رہنا۔ اس پر اس شخص کے حواس اُڑ گئے وہ بھاگ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور بیان کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تو کہا تھا پھر کہا کہ اب میں اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ تیرے لئے ایمان پر موت کی دعا کروں ۔ یہ واقعہ سنا کر حضور مرشدِ پاک نے فرمایا! کہ یہ مصیبت کم آتی ہے تو زیادہ بڑی رک جاتی ہے۔ کیونکہ گائے سستی تھی اس نے بیچ دی پھر خچر پر آئی اس سے غلام مہنگا تھا پھر خود اس پر آئی۔ پھر فرمایا! کہ حضرت محبوبِ پاک نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ جب کوئی نقصان ہو تو خیرات وصدقہ وغیرہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ کم آتا ہے تو زیادہ نقصان کو روک دیتا ہے۔

☆ کسی نے آپ جناب سے سنتِ غیر مؤکدہ (سنتِ زوائد) کا طریقہ پوچھا تو

فرمایا! کہ سنتِ غیر مؤکدہ اور اسی طرح چار رکعت نفل کا یہ طریقہ ہے کہ ان کی دوسری رکعت میں التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھیں۔ اور تیسری رکعت کے لئے اُٹھنے کے بعد سبحانک اللھم سے پڑھیں۔ کیونکہ چار رکعت نفل یا سنتِ غیر موکدہ کی تیسری رکعت تکبیر تحریمہ جیسی ہے پھر فرمایا! کہ نفل دو دو رکعت کر کے پڑھنے چاہیں۔

☆ آپ جناب نے نمازِ عصر کے بعد حافظ حامد کو جو کہ آج کل میری بیماری کی وجہ سے امامت کی خدمت انجام دے رہے ہیں سے فرمایا! کہ نیت کرتے وقت ہاتھ آگے نہ باندھیں۔ بلکہ کھلے لٹکائے رکھیں کہ کسی کو شک ہوگا کہ امام نیت باندھ چکا ہے۔ اور فرمایا! کہ پہلا قعدہ آپ کا بہت لمبا ہوتا ہے لوگوں کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ تو امام کے تابع ہیں ان کا ہو جاتا ہے۔ آپ التحیات پڑھ کر اُٹھ جایا کریں پھر فرمایا! کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک اللّٰھم صل علی محمد اور صاحبین کے نزدیک وعلی آل محمد تک اگر پڑھیں تو سجدہ سہو آجائے گا۔

☆ رمضان المبارک اور عید کی چھٹیوں کے بعد ہم لوگ گڑھی شریف پہنچے تو حال احوال کے بعد حضور نے فرمایا! کہ رات کو آپ بھی نہیں تھے میں سردی کی وجہ سے رات کو نہیں جا سکتا اور شاہ گل جی بھی یہاں نہیں ہیں تو طالب علموں اور خادموں نے نہ ہی کل مغرب کے بعد یاسین شریف اور نہ ہی عشاء سے پہلے درود شریف کا ختم اور سات سات اذانیں دی ہیں حالانکہ یہ ہمارے بزرگوں کا یا فرمایا! ہمارے سلسلے کا پرانا طریقہ ہے۔

☆ حضور سیدی و مرشدی مدظلہ کوئی کتاب ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اس میں سے مجھے بتایا اور حکم دیا کہ تم خود اور دوسرے طالب علموں کو بتا دو کہ کثرت سے یا علام الغیوب یا پھر ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت یا مقرر کر کے دس دس بار نمازوں کے بعد پھر یہ بھی فرمایا! کہ یا نماز فجر کے بعد ۱۰ بار پڑھا کریں۔ فرمایا! کہ یہ نسیان یعنی بھولنے کی

بیاری اور حافظے کی تیزی کے لئے بہت اچھا ہے۔

☆ میں نے نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے عرض کیا حضور یہاں مزار شریف کے سامنے قدموں مبارک کی جانب قرآن پاک لے کر تلاوت کر سکتے ہیں۔ فرمایا! ہاں کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرف یا اس طرف ایک سائیڈ پر بیٹھیں تو اچھا اور بہتر ہے پھر میں نے عرض کیا کہ عام قبرستان میں رشتہ داروں کی قبروں پر۔ فرمایا! جائز ہے ٹھیک ہے اب قبرستان میں کسی کا سر ہوگا تو کسی کے پاؤں۔

☆ اس غلام نے عرض کیا کہ سجدہ سہو کے لئے ایک طرف سلام پھیریں یا دونوں طرف فرمایا دونوں طریقے ہیں۔ لیکن ایک طرف صحیح ہے کیونکہ دونوں طرف میں لوگوں کے لئے غلط فہمی ہو سکتی ہے پھر میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ آخری رکعت قعدہ میں سجدہ سہو کے لئے عبدہ ورسولہتک بھی اور درود شریف ملا کر بھی سلام پھیر سکتے ہیں۔

☆ ایک پیر بھائی نے آپ حضور سے اپنے حالات اور علاقے کی کوئی پریشانی اور مسئلہ بیان کیا تو آپ جناب نے فرمایا! کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عصر کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے سات سات بار سورۃ "والضحیٰ" یا سورہ" والتین" پڑھا کرو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے چار رسولوں علیہم السلام حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور جناب سرکارِ دو عالم ﷺ کی قسم اُٹھائی ہے اور تشریح بیان فرمائی۔ فرمایا! یہ پڑھا کریں۔ اور یہ استغفار استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب پڑھا کریں۔

☆ آپ جناب نے طالب علموں کے لئے مجھے فرمایا! کہ یہ بہت مجرب ہے۔ تجربہ شدہ ہے سورہ رحمن کی پہلی چار آیات اور سورہ قیامہ کی چار آیات "لاتحرک سے۔ لے کر بیانہ تک" یہ نئے چاند کی پہلی اتوار سے اگلی اتوار تک روزانہ لگا تار۔ پھر اسی دوسری

اتوار سے سات اتواریں لگاتار۔ ہر اتوار کو لکھنا ہے اور ان سات اتواروں میں اس دوسری اتوار کو بھی شامل کرلیں۔ یعنی اب صرف ہر اتوار کو سات اتواروں تک ایسا کریں اور یہ زعفران سے کاغذ پر لکھیں اور عرق گلاب شامل کریں اور پانی میں ڈال کر سب پئیں اور اسی طرح الحمد للہ تعالیٰ ہم سب سے کروایا۔

☆ آپ حضور نے کسی بات کی مناسبت سے فرمایا! کہ یہاں ایبٹ آباد کے ایک مولوی صاحبؒ تھے جو کہ پنڈی کے قریب یا پنڈی میں فرمایا! کہ نقشبندی سلسلہ کے مرید تھے۔ میری ان سے ویسے یہ گفتگو ہوئی۔ تو میں نے باتوں کی مناسبت سے کہا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی بڑی زبردست روایتیں ہیں۔ ان جیسی کسی اور کی روایتیں نہیں۔ اور مجھے فرمایا! کہ یہ حقیقت ہے تو وہ کہنے لگا کہ ہاں! آپ چشتی لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام بلند کرتے ہیں۔ میں نے کہا مولانا میری بات کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا میں نے تو آپ سے فیض لینے کی نیت سے بات کی وہ نہ مانا۔ تو میں نے کہا آپ کا کونسا سلسلہ ہے؟ اس نے کہا نقشبندی سلسلہ۔ میں نے کہا نقشبندی سلسلہ بھی اور سارے چاروں سلسلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہیں تو یہ بات ان کو اور کھا گئی۔ میں نے کہا آپ کا سلسلہ کس سے شروع ہوتا ہے اس نے کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا انہوں نے کس کو خلافت دی اس نے کہا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے کہا انہوں نے کس کو خلافت دی اس نے کہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے کہا تو بتایئے جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آگئے تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم خود بخود آگئے۔ تو وہ چپ ہو گیا اور جواب نہیں تھا۔ میں نے کہا ہرگز یہ بات نہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فرق نہیں ان چاروں میں

☆ نمازِ جمعہ کے بعد نشست میں فرمایا! کہ ذکر بعد نماز تین بار تو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو تین بار ذکر لا الہ الا اللہ اور آخری دفعہ پورا محمد رسول اللہ ﷺ بتایا اور دل پر ضرب لگا کے کر کے دکھایا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے میں نے (یعنی حسن بصریؒ) نے سیکھا ہے اور اسی طرح آپ جناب نے کر کے دکھایا اور فرمایا! کہ ہمارے حضرت صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نوافل اوابین کے بعد بھی تین بار کرتے تھے۔ فرمایا! کہ قادری سلسلے میں اب بھی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے سلسلے میں نماز کے بعد دعا کے بعد کرتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ کام کاج کی وجہ سے فارغ نہیں ہوتے اور جانا چاہتے ہیں وہ جا سکتے ہیں پھر دعا کے بعد ہم ذکر کرتے ہیں۔ پھر میرا شریف کی بات کی کس کی وفات کا فرمایا! کہ جب ہم لوگ فاتحہ کے لئے گئے تو دیکھا کہ فجر میں ذکر نہیں کیا تو غالباً سجادہ نشین صاحبؒ کا فرمایا! کہ میں نے ان سے پوچھا کہ ذکر کیوں نہیں کرتے اور چھوڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے موجودہ اُستاد صاحبؒ (مدرس یا امام) نہیں مانتے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس بخاری شریف ہے کہا شرح بخاری ہے۔ میں نے کہا کہ شرح بخاری لے آؤ۔ میں نے اسے کھول کر حدیث پاک دکھائی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز فجر کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ ذکر بالجہر لا الہ الا اللہ کرتے تو ہم کو گھروں میں یہ آواز سنائی دیتی ہم سمجھ جاتے تھے کہ نماز ہو گئی۔ پھر ہم گھروں میں پڑھتے۔ جب انہوں نے یہ حدیث اُستاد صاحبؒ کو دکھائی تو اس نے کہا کہ ہاں یہ حدیث تو میں نے بھی دیکھی تھی۔ لیکن ہمارے اُستاد نہیں مانتے تھے۔ پھر آپ جناب مسکرائے۔ پھر کسی کے سوال پر فرمایا! کہ ذکر ہر سلسلے میں نقشبندی سلسلے میں بھی ضروری ہے۔ پہلے نقشبندی سلسلے کے متقدمین نے ذکر جہر کا

کہا ہے۔ لیکن متاخرین نے نہیں کہا۔ اور آہستہ کرتے۔ لیکن مخالفت نہیں ہوئی۔ لیکن ذکر جہر کی مجدد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے زبردست مخالفت کی۔

☆ نمازِ عصر سے قبل مسجد شریف میں تشریف فرما تھے تو آپ جناب نے پوچھا کہ شاہ جی (ممتاز شاہ کشمیری) کونسا پارہ آپ سے پڑھ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پہلے پارہ میں بارھواں رکوع پڑھ رہے ہیں۔ تو شاہ جی کی طرف دیکھ کر فرمایا! اتنا تھوڑا کیوں پڑھتے ہو؟ کم از کم دو دو رکوع تو پڑھو۔ اس نے عرض کیا وقت ذرا کم ہوتا ہے۔ تو آپ جناب نے اس پر فرمایا! کہ آپ اتنے وظائف کرتے ہو۔ اس کی بجائے قرآن پاک کو وقت زیادہ دو۔ آپ جناب نے فرمایا! کہ جو تاثیر کلام اللہ شریف میں ہے وہ اور وظائف میں نہیں فرمایا! کہ ہمارے بزرگوں نے یہ تجربہ سے فرمایا! ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ سے اثر جلدی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کلام اللہ شریف کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوا ہے۔ فرمایا! کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "الم" ایک حرف نہیں بلکہ الف حرف، لام حرف اور م حرف ہے۔ ہر ہر حرف پر دس گنا ثواب برکتیں اور رحمتیں۔ بلکہ محقق بزرگوں نے فرمایا! کہ (الم) میں الف تین حروف (ا،ل،ف) اوز ل تین حروف (ل،ا،م) اور م تین حروف (م،ی،م) کل (الم) سے نو حرف نکلے تو اتنی برکتیں، رحمتیں اور ثواب ہے۔

☆ ہم طالب علموں کو منیۃ المصلی پڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا! کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔ اس لئے ان کے فقہی مسائل میں ان کے شاگرد مجتہد حضرت امام محمد صاحبؒ رضی اللہ عنہ کے مسئلوں پر فتویٰ ہے۔ کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تقویٰ کی وجہ سے اکثر مسائل میں ذرا سختی بھی کی ہے۔ لیکن امام محمد صاحبؒ رضی اللہ عنہ نے نرمی اور آسانی اختیار کی ہے۔ اس لئے ہمارے مذہب میں انہی

کے مسئلوں پر فتویٰ ہوتا ہے۔ اور چونکہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی آسانی پسند فرمائی ہے۔ تو ہم گناہ گاروں و کمزوروں کے لئے امام محمد صاحبؒ رضی اللہ عنہ کے مسئلے میں فائدہ ہے۔

☆ نماز جمعہ میں ایک شخص کی ٹوپی سر پر نہیں تھی آپ جناب نے مجھے حکم فرمایا! کہ اسے ٹوپی دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ ٹوپی تو اس کے پاس ہے لیکن سجدہ کی جگہ پر پڑی ہے۔ چونکہ وہ نماز میں تھا تو میں نے عرض کیا کہ اس کے سر پر رکھ دوں۔ تو فرمایا! نہیں خود ہی رکھ لے گا۔ تو اتنے میں کسی نے اس کے سر پر ٹوپی رکھنی چاہی وہ ٹوپی اس کے سر سے چھوٹی تھی اور جالی والی تھی تو اس شخص سے اس کے سر پر نہیں چڑھ رہی تھی۔ تو یہ دیکھ کر آپ جناب نے فرمایا! کہ یہ یہودیوں والی ٹوپی ہے پھر آپ جناب نے مولانا مسعود الرحمن صاحبؒ کی طرف دیکھ کر فرمایا! کہ اب مجھے اس کا نام نہیں یاد آرہا۔ اس ٹوپی کا اپنا نام ہے جو کہ یہودی سروں پر پہنا کرتے تھے۔ جو چھوٹی ہوتی تھی۔

☆ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ کل رات حامد شاہ شکور اللہ شاہ سے بحث کر رہا تھا کہ ہم سید نہیں ہیں اور اس کی دلیلیں پیش کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ شجرہ نسب بھی غلط ہے تو آپ حضور نے فرمایا! کہ میں اور نہیں جانتا جو کتاب حضرت شاہ سلیمان پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت کے وقت اپنے دستِ مبارک سے دی تھی جو کہ قلمی تھی اس میں "سید محمد فاضل شاہ" لکھا ہوا ہے۔ اور وہ کتاب میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ میرے حضرت صاحب (ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ) سے ہم نے سنا ہے کہ سرکاری کاغذات میں صرف ہم پٹھان سلیمانی لکھے گئے ہیں یعنی درج ہیں۔ اور حضرت خواجہ حافظ سدید الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرماتے تھے کہ آپ کے بزرگوں نے خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی

...

نسبت سے پٹھان سلیمانی کہلوایا ہے۔

☆ ظہر کے وقت بارش جاری تھی آپ جناب نے بیٹھک شریف میں مجھے حکم فرمایا! کہ نواز صدیقی کے ہم زلف ناصر علی پیر بھائی پشاور ہسپتال میں نازک حالت میں ہیں۔ انہوں نے صبح فون کیا تھا۔ اب پتہ نہیں کیا حال ہوگا۔ آپ تمام طالب علموں کو لے کر زیارت شریف کے اندر ۴۱ بار یاسین شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس، ان کے وسیلے سے اہل بیت عظام، اپنے مشائخ کرام اور خاص کر روضے مبارک والوں رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پیش کریں اور ان کے وسیلے سے ان کے لئے دعا کریں ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔

☆ آپ حضور کریما پڑھاتے ہوئے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا مطلب جو انہوں نے کہا ہے کہ چالیس سال کے ہو گئے لیکن بچپن کی عمر سے نہ نکلے۔ (انہوں نے انسان کو مخاطب کیا) تو آپ جناب نے فرمایا! کہ یہ اس لئے کہا کہ چالیس سال کی عمر کے بعد بندے کی عقل پختہ ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا! کہ نبوت اور مقام قطبیت بھی چالیس سال کی عمر کے بعد ملتے ہیں۔ خود حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اظہار فرمایا!۔ حالانکہ آپ ﷺ تو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت پر متمکن ہیں۔

☆ آپ جناب نے کسی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا! کہ معاف کرو عفو و درگزر کرو۔ روایت ہے کہ شبِ معراج جب سرکارِ دو عالم ﷺ معراج پر تشریف لے جا کر واپس آئے تو چاروں یاروں علیہم الرضوان اجمعین کو بلا کر فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت سے نوازا ہے اگر میں آپ کو دوں تو کیا حق ادا کرو گے؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عنہ نے اپنی اپنی اس کے مطابق جواب دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالوں گا۔ تو جناب سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جواب والے کے لئے خلعت دینے کو فرمایا! ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی۔

اسی طرح فرمایا! کہ قیامت کے دن بہت سختی ہوگی تو دو شخصوں کا فیصلہ ہوگا تو مجرم کی نیکیاں دوسرے کو دی جائیں گی۔ جب ساری نیکیاں ختم ہوں گی تو فرشتے اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ صرف روزے رہ گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ روزے تو اس نے میرے لئے رکھے تھے۔ پھر مظلوم سے اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اس کو معاف کردو اس کے بدلے میں تجھے جنت اور دوسری نعمتیں دیتا ہوں تو وہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ دونوں کو بخش دے گا۔

☆ آپ جناب نے ممتاز شاہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ درویش کو تو جو ملتا ہے کھا لیتا ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے امام جانے جاتے ہیں۔ کچھ بزرگ ایسے ہیں کہ جن کو تصوف میں امام کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ ان میں سے ہیں۔ آپ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ اگر سالک بھی اپنے آپ کو فرعون سے بہتر سمجھے تو حقیقت میں وہ فرعون سے بدتر ہے۔ پھر فرمایا! کہ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ کچھ اولیاء رحمھم اللہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا فیض ساری دنیا پر ہوتا ہے۔ آپ بھی انہی بزرگوں میں سے تھے۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں آپ کا خلیفہ نہ ہو تو ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ وہیں تونسہ شریف میں تھے کہ کسی عقیدت مند نے چالیس روپے آپ کو دیئے۔ تو آپ نے دس روپے مرشد کی خدمت میں پیش کئے۔ (یا

فرمایا! کہ خیرات کیئے) تو محفل میں حضرت شیخ نے کہا کہ اس زمانے کے درویش ایسے ہیں کہ ان کو چالیس روپے ملتے ہیں تو دس روپے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔تو آپ نے دس روپے اور لا کر دیئے تو حضرت شیخ نے محفل میں فرمایا! کہ آج کل کے درویش ایسے ہیں کہ چالیس روپے ملیں تو بیس روپے اللہ کی راہ میں دیتے ہیں۔آپ نے دس اور دئے تو پھر فرمایا! کہ آج کل کے درویش ایسے ہیں کہ چالیس روپے ملیں تو تیس اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں اور دس خود رکھتے ہیں۔ اور ان کا اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔تو آپ نے دس اور لا کر دیئے۔ پھر فرمایا! کہ ایک بہت بڑے بزرگ سے کسی نے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا! کونسا طریقہ بتاؤں۔شریعت کا، طریقت کا، حقیقت کا؟ تو عرض کیا سارے ہی بتا دیں۔تو فرمایا! کہ شریعت کا تو یہ ہے کہ سال بھر میں ضروریات سے بچ کر دوسو روپے بچیں تو زکوٰۃ ہے ورنہ اگر دوسو سے کم بچیں تو نہیں ہے اور دوسو بچیں تو اس پر پانچ روپے ہیں اور گندم وغیرہ پر عشر بارانی زمین پر دسواں اور دوسری زمین پر بیسواں حصہ۔تو شریعت کی زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسو میں پانچ روپے زکوٰۃ دے اور ۱۹۵ اپنے پاس رکھے اور عشر ایک حصہ دے اور ۹ حصے اپنے پاس رکھے اور طریقت کا طریقہ یہ ہے کہ دوسو میں پانچ اپنے پاس رکھے اور ۱۹۵ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اور عشر ایک حصہ اپنے پاس رکھے اور ۹ حصے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے۔ اور حقیقت کی زکوٰۃ یہ ہے کہ کچھ اپنے پاس نہ رکھے سب یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دے اور یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ ہے جس نے سب کچھ پیش کر دیا تھا۔

☆ آپ جناب نے نصر اللہ بھائی کو مخاطب کر کے فرمایا! کہ مہمانوں کا خیال خود کیا کریں ان سے چائے، کھانے کا پوچھا کریں یہ ہمارا فرض ہے ہم جو درگاہ شریف پر رہتے ہیں یہ لوگ ہمارے مہمان ہوتے ہیں۔فرمایا! کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ

علیہ ہندوستان میں پہلے چشتی بزرگ ہیں۔ پھر حضرت قطب صاحبؒ پھر حضرت بابا صاحبؒ پھر حضرت محبوب پاک رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم۔ حضرت بابا فرید الدین (فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ حضرت قطب صاحبؒ (بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ خانقاہ پر آنے والوں کو اور نہیں تو پانی پلا دیا کریں۔ حضرت محبوب پاک اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ محبوب پاک رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا! کہ مولانا حسام الدین اپنے مریدوں میں کثرت کی کوشش نہ کرنا (اور توکل کے بارے میں کچھ فرمایا) اور محبوب پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! تھا کہ مجھ سے ملنے کے لئے آنے والا پہلے مولانا حسام الدین سے ملے۔ ایک دفعہ دو بزرگ درویش (جن کا نام میں راقم الحروف یاد نہ رکھ سکا) آئے تو مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تو پتہ چلا آپ درویشوں کے لئے کچھ لینے بازار گئے ہیں آپ لوگ وہیں بازار ان کے پاس گئے اور ملے۔ پھر ان میں سے ایک بزرگ درویش نے کپڑا اور دوسرے نے ایک روپیہ جو کہ اس وقت بڑی چیز تھی دیا تو جب وہ جانے لگے تو مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جس نے کپڑا دیا تھا وہ روپیہ دے دیا اور جس نے روپیہ دیا تھا اس کو وہ کپڑا دے دیا۔

☆ آپ جناب کی خدمت میں ایک شخص نے تنگدستی وغیرہ اور گھر کے حالات کی کچھ شکایت کی۔ تو فرمایا! کہ بدھ کے روز غسل کر کے نمازِ مغرب کے بعد بیٹھ کر ۷۸۶ بار بسم اللہ شریف اور اس کے بعد کھڑے ہو کر سر سے ٹوپی وغیرہ اُتار کر ۱۰۰۰ بار یا رب پڑھ کر دعا کریں اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ وہ شخص پھر بار بار تفصیل وغیرہ پوچھنے لگا کہ کھڑے ہو کر پھر ایسے ویسے وغیرہ تو حضور نے فرمایا! کہ زیادہ نہ پوچھو ورنہ پابندیاں بڑھیں گی۔ جتنا زیادہ پوچھو گے پابندی اتنی بڑھے گی۔ بس جو سُن کر پڑھ لو اللہ تعالیٰ قبول

فرمائے گا۔

☆ آپ حضور کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ غریب نواز نمازِ مغرب سے عشاء تک زیارت شریف کیوں بند رکھی جاتی ہے؟ کیا اس وقت سلام ہم لوگ کر سکتے ہیں یا نہیں تو فرمایا! کہ نماز مغرب کے بعد باہر کھڑکی سے سلام کر سکتے ہیں۔ اور اندر اس لئے بند رکھتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگوں کا طریقہ رہا ہے۔ حضرت محبوبِ پاک خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بھی نمازِ مغرب کے بعد خلوت میں بیٹھتے تھے۔ اور ملاقات نہیں کرتے تھے۔ حضرت پیر پٹھان خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ نمازِ مغرب کے بعد علیحدہ کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے کمرے میں مغرب کے وقت کوئی داخل ہوا تو جل گیا۔ پھر فرمایا! کہ حضرت میاں محمود صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ میاں حامد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مقدمے کی بھی اصل وجہ یہی تھی کہ میاں محمود صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ مغرب کے وقت زیارت شریف کھولنے کے حق میں تھے۔ اور حضرت میاں حامدِ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو بزرگوں کا طریقہ رہا ہے اسی طرح کریں گے۔

☆ گگو (گل ضمیر) کے سسر واہ کینٹ میں فوت ہوئے اور تین چار روز ان لوگوں کے انتظار میں پڑے رہے۔ تو آپ جناب نے فرمایا! کہ اس کی بیٹی امریکہ سے اور بیٹا آسٹریلیا سے آ کر منہ دیکھ لیں۔ اس سے کیا ہوتا ہے ان کے لئے نہیں رکھنا چاہئے تھا۔ پھر فرمایا! کہ اگر جنازہ پڑھ کر رکھ دیتے۔ پھر بھی ٹھیک تھا۔ پھر بیٹا آ کر دوبارہ جنازہ پڑھ سکتا تھا۔ کیونکہ وارث ہے پھر میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ منہ دیکھنے کا ویسے ہی لوگوں نے رواج و رسم بنا دی ہے۔ (یعنی جنازہ میں عام لوگ جو دیکھتے ہیں) اور اکثر لوگ تو اس نیت اور ارادہ سے دیکھتے ہیں کہ مردہ کی حالت کیسی ہے پھر باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا

کہ جنازے سے پہلے دیکھ لیا جائے تو اچھا بعد میں نہیں دیکھنا چاہیے۔

☆ نمازِ جمعہ کے بعد کسی بات پر فرمایا! کہ بہادر وہ ہے جو صبر کرلے پھر کسی کے کہنے پر فرمایا! کہ یہ باتیں آج کل فیشن بن گئی ہیں۔ کہ ذرا لڑکی نے ملاقات نہیں کی یا ماں باپ نے برا کہا تو خودکشی کرلی۔ یہ جہاں بھی برباد اور وہ جہاں بھی تباہ کیا فائدہ حاصل ہوا دنیا و آخرت تباہ کر کے۔

☆ آج اس غلام نے اکثر لوگوں کے فارغ ہونے کے بعد کچھ لائٹیں بجھا دیں تو مغرب کے نوافل ادا کرنے کے بعد حضور نے فرمایا! کہ مسجد میں بتیاں جلانے کا بہت ثواب ہے۔ جو شخص مسجد میں آکر بتیاں جلاتا ہے جتنے نمازی مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں اس کو ان سب جتنا ثواب ملتا ہے۔ پھر فرمایا! آپ لوگ ابھی پوری طرح لوگوں نے نماز نہیں پڑھی ہوتی اور نکلے نہیں ہوتے کہ بتیاں بجھا دیتے ہو۔ جلائے رکھو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جہاں اتنا بوجھ بجلی کے بل کا آتا ہے ادھر یہ بھی سہی۔

☆ آپ جناب نے کریما پڑھاتے ہوئے حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنایا کہ جب میں بوستان پڑھ رہا تھا اور کیفیت طاری ہوئی پھر فرمایا! حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو تاثیر گلستان میں ہے وہ بوستان میں نہیں۔ فرمایا! بوستان ۱۰ باب اور گلستان ۸ باب ہیں۔ لیکن حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں سمندر کو کوزے میں بند کیا ہے اور فرمایا! کہ ایک انگریز مورخ جس کا نام اب میں بھول گیا ہوں مسلمانوں کے ساتھ بڑا متعصب تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے مطابق قرآن پاک الہامی کتاب اور وحی ہے۔ تو اس کے ترجمے تو ہر زبان میں ہو چکے ہیں لیکن اس کتاب گلستان سعدی کا ترجمہ ہر زبان میں کیوں نہیں کیا۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ گلستان سعدی کا ترجمہ اس وقت دنیا کی ہر زبان میں ہو چکا

ہے۔ امریکہ، روس، افریقہ، عرب کوئی جگہ کوئی زبان ایسی نہیں جس میں اس کا ترجمہ نہ ہو۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ۸ باب میں اس کتاب میں دریا کوزے میں بند کر دیا ہے۔

☆ آپ جناب نے نمازِ مغرب کے بعد فرمایا! کہ یاسین شریف اس وقت پڑھیں یہ تقریباً ہمارے بزرگوں کا سب کا یہی طریقہ رہا ہے۔

☆ نمازِ عصر سے قبل مسجد شریف میں آپ جناب نے عبدالشکور کشمیری کی حفظ کی کارکردگی پوچھی میں نے عرض کیا حضور کچھ پاروں کے علاوہ باقی ٹھیک ہیں۔ لیکن اس کی زبان میں لکنت ہے۔ تو فرمایا! کہ پرچ لے کر اس میں اول آخر درود شریف اور سات مرتبہ الحمد شریف لکھ کر پینے سے اور اگر ہو سکے تو زعفران یا مشک وغیرہ سے لکھ کر سات دن پلائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے کرم فرمائے گا۔ (انشاء اللہ) پھر فرمایا کہ الحمد شریف کی بہت برکتیں ہیں۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب لوح محفوظ پر الحمد شریف لکھی گئی تو جب قلم نے لکھنا شروع کیا تو سیاہی کی بوندیں ٹپکیں اور ادھر اُدھر اُڑیں۔ تو پھر اس بوند سے ہزاروں فرشتے پیدا ہوئے۔ جو قیامت تک الحمد شریف پڑھنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور یہ ہزاروں اس لئے کہا کہ عربی لغت میں گنتی ہزار تک ہے۔ اور اس ہزاروں کا کوئی شمار نہیں اور یہ تو ایک برکت میں نے بیان کی۔ اس طرح کی اور بہت سی برکتیں لکھی گئیں۔ پھر فرمایا! کہ روس کے مسلم برفانی علاقے میں بہت پہلے ایک بزرگ بابا طائر رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں ان کے بارے میں تذکرہ نویس نے لکھا ہے۔ کہ وہ جب طالب علم تھے تو سبق میں ذرا کمزور تھے۔ اور سادہ سے تھے۔ انہوں نے ایک دن دوسرے طالب علموں سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح سبق آتا ہے اور مجھے اُستاد سے سبق سمجھ نہیں آتا۔ تو طالب علموں نے مل کر مذاق کیا کہ ہم تو

روزانہ آدھی رات کو مدرسہ کے اندر (یا باہر کا) تالاب کا فرمایا! کہ اس میں غوطہ لگاتے ہیں۔ سردیاں تھیں اور برفانی علاقہ تھا اس نے یقین کیا اور آدھی رات ہوئی تو تالاب میں غوطہ لگا دیا تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ اس کے غوطے کے ساتھ ہی ایک نور اُوپر سے آیا اور اس کے اندر داخل ہو گیا اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس پر علم کے خزانے کھول دیئے۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ ساری بات یقین اور اعتقاد کی ہوتی ہے۔

☆ نماز مغرب کے بعد آپ حضور نے اس خادم سے طالب علموں کی کارکردگی طلب کی پھر فرمایا! کہ میں تمہیں سب طالب علموں کو حفظ القرآن یا ناظرہ کرتے ہیں کچھ نصیحت کرتا ہوں آپ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ اسکے ادب کا بہت خیال رکھیں۔ درگاہ شریف کا مسجد شریف کا قرآن پاک کا۔ قرآن مجید کی ایک آیت بلکہ ایک حرف میں بے انتہاء برکتیں اور رحمتیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اور بلاواسطہ سے بھی حضور سرکارِ دو عالم ﷺ تک پہنچا اور حضور پاک ﷺ نے الفاظ کی صورت دی۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا کلام لامحدود ہے اور الفاظ کی صورت اللہ تعالیٰ کے منشاء اور حکم اور کلام لامحدود کے مطابق حضور رحمت اللعالمین ﷺ نے دی اور حضور پاک ﷺ کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "وما ینطق عن الھوی" اور آپ ﷺ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں کہتے۔

اصل میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود کلام کو تو ہم سما نہیں سکتے۔ ان الفاظ مبارکہ جو کلام اللہ حضور پاک ﷺ کے زبانِ مبارک سے نکلا ان کا احاطہ کرنے سے بھی قاصر ہیں اور لوح محفوظ میں انہی الفاظ میں قرآن پاک لکھا ہے۔ جن الفاظ میں ہمارے پاس ہے اور فرمایا! یہ الفاظ قرآنی قدیم نہیں کلام اللہ قدیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام اصل میں لامحدود ہے اور یہ الفاظ "کن" کے دائرے میں آتے ہیں۔ اور جو کن کے دائرے میں آئے وہ محدود

ہوتی ہے۔ لیکن ان الفاظ کا احاطہ ہم نہیں کر سکتے اور حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم "کن" کے دائرے سے بہت وسیع ہے۔ پھر غالب کا ایک شعر پڑھا۔ کہ غالب نے صحیح کہا وہ واقعی بڑے شاعر اور عالم تھے۔ یہ شعر حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کی صفت میں تھا۔ اس کے بعد ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ قرآن پاک ایک ایسا تاج ہے جس سے بڑھ کر کوئی تاج نہیں پھر فرمایا! آپ لوگ اس کے ادب کا بہت خیال رکھیں درمیان سبق اگر وضوٹوٹ جائے تو شرم نہ کریں اور فوراً وضو کریں۔ اور بے وضو ہاتھ نہ لگائیں۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ یہاں کشمیر کے ایک اُستاد جی تھے جو کہ ہمارے والد صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے بھی اُستاد جی تھے۔ بعد میں فالج ہوا۔ چار پانچ روز بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ پرانے ساتھی اور خدمت گار تھے۔ انہوں نے ہمارے دادا صاحبؒ حضرت ثانی خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا بتایا کہ اپنے بیٹوں کے لئے ایک مولوی صاحبؒ پڑھانے کو رکھا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ مولوی صاحبؒ دونوں کہنیوں کو آگے رکھ کر ان پر ٹیک لگا کر قرآن پاک کا سبق پڑھا رہے تھے۔ تو حضرت ثانی صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹوں کو اس سے پڑھنے سے روکا کہ یہ بے ادب ہے اور بے ادب کے پڑھانے میں تاثیر نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا! کہ ان لوگون میں ادب اور خلوص تھا ان کو معرفت کا علم حاصل تھا پہلے لوگوں میں کلام اللہ کی تلاوت کی ایک خاص تاثیر ہوتی وہ جب بات کرتے تو دل کو لگتی۔ ان میں ایک مٹھاس تھی۔ پہلے لوگ قرآن پاک پڑھتے پھر دوسری کتابیں پڑھتے اس کے بعد کہیں ترجمہ قرآن پڑھتے۔ اب تو جناب کوئی علم نہیں بس ترجمہ قرآن پاک کا پڑھنے لگ گئے۔ اور گمراہی اس سے پھیلتی ہے۔

☆ نمازِ عصر سے پہلے آپ جناب کی خدمت میں جان خان ماما نے عرض کیا کہ

بڑی عید پر قربانی کے لئے جس بندے کے ساتھ قربانی کے لئے شریک ہوتا ہوں وہ اس دفعہ کہتا ہے کہ دو حصے ڈالو گے ایک اپنا اور ایک سرکارِ دو عالم ﷺ کا۔ کیا یہ صحیح ہے؟ تو حضور مرشدِ پاک مدظلہٗ نے فرمایا! کہ ہاں بالکل صحیح ہے کیونکہ حضور رحمت للعالمین ﷺ عید قربان پر ایک اپنی اور امت کی طرف سے ایک قربانی فرماتے تھے۔ تو ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے ساتھ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے قربانی کریں۔ اس نے پوچھا اگر توفیق نہ ہو تو فرمایا! کہ اگر توفیق نہ ہو تو صرف اپنی طرف سے قربانی کرو۔ میں نے عرض کیا کہ غریب نواز قربانی کس پر واجب ہے؟ تو فرمایا! کہ قربانی کے لئے صاحبِ نصاب یہ ہے کہ ساری ضروریات سے بچ کر دو سو روپے ماہانہ بچت ہو تو اس پر قربانی لازمی ہے فرمایا! کہ آج کل تو دیکھا جائے تو ہر آدمی پر واجب ہوتی ہے کیونکہ ہر کسی کی اتنی بچت ضرور ہے۔ کوئی ایسا غریب نہیں سب کوئی اتنا نصاب رکھتا ہے کسی نے عرض کیا کہ اگر قرض ہو کسی پر تو فرمایا! کہ قرض کا حساب نکال کر حساب کر لیا جائے۔ کہ قرض اگر بڑھتا نہیں اور سالانہ اتنی بچت ہے تو واجب آتی ہے۔ پھر اس غلام نے عرض کیا کہ حضور کیا حج کے لئے بھی یہ نصاب ہے؟ فرمایا! نہیں! حج کا علیحدہ نصاب ہے۔ وہ یہ کہ آدمی کے آنے جانے کا اور خوراک کا سارا خرچہ ہو۔ اور پیچھے بال بچوں کے لئے ضروریات کا خرچہ میسر کر سکے۔ تو اس پر حج فرض ہے اور زکوٰۃ چالیسواں حصہ اور عُشر اگر کنواں وغیرہ کا سسٹم اگر زمین کے لئے کرنا پڑتا ہے تو اس پر خرچہ آتا ہے اس لئے اس پر بیسواں اور بارانی زمین کے لئے دسواں حصہ ہے۔

☆ جان خان ماما نے عصر کے بعد عرض کیا کہ حضور صبح میں روزانہ درودِ پاک کی تسبیح پڑھتا ہوں ادھر ریڈیو پر تلاوت جاری ہوتی ہے تو میرا خیال ان دونوں میں بٹتا ہے تو میں کیا کروں؟ آپ جناب نے فرمایا! کہ اپنی تسبیح کو جاری رکھو اور درود پاک پڑھو۔

☆ گفتگو جاری تھی تو میں نے عرض کیا کہ حضور آپ جناب نے بھوئی گاڑ میں مولانا محب النبی صاحبؒ سے کتابیں پڑھی ہیں؟ فرمایا: ہاں! ان سے فقہ اور کتابیں اور بھوئی گاڑ ہی کے ان کے چچا زاد مولانا عبدالحیی صاحبؒ سے منطق کی کتابیں پڑھی ہیں۔ فرمایا! دونوں بہت بڑے علماء اور درویش صفت انسان تھے۔ مولانا محب النبی صاحبؒ بڑے فقیر انسان تھے اس وقت جہاں علماء ہیں بڑے بڑے وہ ان کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ فرمایا! کہ جب وہ حیات تھے تو لوگ علم حاصل کرنے کے بعد فارغ التحصیل ہو کر باہر ملکوں سے آتے اور مجھ سے سفارشی رقعہ لے جاتے تو ان سے ہدایہ شریف اور فقہ کی کتابیں پڑھتے۔ فرمایا کہ ہم سے پہلے کی بات ہے میں نے بزرگوں سے سنی ہے کہ مولانا محب النبی صاحبؒ اور ان کے والد محترم مولانا محمد دین صاحبؒ جو کہ خود بہت بڑے عالم تھے یہاں آئے تو اس وقت ہمارا کتب خانہ تنگ تھا۔ مولانا محب النبی صاحبؒ نے صاف سفید کپڑے اور سفید پگڑی مایہ (کلف) لگی ہوئی صاف ستھری باندھی تھی تو کتب خانہ میں مولانا محمد دین صاحبؒ نے ان کی پگڑی لے کر کتابیں صاف کیں اور ان کی گرد دور کرنے لگے اور مولانا محب النبی صاحبؒ سے فرمایا! کہ بیٹا خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جو کوئی میرے کتب خانہ کی کتابوں سے دھول صاف کرے گا اس کی روزی آسان ہوگی۔

☆ نمازِ مغرب کے بعد حضور سیدی و مرشدی مدظلہ نے طالب علموں کو مخاطب کر کے فرمایا! کہ پچھلے روز میں نے ادب کے متعلق بات شروع کی تھی فرمایا! کہ آج کل ادب پر بدعت اور شرک کا فتویٰ لگتا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفل میں بیٹھے ہوتے تو سر اُوپر نہیں اُٹھاتے تھے۔ اور ایسے بیٹھے

رہتے جیسے بے جان۔ کئی دفعہ کبوتر آ کر ان کے سروں پر بیٹھ جاتے۔ فرمایا! حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ جب مکہ شریف عمرہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے۔ تو مکہ شریف سے باہر مقام حدیبیہ پر ٹھہرے۔ مشرکین مکہ نے چند چنے ہوئے سمجھدار کافران کو دیکھنے اور تسلی کے لئے اور فیصلہ کے لئے بھیجے تو وہ کافر کئی روز وہیں مقام حدیبیہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ٹھہرے۔ جب واپس مکہ شریف گئے تو مشرکین مکہ سے کہا کہ تم ان سے جنگ نہیں جیت سکتے۔ کیونکہ ہم نے دنیا میں کسریٰ اور بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں کو دیکھا ہے۔ لیکن آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم جو ادب و تعظیم و احترام کرتی ہے کسی اور کو نہیں دیکھا۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں یہ حدیث شریف بیان کی ہے کہ جب حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام وضو کے پانی کا ایک قطرہ نیچے نہ گرنے دیتے۔ اور ہاتھوں میں لے لیتے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لعاب دہن نکالتے تو وہ اس کے لئے جھپٹتے کہ جیسے جھگڑتے ہوں اس کے حصول کے لئے۔ فرمایا! کہ سورہ حجرات ۲۶ ویں پارہ میں اللہ تعالیٰ نے کئی آیات مبارکہ میں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کے بارے میں بتایا۔ ایک آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ اے مومنو! تم اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ ہو۔

فرمایا! میں اس کے شانِ نزول کی طرف نہیں جاتا کیونکہ بات کا مقصد میرا اور ہے لیکن بہرحال شانِ نزول میں کئی روایتیں ہیں ایک روایت میں ہے کہ کسی نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ فرمایا! کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ (جو کرنا ہو پہلے ان کا انتظار کرو) دوسرا ایک اور آیت میں یہ بات ہے کہ حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اُونچی آواز یا ان کی برابر کی آواز میں بھی نہ بولو۔ یہ ادب ہے۔

بعد کی آیات میں ہے کہ جب ان کے پاس حجرے کو جاؤ تو ان کو آوازیں نہ دو۔ بلکہ خود ان کے باہر آنے کا انتظار کرو کہ خود باہر تشریف لے آئیں۔ پھر آپ جناب نے طالب علموں سے فرمایا! کہ آپ لوگ تو بس جو آتا بلاتا ہے فوراً دوڑے چلے آتے ہو۔ ذرا سمجھایا کرو کہ انتظار کرنا چاہیئے۔ پھر فرمایا! کہ ادب اور تعظیم کی ایک حد ہے کہ جہاں ادب اور تعظیم کی حد ختم ہوتی ہے وہاں عبادت کی ابتداء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔ کعبہ معظمہ کی تعظیم ہوتی ہے۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہوتی ہے۔ تمام مسجدوں کی تعظیم ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک کی تعظیم ہوتی ہے۔ اولیائے کرام رحمھم اللہ کے مزارات کی تعظیم ہوتی ہے کہ جس جگہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کے دوست، ولی اور مقبول بندے عبادت کرتے ہیں وہاں پر عبادت کا زیادہ ثواب اور اثر ہوتا ہے اور قبول ہوتی ہے۔ فرمایا! کہ یہ مسجد شریف حضرت ثانی خواجہ عبداللہ شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے بنوائی تھی اور نمازیں پڑھی ہیں۔ پھر ہمارے حضرت صاحبؒ (ثالث صاحبؒ خواجہ محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ نقش کاری کروائی۔ پہلے حضرت اعلیٰ خواجہ سید محمد فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں مسجد بنوائی تھی۔ اور ہمیں مسجد کے حال میں بتانے لگے کہ ان کے وقت کی مسجد یہاں جنوب مغربی کونے میں چھوٹی سی تھی۔ پھر حضرت ثانی شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں بڑی بنوائی۔ فرمایا! کہ آپ لوگ یہاں جب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے ولی کا مزار ہے ان پر آپ کے پڑھنے سے کیفیت طاری ہوتی ہے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات نازل ہوتی ہیں جو کہ آپ پر بھی پڑتی ہیں۔ اس لئے بہت خوبصورتی سے اچھے طریقے سے پڑھا کریں۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خاتم الاولیاء ہیں۔ کوئی ولی نہیں بنتا جب تک مولیٰ علی

کرم اللہ وجہہ الکریم کی مہر نہ لگی ہو۔ فرمایا! حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ حضرت مرزا مظہر جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ حضرت مظہر جاناں رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں اگر اللہ تعالیٰ پوچھے کہ کیا لائے ہو تو میں عرض کروں گا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ پھر آپ جناب نے تفسیر مظہری اُٹھا کر اس سے عربی عبارت سنائی اور فرمایا! کہ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک جتنے اولیائے کرام رحمھم اللہ ہیں سب نے حضرت مولائے کل علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے توسط سے ان کی ارواح مبارکہ نے فیض حاصل کیا ہے۔

☆ آپ جناب آج مغرب کے بعد ہم سب طالب علموں کو حسب معمول نصیحت فرما رہے تھے۔ تو حضور کے نواسے جواد بھائی درمیان میں دو دفعہ آئے اور عرض کیا کہ بلال بھائی (حضور کے داماد) اور ان کے گھر والے باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ اور چلنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جب دوسری دفعہ جواد بھائی آئے تو مجبوراً آپ کو اُٹھنا پڑا۔ اور اُٹھتے ہوئے یہ آیت مبارکہ پڑھی "انما أموالكم وأولادكم فتنة" باہر ملاقات کر کے زیارت شریف سلام کرنے دوبارہ آئے اور دوبارہ یہ آیت پڑھی "انما أموالكم وأولادكم فتنة" پھر مسکرائے اور یہ پڑھا "المال والبنون زينة الحيوٰة الدنيا"۔ میں نے عرض کیا کہ یہ بھی ہے۔ فرمایا! کہ ہاں! یہ بھی ہے کہ تمہاری زندگیوں کی زینت اور مسکرائے۔

☆ سرسید کے متعلق میرے پوچھنے پر فرمایا! کہ عقیدے کے لحاظ سے سخت خراب شخص تھا اور نوابزادے تھے انگریز کے مفاد والے۔

☆ میرے عرض کرنے پر فرمایا! کہ اعلیٰ حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ رحمۃ اللہ

علیہ کو فالج ہوا تھا اور تین روز بعد وصال فرمایا۔

☆ کسی نے عرض کیا کہ اس گاؤں کے لوگ کا صحیح پتہ نہیں لگتا کہ کیسے ہیں؟ فرمایا! کہ یہ گاؤں نہیں بلکہ یہ پورا علاقہ۔ فرمایا! کہ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی جب شادی کرنا چاہی ابھی منگنی ہوئی تھی تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے لئے کہاں گھر بنا کے دوں؟ انہوں نے عرض کیا یہیں گڑھی شریف میں۔ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ تو یہاں گھر بنانا چاہتا ہے لیکن یہ لوگ بے وفا ہیں اور تیری اولاد کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ تو تین باتیں اس وقت فرمائیں۔ ایک تو یہ اور دوسری یہیں ایک چھاؤنی بے گی۔ جو کہ فیکٹری کی صورت میں آج موجود ہے۔ اور تیسرا یہاں پانی نکلے گا اور کئی جگہ پانی نکلا۔

☆ ہلال (شکور اللہ شاہ کا بیٹا) اور اس کا چچا موجود تھے بات ہوئی کہ ہلال کی عادت ٹھیک نہیں ہوتی نہ سبق پڑھتا ہے بلکہ شرارتوں کی حد نہیں۔ اس پر آپ جناب نے فرمایا! کہ اس کی ماں کی وجہ سے خراب ہوا ہے باپ مارتا ہے تو ماں چھڑاتی ہے اور حد سے زیادہ لاڈ پیار کرتی ہے۔ فرمایا! کہ یہ بات پرانی مشہور ہے کہ ایک آدمی کو چوری ڈکیتی وغیرہ جرائم کے باعث پھانسی ہوگئی جب پھانسی دینے لگے تو اس سے آخری خواہش پوچھی گئی اس نے کہا کہ مجھے میری ماں سے ملوایا جائے جب ماں ملی تو یہ قریب ہوا اور ماں سے کہا کہ اپنی زبان باہر کر جب ماں نے زبان باہر نکالی تو اس نے جلدی سے اس پر زور سے اپنے دانتوں سے کاٹ لیا اور کہا کہ اس ماں کی زبان کی وجہ سے میرا آج یہ حشر ہے۔ جب میں کوئی غلط کام کرتا تو یہ ٹوکنے کی بجائے مجھے حوصلہ دیتی۔

☆ آپ جناب نے کسی بات پر فرمایا! کہ بہاول خان (ابراہیم چیئرمین کا پردادا) کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ وہ گڑھی شریف سے جھنگ خیل کے لئے نکلا تو یہاں واہ

کے علاقے میں بڑی کھائیاں اور کھڈے وغیرہ ہوتے تھے۔تو یہاں وہ اکیلے میں پھنس گیا۔ بڑا فکرمند اور پریشان ہوا۔تو کہنے لگا کہ بہاول خان کہاں واہ کی کھائیاں کہاں جھنگ خیل اُسی وقت اُس نے حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سنی حالانکہ آپؒ کا وصال ہو چکا تھا اُس کے بعد کا واقعہ ہے پھر فوراً اُسی وقت اُس نے دیکھا کہ اپنے گھر کے دروازے کے سامنے جھنگ خیل (لکی مروت) میں کھڑا ہے۔فرمایا! کہ جھنگ خیل میں بہاول خان پہلا مرید تھا۔

☆ آپ جناب کی خدمت میں اس غلام نے عرض کیا کہ حضور عام طور پر مریدین کو کتنے عرصے میں حاضرِ خدمت ہونا چاہئے۔ اور کتنا عرصہ یہاں قیام کرنا چاہئے؟ تو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا! کہ اس کی تو کوئی مخصوص مدت یا قید نہیں۔بس جتنے عرصے میں حاضر ہو سکیں البتہ قیام کے بارے میں یہ ہے کہ پہلے لوگ حاضر ہوتے تو ایک ہفتہ رہ کر چالیس نمازیں پوری کرتے۔اور یہی طریقہ ہے لیکن اب ایسا لوگ نہیں کرتے۔البتہ جن لوگوں کا کوئی خاص طریقت کا مقصد نہ ہو۔اور زیارت شریف سے فیض کا مطلب نہ ہو۔ان عام لوگوں کو تین دن سے زیادہ قیام نہ کرنا چاہئے۔صاحبزادہ شاہ گل جی صاحبؒ کے سفر کے بارے میں گفتگو ہوئی۔تو فرمایا! بڑے عرس شریف پر تونسہ شریف بھی جانا ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان بھی انہوں نے جانا ہے کہ بچے بھی وہیں ہیں۔اور ان کی ساس بھی بیمار ہے فرمایا! کہ جیسی بھی ہے لیکن پوچھنے جانا ہے۔ کیونکہ ہمیں تو خیال رکھنا چاہئے فرمایا! کہ ایک بزرگ دریا کے کنارے بیٹھے تھے ایک بچھو کو دیکھا کہ کنارے پر پانی میں پھنسا ہے تو اس کو انگلی پر پانی سے نکالا۔تو بچھو نے ڈنگ مارا۔ اور پھر پانی میں گر پڑا بزرگ نے پھر نکالا اس نے پھر ڈنگ مارا۔ جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو اس بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں اس طرح کرتے ہیں جب کہ وہ آپ کو ڈنگ مار رہا ہے۔تو انہوں نے

فرمایا! کہ بچھو کا کام ہے ڈنگ مارنا۔ اس کا اپنا کام ہے جب وہ اپنی عادت نہیں چھوڑتا تو میں کیوں چھوڑوں۔ پھر فرمایا! کہ بیمار کا پوچھنے سے اس کا دل خوش ہوتا ہے اور کسی مسلمان کا دل خوش کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔

☆ آپ حضور نے محترم شاہ گل جی سے فرمایا کہ عرس شریف پر تونسہ شریف حاضر ہو اور کشمیر والے پیر بھائیوں کے لئے عرس کا پروگرام آگے کر دو اور حضرت پیر پٹھان رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر تونسہ شریف حاضری دو کیونکہ وہاں جو تاثیر ہوتی ہے وہ دوسری جگہ نہیں۔

☆ آپ جناب نے مدرس حافظ بہرام صاحبؒ سے فرمایا! کہ آپ اب اپنا روٹین شروع کر دیں۔ رات کو جلدی سوئیں اور صبح چار بجے جلدی طالب علموں کو اٹھایا کریں کیونکہ یہ وقت ظہور قدسی اور تجلیات الٰہی کا ہے اس وقت اٹھ کر پڑھنے کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔

☆ ۱۸ اگست ۲۰۰۰ء بروز منگل ۷ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ۔

گڑھی شریف میں نمازِ مغرب کے بعد فیروز جنگ ماما نے عرض کیا کہ حضور سفر میں جبکہ بس والے آپ کا انتظار نہ کریں تو نماز میں سنتوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو ارشاد فرمایا! کہ فرض اور سنتیں دونوں پڑھنی چاہئے۔ بہر حال آج کل کچھ لوگوں نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے فرض پڑھ کر سنتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو آپ لوگ اس مجبوری میں کہ بس والے انتظار نہ کریں یا کوئی مجبوری ہو تو فرض پڑھ کر سنتیں بس میں ہی (چلتی ہوئی میں) بیٹھ کر جس طرف بس کا منہ ہو پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ یہ سنت دوبارہ پڑھنے ہوں گے فرمایا! کہ نہیں۔ یہ ہو گئے۔ جمعہ کی سنتوں کے متعلق میں نے عرض کیا کہ کیا یہ جو کہتے ہیں کہ جمعہ کے چار سنت فرض ظہر کی جگہ ہیں اور کیا پہلے چار سنت اگر رہ جائیں تو دوبارہ

پڑھے جائیں کہ نہیں؟ تو فرمایا! کہ فرض جمعہ کے دو رکعت پڑھ کر فرض ادا ہو گئے۔ باقی یہ پہلے چار اور آخری چار سنت سنت مئوکدہ ہیں۔ جمعہ اول اور جمعہ آخر اور اگر پہلے رہ جائیں تو بعد میں پڑھیں گے۔ اور آخری دو سنت سنت زوائد ہیں۔ لیکن ان کو پڑھنا چاہئے۔ فجر کی سنتوں کے متعلق میں نے عرض کیا کہ اگر رہ جائیں تو پڑھنی چاہئے یا نہیں اور اگر پڑھنی چاہئے تو کس وقت پڑھیں؟ تو ارشاد فرمایا: کہ ہاں فجر کی دو سنت زیادہ اہم ہیں۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ جماعت کھڑی ہوتی ہے پھر بھی لوگ سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن بہر حال بہتر یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہو جائے تو جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور سنت پھر سورج نکلنے کے بعد جب ذرا دن چڑھے تو پڑھنے چاہئیں اور اگر بالکل قضا ہو جائیں (یعنی زوال تک) تو پھر نہ پڑھیں۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ اگر امام کو تشہد تک پاتے ہیں پھر بھی سنت پڑھتے ہیں فرمایا! کہ بہتر تو یہ ہے کہ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور اگر نہیں تو کم از کم ایک رکعت میں شامل ہو جانا چاہئے یعنی آخری رکعت امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور سنت پھر سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں اور یہ بھی فرمایا ! کہ جب جماعت کھڑی ہو تو سنت صف سے ہٹ کر پڑھنا چاہئے۔

☆ اسی وقت فیروز جنگ ماموں نے عرض کیا کہ حضور جس باتھ روم میں پیشاب اور وضو دونوں کی جگہ بنی ہو اور وہاں وضو کریں تو وضو کی دعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ فرمایا! کہ نہیں یہ مناسب نہیں۔

☆ پھر کسی نے نظر لگنے کے متعلق عرض کیا تو زبانِ مبارک سے فرمایا! کہ نظر اپنوں اور پرایوں سب کی لگتی ہے۔ لیکن زیادہ اپنوں کی لگتی ہے۔ کیونکہ جب دل اچھا ہو جائے یعنی کوئی چیز دل کو بھا جائے تو لگتی ہے۔ پھر فرمایا! کہ کوئی چیز اچھی لگے مثلاً بچہ ہے تو اللّٰھم بارک علیہ پڑھے اور اگر بچی ہے تو اللّٰھم بارک علیھا پڑھے۔ پھر فرمایا! کہ جس کی نظر

لگ جائے تو اس کے وضو کا گرنے والا پانی کسی برتن میں جمع کر کے اس پانی کی چھینٹیں جس پر نظر لگی ہے اس پر مارے جائیں۔ تو نظر دور ہو جاتی ہے۔ اور اس وضو میں ہاتھ اور پاؤں زیادہ اُوپر تک دھوئیں اور سر اور گردن کا پانی بھی برتن میں ڈالیں فرمایا! کہ صحیح طریقہ ہے نظر کا۔ اور یہ حدیث پاک ہے پھر ارشاد فرمایا! کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا جسم بہت خوبصورت تھا۔ تو اس نے قمیض اُتاری ہوئی تھی۔ ایک شخص نے دیکھا تو کہا کہ میں نے اتنا خوبصورت جسم آج تک نہیں دیکھا۔ اس کے کہنے سے وہ صحابی رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ تو فرمایا! کہ فلاں شخص نے کہا ہو گا ایسا تو پھر (شاید) فرمایا! کہ یہی وضو والا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمایا۔

☆ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء جمعۃ المبارک ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ۔

گڑھی شریف میں میں نے عرض کیا کہ ایک پیر بھائی کے لئے حکیم شاہ صاحبؒ سے انگوٹھی کے پتھر کے لئے حساب کرا کے پوچھا تو انہوں نے حساب کے بعد یہ کہا کہ اس کا خیال رکھو عزت کرو میں نے کہا کس طرح خیال رکھوں کہا کہ شرپسندوں سے کیونکہ اس پر کبھی جادو ہو سکتا ہے پھر بتایا حکیم صاحبؒ نے کہ وہ آئے تو میں سورہ مزمل کا وظیفہ بتاؤں گا یہ بات سنا کر میں نے آپ جناب سے عرض کیا کہ کیا یہ بات صحیح ہے کہ جادو ہو سکتا ہے۔ تو فرمایا! کہ یہ علم ظنی ہے یعنی لازمی نہیں۔ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ پھر فرمایا! کہ سورہ مزمل کی اگر زکوٰۃ ادا کی ہو تو بہت زبردست ہے پھر فرمایا! کہ یہ دُعا حدیث شریف کی بتاتا ہوں۔ اس کو کہو کہ یہ فجر اور مغرب فرضوں کے بعد یا نماز کے بعد فرمایا! کہ اول آخر تین دفعہ درود شریف درمیان میں یہ تین دفعہ پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔

'' بِسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ أمنت باللہ وحدہ و کفرت با لجبت والطاغوت و استمسکت بالعروۃ الوثقی التی لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم ''

پھر فرمایا! کہ ایک صحابی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ پر ایک جادوگر نے جنگل میں بیٹھ کر تین دن مسلسل جادو کا عمل کیا۔ لیکن جادو نے اثر نہ کیا۔ جب وہ مدینۃ المنورہ میں آیا تو اس جادوگر نے ان سے پوچھا کہ میں تین روز تک مسلسل آپ پر جادو کرتا رہا لیکن کوئی اثر آپ پر نہ ہوا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ دراصل مجھے حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی ہے جو میں پڑھا کرتا ہوں۔ (یہی اُوپر لکھی ہوئی دعا)

☆ ۲۶ نومبر ۲۰۰۰ء۔ ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ۔ بروز اتوار۔

عرس شریف کے بعد رات کو آپ جناب کے دولت خانہ میں میلاد پاک کی محفل میں سید غلام یاسین شاہ صاحبؒ کی تقریر کے دوران آپ جناب نے فرمایا! کہ عقائد کا مسئلہ ہے کہ (ہر) وجود کی اصل خیر ہے۔

☆ ۲۷ نومبر ۲۰۰۰ء۔ ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ۔ بروز سوموار شریف۔

تقریباً صبح نو بجے کے قریب ہم لوگ لکی روانہ ہونے کے لئے اجازت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ شاہ گل جی صاحبؒ مریدوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ عورتیں جو گھروں میں حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا معجزہ پڑھتی ہیں یہ کیسا ہے؟ تو فرمایا! کہ پڑھنے دیں ٹھیک ہے۔ تو محترم شاہ گل جی پوچھنے لگے کہ عبدالوہاب کیا کہتا ہے تو آپ جناب نے انہیں بتایا کہ معجزہ کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اس پر شاہ گل جی نے بھی کہا کہ پڑھنے دیں کسی بہانے اہلِ بیت کرام کا ذکر ہی ہو جاتا

ہے۔

☆ ۷ فروری ۲۰۰۱ء۔ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ۔ بروز بدھ۔

شام کے بعد فیروز جنگ ماموں نے عرض کیا کہ حضور ہومیو پیتھک علاج کیوں نہیں کراتے تو فرمایا! کہ ہومیو پیتھک علاج تو بہت اچھا ہے لیکن یہاں ڈاکٹر نہیں سب ۶ مہینے کورس کر کے ڈاکٹر بن جاتے ہیں۔

☆ ۸ فروری ۲۰۰۱ء۔ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ۔ بروز جمعرات۔

صبح گڑھی شریف سے واپس رخصتی کے وقت سب لکی والے حاضر تھے۔ جو ایک نو منتخب کونسلر عبدالمنان جن کے بڑے (باپ دادا) پُرانے پیر بھائیوں میں سے تھے۔ ایک فلائنگ کوچ بھر کے لائے اور وہ خود اور اس کا بھائی بیعت بھی ہوئے۔ جو اپنے ساتھ ایک بکرا اور سبزیاں وغیرہ بھی لائے تھے۔ ان کے آنے سے آج حضور اتنے خوش تھے کہ آج تک کسی وفد یا قافلے کے آنے سے اتنا خوش نہیں دیکھا۔ اور حضور خود ارشاد فرمانے لگے کہ آج مجھے بہت خوشی ہوئی ہے مرید کا کام ربط، تعلق اور ارادت ہے۔ حضرت محبوبِ پاک خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر اگر سو بار کہئے کہ جا تو میرا مرید نہیں تو تعلق نہیں ٹوٹتا۔ اگر مرید نہ توڑے اور مرید اگر ایک بار کہہ دے کہ تو میرا پیر نہیں یا میں تیرا مرید نہیں تو تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ فرمایا! کہ آپ لوگوں کا کام تعلق رکھنا ہے۔ اور ہمارا فرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے دعائیں کریں کہ ہم تو بٹھائے خدمت کے لئے گئے ہیں۔ پھر فرمایا! کہ منشی احمد علی (تونسہ شریف) جو کہ منشی عبداللہ کے بھتیجے تھے اور منشی محمود کے شاید بھائی بتایا وہ مجھ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ اور میں جب بھی تونسہ شریف جاتا ان کو پتہ چلتا تو ملنے آتے وہ فرماتے تھے کہ میں (منشی احمد علی) اور حضرت غلام زکریا صاحبؒ رحمہم اللہ نے حضرت کریم خواجہ اللہ بخش صاحبؒ رحمۃ

اللہ علیہ سے پند نامہ عطار اکٹھے شروع کی۔ جو کہ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ جو کہ بہت بزرگ ہوئے ہیں۔ اور فرمایا! کہ جب خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ بڑا عرس تھا اور غالباً خواجہ اللہ بخش صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے پہلے آخری عرس کا بتایا۔ تو حضرت خواجہ اللہ بخش صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا کی کہ خواجہ شاہ سلیمان صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں وعقیدت مندوں کے جوتے سیدھے کرنا مجھے نصیب ہو جائے۔ پھر اس کے بعد آپ جناب نے فرمایا! کہ جب حضور کریم خواجہ اللہ بخش صاحبؒ یہ فرماتے ہیں تو ہم کیا ہیں۔ (یہ بات بڑے درد اور عاجزی کے ساتھ کی)

☆ حضور نے فرمایا! کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا اپنا مقام ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سر الشہادتین میں انہوں نے ثابت کیا کہ ان حضرات رضی اللہ عنہما کی شہادت حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی شہادت تھی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان جنگ میں شہید کیا گیا۔ فرمایا! کہ سر الشہادتین میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا اُوپر کا دھڑ مبارک حضور پاک ﷺ اور نیچے کا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اُوپر کا دھڑ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نیچے کا حضور پاک ﷺ سے مشابہ تھا۔ پھر فرمایا! کہ یہ شیعوں کی باتیں ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو مظلوم کہتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کیونکہ ان کی شہادت استراری نہیں بلکہ اختیاری تھی۔ اور ان کا مقام بہت بلند ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں ایران میں بھی جگہ جگہ بینروں پر یا حسین مظلوم لکھا تھا۔ فرمایا! کہ یہ غلط ہے پھر فرمایا! کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح کیا گیا اس کے بارے میں نقشبندیہ سلسلہ کے مجدد قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں کہ اس کا مقام کس طرح بلند ہوسکتا ہے حالانکہ وہ دنبہ عام انسان سے افضل نہیں۔

☆ بدھ ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ ۲۱ فروری ۲۰۰۱ء

اس غلام نے عرض کیا کہ حضور اگر مسجد سے باہر کہیں جماعت ادا کرنی پڑے کھلی جگہ یا بیٹھک وغیرہ میں تو اذان اور اقامت ضروری ہے یا نہیں؟ فرمایا! کہ اذان تو گاؤں والی کافی ہے اور اقامت کریں گے۔

☆ آپ حضور سے میں نے عرض کیا کہ غریب نواز ایک لڑکے پر جن ہیں اور وہ ایک جگہ زمین میں سے چھپی دولت سونا وغیرہ کے متعلق بتاتے ہیں۔ کیا وہ لڑکا صحیح بتاتا ہے فرمایا! کہ لڑکا اگر کہتا ہے تو جنوں نے کہا ہوگا لیکن جن جھوٹ بہت بولتے ہیں۔ بہرحال استخارہ کرلیں۔ ایک طریقہ تو حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ جو تعویذ لے کر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سوئیں گے۔ اور دوسرے بھی میں شاہ گل جی کو بتاؤں گا اس سے پوچھ لو یا وہ استخارہ کرلے گا۔ یا آپ کرلو۔ پھر اگر پتہ چل جائے تو نکالنے کے بہت طریقے ہیں۔

☆ جمعرات ۲۲ فروری ۲۰۰۱ء ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ۔

میں نے عرض کیا کہ حضور غریب، مسکین اور فقیر میں کیا فرق ہے؟

تو تبسم کر کے فرمایا! کہ غریب تو وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں اور مسکین وہ ہے جو کسی کو کچھ نہ کہیں اور عاجز ہوں۔ اور فقیر صاحبِ فقر لوگ ہوتے ہیں۔

☆ اس خادم نے عرض کیا کہ غریب نواز اگر کسی سُنی بھائی کا جنازہ بدقسمتی سے وہابی پڑھا رہا ہو تو ہم جنازہ پڑھیں کہ نہیں؟ اور پڑھیں تو کس طرح؟ تو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا! کہ اس میت کے وارثین کو چاہئے کہ سُنی امام کا بندوبست کریں اور ان

سے ہی جنازہ پڑھوائیں۔ بہرحال اگر جنازہ پڑھنا پڑھے تو حاضر پیچھے اِس امام کے نہ کہیں اور جنازہ کی نماز اپنی پڑھیں اور پھر چاہئے کہ جس سُنی میت کی نماز جنازہ وہابی نے پڑھائی تو سُنیوں کو چاہئے کہ دو یا تین دن کے اندر اس کی قبر پر جا کر جنازہ اپنا پڑھ لیں اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور جنازہ کے بعد دعا کھڑے ہو کر مانگے یا بیٹھ کر۔ تو فرمایا! کہ سوال کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مانگنے کا نہیں۔ بلکہ صفیں توڑنا چاہیں کہ صف میں اس طرح دعا مکروہ ہے۔وہ اس لئے کہ فقہائے کرام لکھتے ہیں لوگ یہ دور سے جان لیں کہ جنازہ ہو گیا۔ اور یہ جو بیٹھ کر دعا مانگتے ہیں یہ بھی صحیح ہے۔ اس کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے کہ جنازہ ہو گیا باقی جو لوگ دعا کا جنازہ کے بعد انکار کرتے ہیں تو یہ حدیثِ پاک ہے کہ میت کی دعا میں مبالغہ کرو اب حدیث کوئی مانے یا نہ مانے اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ حضور جنازہ سے پہلے یا بعد میں میت کا منہ دیکھنا صحیح ہے نہیں۔تو فرمایا! لوگ دیکھتے ہیں تو آپ کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ورنہ جنازہ سے پہلے ٹھیک ہے لیکن بعد میں صحیح نہیں اور اس کی وجہ فقہائے کرام یہ لکھتے ہیں کہ کبھی کسی کی شکل بگڑ جاتی ہے۔تو لوگ باتیں کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ لیکن ہمارے سُنیوں کی تو نہیں بگڑتی۔ ان لوگوں کی بگڑتی ہے جہاں دیکھو شیعہ یا وہابی مرے تو ان کی شکل بگڑ جاتی ہے۔درمیان میں یہ بھی فرمایا! کہ لوگوں کو میت دکھانے کیلئے ان کے پاس صف کے نزدیک لے جانا مکروہ ہے۔ بلکہ لوگوں کو میت کے پاس آنا چاہئے۔

☆ آپ حضور ایک دفعہ عرس شریف کے موقع پر نمازِ عصر کے بعد زیارت شریف کے سامنے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر تین بار فرمایا! کہ نعوذ باللہ کوئی یہ کہے کہ میرے پیر کو تو علم ہی نہیں۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کہ ایک بزرگ کے پاس کوئی شخص بیعت ہونے کے

لئے آیا۔ انہوں نے انکار کیا تو یہ اُلٹے قدم لے کر واپس ہونے لگا جہاں تک وہ پیر صاحبؒ نظر آرہے تھے۔ تو پیر صاحبؒ نے بلا کر بیعت فرمالیا۔ پھر آپ جناب نے فرمایا ! کہ با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ حضور داتا صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر ایک آدمی ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے۔

☆ آپ جناب نے فرمایا ! کہ خدا تعالیٰ جب کسی بندے کے عیب چھپاتا ہے تو سمجھ لو کہ معاف فرما دیتا ہے۔ کہ آخرت میں بھی ذلیل نہیں کرے گا۔

☆ راجہ ظفر الحق وفاقی وزیر مذہبی امور کے بارے میں فرمایا! کہ جب وہ یہاں حاضر ہوا تو الم ترکیف جس کا مطلب ہے کیا تو نہیں جانتا تو حضور پاک ﷺ کے علم غیب کے انکار کے لئے الم ترکیف یعنی تو نہیں جانتا اس نے پڑھا میں نے کہا سب جاہل نہیں ہوتے پھر فرمایا ! یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ پیر جاہل ہوتے ہیں حالانکہ پیر تو سب پہلے اہلِ علم ہوتے تھے آج کل علم کی کمی ہوگئی لیکن سب جاہل نہیں ہوتے۔

☆ نواز شریف کے دورِ حکومت میں آپ نے مجلس میں کسی بات پر فرمایا ! کہ جو امریکہ کا خوشامدی ہوتا ہے اس کی حکومت آتی ہے پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ ہے۔ یہ امریکہ کے خوشامدی ہیں۔ کسی نے پوچھا کتنا عرصہ نواز حکومت کا رہتا ہے فرمایا ! کہ رہتے تو دو سال ہیں لیکن مشکل ہے کہ پورے کرے۔ حالات بہت خراب ہیں کسی نے عرض کیا کہ پھر وہی بے نظیر آئے گی فرمایا ! کہ اسے کوئی ووٹ نہیں دے گا سب اس سے بھی اب نالاں ہیں۔

☆ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۲ء ۲۳ شوال ۱۴۲۳ھ بروز سنیچر۔

مغرب کے بعد ڈرائنگ روم میں ہم چند لوگ آپ جناب کے پاؤں دبانے کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ کسی طرح حالات پر بات چلی تو فرمایا ! کہ غلطی انسان سے

ہوتی ہے۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ سے یہ غلطی ہو گئی کہ انہوں نے ملک غلام محمد کو وزیر خزانہ بنا دیا۔ حالانکہ وہ بہت غلط بندہ تھا اور اس نے کام خراب کیا۔ پھر فرمایا! چوہدری محمد علی بھی بہت غلط آدمی تھا۔ فرمایا! کہ لوگ بنگلہ دیش کی جدائی کو اوروں کے سر لگاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہی ملک غلام محمد اور چوہدری محمد علی سقوطِ ڈھاکہ کے ذمہ دار ہیں۔ صدر ایوب اور بھٹو وغیرہ نہیں۔ بلکہ ایوب اچھے تھے فرمایا! کہ ہم لوگ تو غلام اسحاق خان کو بُرا کہتے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ آج ان جیسا دوسرا نہیں ہے۔ نواز شریف کے بارے میں فرمایا! کہ پاکستان کو انہوں نے تباہ کیا۔ مجھے دیکھ کر فرمایا! کہ آپ کے لکی کے کبیر خان بھی نواز شریف سے ملے ہوئے ہیں اور انور سیف اللہ (غزنی خیل) کی بات کی۔ صوبیدار عبدالرشید چشتی صاحبؒ نے متحدہ مجلسِ عمل کی حکومت کی بات کی تو فرمایا! کہ یہ کیا کر سکیں گے اصل کام تو سول افسران کے دستخط پر ہوتا ہے فرمایا! بڑوں سے یہ چھوٹے زیادہ کرپٹ ہیں کہ ان کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور پیسے لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور حکومت سرحد (متحدہ مجلسِ عمل) چل بھی سکے گی؟ فرمایا! کہ میں تو کہتا ہوں کہ پانچ سال چلے تا کہ لوگوں کو ان کا پتہ چل جائے۔ کیونکہ ان سے حکومت ہو نہیں سکتی اور اگر ابھی ان کی حکومت ختم ہو جائے تو یہ کہیں گے کہ ہمیں موقع نہیں ملا۔ میں نے کہا کہ صدر مشرف تو ٹھیک لگتے ہیں فرمایا! کہ ۵۵ سال میں آپ نے اپنے ملک کا غلہ کھایا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور کیا نہیں کھایا؟ فرمایا! کہ ہمیشہ باہر سے منگواتے ہیں۔ لیکن ان کے دور میں ہم غلہ باہر بھی بھیج رہے ہیں۔ فرمایا! کہ زمین تو زیادہ نہیں ہوئی صوبیدار صاحبؒ نے کہا زمین تو بلکہ کارخانوں اور آبادی کی وجہ سے کم ہو رہی ہے۔ پھر صوبیدار صاحبؒ نے مزاقاً کہا کہ یہ کونسلر عبدالواہاب بھی آج کل کھا پی رہے ہوں گے۔ تو ہم لوگ ہنسے میں نے کہا کہ نہیں الحمدللہ میں اس لئے نہیں بنا تو آپ حضور نے بھی دعا دی اور کہا کہ

نہیں اللہ تعالیٰ اسے حرام سے بچائے اور رزقِ حلال عطا فرمائے۔

☆ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ بروز اتوار۔

حضرت ثالث صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ایک شخص نے دوسرے کے لئے کہا کہ اس کو تعویذ دے دیں۔ اس کی بیوی بہت تیز ہے۔ تو آپ جناب نے مسکرا کر فرمایا! کہ یہ ٹھنڈا ہو جائے تو ٹھیک ہو جائے گا سب۔ سمندر کے مولوی غازی مرجان نے کچھ بات حضور سے کی اور کہا کہ عورت تو اس لئے دوزخ میں بہت ہے کہ ناشکری ہے تو آپ جناب نے ہنس کر فرمایا! کہ مولوی صاحبؒ یہ مسئلہ بھی یاد کیا ہے۔ پھر فرمایا! کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے جب شبِ معراج دوزخ میں عورتوں کی کثرت دیکھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اس وجہ سے کہ مرد ساری زندگی عورتوں سے اچھائی کرتے ہیں تو اگر ایک روز نہیں کرتے تو عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ کبھی بھی اچھائی نہیں کی اور ناشکری کرتی ہے۔

☆ اسی روز مہر جنگ ماموں کے بیٹے ارشد نے وظیفے کے لئے عرض کیا تو آپ جناب نے فرمایا! کہ والدین کی خدمت کرو امی جان کا خیال رکھو۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھو ملک کی قوم کی وطن کی خدمت کرو یہ سب سے بڑا وظیفہ ہے اور زیادہ وظیفے ٹھیک نہیں۔

☆ کسی بات پر آپ جناب نے فرمایا! کہ ہماری اہلِ سنت کی نماز کے راوی اور روایتیں معتبر ہیں۔ یعنی حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کے پیچھے ہمیشہ نماز والے اور آگے صف میں پڑھے والے ہیں۔ اور یہ دوسرے طریقے جو ہیں یہ کسی نے تیسری صف میں سے دیکھ کر یا ایک نماز پڑھ کر اور کسی نے مخصوص موقع پر پڑھ کر روایت کی ہے۔

☆ آپ حضور نے ہم طالب علموں سے مخاطب ہو کر فرمایا! کہ "الحمد للہ" یعنی

سورہ فاتحہ کی بڑی برکات ہیں۔فرمایا! کہ ہمارے سلسلے کے بہت بڑے بزرگ حضرت ابو یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ جب قرآن پاک یاد کرتے تو یاد نہ رہتا۔تو ان کے والد صاحبؒ ہمارے سلسلے کے بزرگ حضرت ابومحمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں حکم ہوا کہ یہ رات کو سوتے وقت سو بار الحمد شریف پڑھا کرے۔ جب انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو ان کا حافظہ کھل گیا اور سبق یاد رہنے لگا۔ پھر فرمایا! ہم لوگ کمزور ہیں۔ آجکل اس لئے میں آپ کو یہ نہیں بتاتا بلکہ آپ لوگ اس طرح کریں کہ ایک پرچ پر اول آخر درود شریف اور سات بار الحمد شریف لکھ کر ہو سکے تو زعفران سے لکھیں سات دن روزانہ متواتر پئیں۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا میں نے پوچھا کہ اگر ایک پرچ پر لکھ کر سب کو پلائیں تو فرمایا! کہ کنجوسی نہ کریں علیحدہ علیحدہ سب کو دیں۔

☆ آپ جناب ایک شام خود ہی مجھے وظیفہ اولاد کے حصول کے لئے بتانے لگے۔کہ ستائیسویں پارے کا دوسرا رکوع سے ۴۷، ۴۸، ۴۹ ویں آیتیں انڈوں پر ایک ایک کر کے لکھنی ہیں کئی روز پہلی آیت والا انڈہ خود دوسرا عورت اور تیسرا اکٹھے کھانا ہے۔

☆ آپ حضور سے میں نے پوچھا کہ غریب نواز آپ جناب کی پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی ہے تو فرمایا! کہ ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ آخر میں کافی معذور تھے۔ میرے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ فقیر جی صاحبؒ اور تھے اور حافظ جی صاحبؒ اور تھے۔ فقیر صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کشمیر کے تھے اور کافی پرانے تھے۔ ہمارے دادا صاحبؒ حضرت ثانی صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ سے انہوں نے پڑھا تھا پھر سب نے ان سے پڑھا تھا اور میری دونوں سے ملاقات ہوئی۔

☆ تصویروں (فوٹو) کے متعلق پوچھنے پر فرمایا! کہ علماء کرام جو اس کی مخالفت یا منع کرتے ہیں تو اچھا ہے احتیاط ہے۔ ورنہ یہ جائز ہے۔ کیونکہ یہ نقش ہے اور عکس ہے

اور جو منع ہے وہ مجسمہ ہے۔ جس کے بال بھی ہوں۔ کیمیائے سعادت میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے۔ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جب حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تو صرف نو سال کی تھیں۔ اور گڑیوں سے کھیلتی تھیں اور گڈا گڈی اور گھوڑا بھی تھا۔ جس کے بال نہیں تھے۔ تو بحث میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جو گھوڑا تھا اس کے بال نہیں تھے اس لئے وہ مجسمہ یا تصویر نہیں تھی پھر پوچھنے پر فرمایا! کہ کمرے میں تصویریں ہوں تو نماز جائز ہے لیکن سامنے ہوں تو اچھا ہے کہ الٹ دینا چاہئے۔

☆ آپ جناب نے مدرسے کے کمروں کی تعمیر کے دوران طالب علموں کو مخاطب کر کے فرمایا! کہ دوسروں کے ساتھ اگر آپ بھی خدمت میں حصہ لے سکیں تو آپ کا فائدہ ہے اور نہیں تو دیکھنے جایا کرو فرمایا!" ہر کہ خدمت کرد۔ او مخدوم شد" کہ جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم ہو جاتا ہے۔

☆ میرے پوچھنے پر کہ کیا واجب القتل فرقہ بھی ہے؟ آپ جناب نے فرمایا! کہ ہاں امام اعظم اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ منقص رسول (تنقیص رسول والا) واجب القتل ہے (اس میں امام صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اگر توبہ کرے تو معاف ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ اس لئے پھر بھی واجب القتل ہے۔ پھر فرمایا! لیکن اس کو آپ اور میں قتل نہیں کر سکتے۔ قانون ہاتھ میں نہیں لے سکتے۔ عدالت اور قاضی اسے قتل کرے گا۔ میں نے عرض کیا وہ منقص رسول کون ہیں؟ فرمایا! وہابی اس میں آتے ہیں۔ میں نے شیعہ کے متعلق پوچھا فرمایا! نہیں شیعہ اس میں نہیں آتا۔ میں نے مرزائی کے متعلق پوچھا فرمایا! کہ وہ تو ختمِ نبوت کے منکر ہیں وہ تو کافر ہیں وہ مسلمان شمار نہیں ہوتے۔ (کفر ادراک ہے) ان پر اس کا حکم

نہیں۔

☆ ۲۱ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ ۱۶ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز منگل۔

یہ خادم آپ جناب کی عیادت کے لئے P.O.F ہسپتال واہ کینٹ میں عصر کے وقت پہنچا تو دست بوسی کی۔تو حضور نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے دونوں مبارک ہاتھوں سے میرے چہرے کو پکڑا اور چوما۔ممتاز بھائی واہ کینٹ والے حضور کے پاؤں مبارک دبا رہے تھے۔تو فوراً میں نے دبانا شروع کئے۔تو ممتاز نے کہا کہ تیرے ہاتھ ٹھنڈے ہوں گے اس لئے مت دباؤ۔تو میں پیچھے ہٹ گیا۔اس پر حضور نے ممتاز کو فرمایا! کہ نہیں اور مجھے کہا کہ دباؤ۔ پھر اس سے فرمایا! کہ ہر انسان سے محبت کرو چاہے گورا ہو چاہے کالا۔ یا امیر یا غریب۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہے کہ" ان اللہ خلق آدم علی صورتہٖ" کہ میں نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں مشرکینِ مکہ کے لئے ہی فرماتا ہے: کہ میں تمہارا اول ہوں، آخر ہوں، ظاہر ہوں، باطن ہوں۔ سب کے لئے کہا کوئی تفریق نہیں اور اللہ تعالیٰ نے مشرکینِ مکہ ہی کو فرمایا! کہ میں ہی تمہاری حیاتی (زندگی) ہوں پھر فرمایا! کہ سب سے محبت کرو بِلاتفریق محبت کرو۔

تھوڑی دیر بعد سادات کے متعلق بات شروع ہوئی تو فرمایا! کہ پشتو کا محاورہ ہے کہ:۔

اول بہ سید نہ وی کہ سید وی بیا بہ سنی نہ وی

او کہ سید وی او سنی وی بیا بہ خالی نہ وی ولی بہ وی

اول سید نہ ہوگا اگر سید ہو تو پھر سنی نہ ہوگا اور اگر سید بھی ہے اور سنی بھی ہے پھر خالی نہ ہوگا ولی ہوگا۔

پھر فرمایا! کہ ہمارے حضرات سادات کا اتنا احترام کرتے تھے جس کی حد نہیں

فرمایا! حضرت نظام تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک منشی تھا جس کا نام منشی محمود تھا جو قوال بھی تھا۔ اور حضرت نظام صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کا مختارِ کل بھی ۔ تو وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ملتان سے ایک میراثی آیا اور اس نے حضرت نظام صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں سید ہوں اور میری ایک جوان بیٹی ہے جس کی شادی کا بندوبست میرے پاس نہیں ہے تو نظام صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ اندر گئے اور کافی سارے زیورات لے آئے اور منشی محمود کو اس کے لئے رقم کا بندوبست کا کہا تو منشی محمود نے کہا حضور یہ سید نہیں میراثی ہے قوال ہے۔ سب قوال اسے جانتے ہیں کہ یہ میراثی ہے۔ تو اس پر نظام صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ منشی صاحبؒ میں نے میراثی کو نہیں سید کے نام کو دیئے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کی کسی حدیث شریف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت

جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ دونوں ایسے بزرگ ہیں کہ روزانہ خواب میں ان کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تھی۔ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جو حدیث بیان کریں اسکی تحقیق مت کرو یعنی تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔

پھر کسی بات پر فرمایا ! کہ ۱۹۳۵ء میں میں حضرت خواجہ حافظ غلام سدید الدین صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تونسہ شریف سے مہار شریف، چشتیاں شریف اور اجمیر شریف سفر پر گیا۔ واپسی پر دہلی شریف سے حضرت صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ بیکانیر راجپوتانہ چلے گئے اور میں واپس آ گیا تو جس وقت تونسہ شریف سے چشتیاں شریف جا رہے تھے تو مہار شریف کے نزدیک کچھ دیر ٹھہرے۔ تو ایک بندے کا ذکر کیا کہ وہ کتوں کو مار ڈالتے تھے وہ بھی خواجہ حافظ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تھے تو اس جگہ ایک کتا آیا تو حضرت

صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ نے اس بندے سے کہا کہ اس کو مت مارنا کیونکہ یہ کتا عام نہیں ہے اس کا کوئی ہے (کیونکہ وہ مہار شریف کا کتا تھا)۔

پھر اسی مجلس میں فرمایا! کہ خواجہ حافظ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ شعبان المعظم میں گڑھی شریف تشریف لائے تو حضرت ثالث صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا! کہ شاہ صاحبؒ محمد اعظم شاہ کو منطق وغیرہ بس کراؤ اس کو میرے پاس تونسہ شریف بھیج دو اس کی میں خود تربیت کروں گا۔تو حضرت ثالث صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ صفر میں عرس شریف پر حاضر کروں گا۔تو صفر سے پہلے محرم شریف میں حضرت ثالث صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ وصال فرما گئے۔

پھر حضور مرشد پاک نے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ صاحبؒ سے کوئی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا! کہ کبر، حسد، عجب، طول آمال سے بچو۔فرمایا! کبر تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو کم سمجھے۔ حسد تو ہر کسی کے ساتھ حسد کرنا ہے۔عُجب یہ ہے کہ عبادات وغیرہ میں اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھے کہ میں بہت عبادت گزار اور پرہیز گار ہوں۔اور طول آمال یہ ہے کہ لمبی امیدیں باندھے کہ ابھی عمر بہت ہے ابھی گناہ کرلوں کل توبہ کرلوں گا۔فرمایا! کہ ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

☆ ۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ۔

آپ جناب نے کسی بات پر فرمایا! کہ داڑھی حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔اور چہرے پر بہت پیاری لگتی ہے لیکن ان دیوبندیوں، تبلیغیوں کی داڑھیاں تو (یعنی مکروہ نظر آتے ہیں) فرمایا! کہ اگلے آدمی کی داڑھی کو ہاتھ لگا کر پیار کرتے ہیں اور اندر سے منافقت۔ پھر ان کی کسی بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! کہ باہر سے خدا خدا کرتے ہیں اور اندر اگر دنیا دولت کی بات آتی ہے تو یہی ان کا ایمان ہے۔

کچھ دیر بعد فرمایا! عثمان شاہ جی جب آئے تھے تو مجھے کہا کہ ابا جی آپ میرے ساتھ امریکہ چلیں۔ وہاں آپ کا علاج کراؤں گا۔ تو میں نے کہا کہ یہاں اور خدا ہے اور امریکہ میں کوئی دوسرا خدا۔ میرا تو ایمان ہے کہ خدا ایک ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔

پچھلے روز شام کے وقت کسی نے عراق پر امریکہ کے مظالم اور صدام حکومت کے متعلق بات کی۔ تو فرمایا! کہ میں ۱۹۷۱ء میں عراق گیا تھا مسجدیں ویران تھیں سوائے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ حضرت امام اعظم، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ کی مسجدوں کی کہ ان میں باقاعدہ جماعت تھی۔ اس کے علاوہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں کوئی نہیں آیا۔ ہم لوگوں نے ظہر اور عصر کی جماعتیں وہاں ادا کیں۔ ان کے ساتھ نبی اللہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا مزار تھا۔ صرف ایک مجاور تھا۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنے میں نے ان کو چند تمن دئے تو بہت خوش ہوا باقی تمام مزارات حضرت بہلول دانا اور حضرت معروف کرخی رحمہم اللہ کے مزاروں کے ساتھ مسجدیں ویران تھیں حضور کی ان باتوں پر کوئی بولا کہ اس لئے ان پر یہ حالات آگئے ہیں۔

☆ ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ ۲۳ جنوری ۲۰۰۴ء جمعۃ المبارک۔

حضرت مائی صاحبہ (خالہ جی) کے انتقال کے دوسرے روز رات کے کھانے پر سب اکٹھے تھے جیدی بھائی کے ساتھ مزاحیہ گفتگو چل رہی تھی جیدی نے کہا کہ آپ تو سب ناشتے میں انڈے فرائی کرتے ہوں گے تو حضور نے فرمایا! کہ نہیں ہم تو انڈے کا آملیٹ بناتے ہیں کہ دو انڈے چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ ہم غریب لوگ ہیں فرائی نہیں کرتے۔ بلکہ پیاز وغیرہ ڈال کر آملیٹ بنا لیتے ہیں۔ جیدی نے شہد کا کہا تو فرمایا! شہد میں شفاء ہے حالانکہ مجھے میٹھا پسند نہیں ہے۔ لیکن میں شہد ضرور استعمال کرتا

ہوں کہ بیمار ہوں اور شہد میں شفاء ہے۔ چائے کے کپ میں آدھا چمچ شہد ڈالتا ہوں۔ فرمایا! کہ حضرت خواجہ حافظ سدید الدین صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ جب بیمار تھے اور ہسپتال میں تھے تو ڈاکٹروں نے میٹھا منع کیا تھا اور حضرت صاحبؒ شہد استعمال کرتے تھے۔ تو چونکہ حضرت صاحبؒ مجھ پر بڑے مہربان تھے تو دوسرے لوگ مجھے کہتے کہ حضرت صاحبؒ کو عرض کریں کہ ڈاکٹر نے میٹھا منع کیا ہے۔ تو میں نے جب یہ بات حضرت صاحبؒ سے کی تو انہوں نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسے شفاء فرمایا ہے کہ فیہ شفاء!

اب ڈاکٹروں کی مانوں یا خدا کی مانوں۔

☆ فیروز جنگ ماموں نے آبِ زم زم کا کنواں کہا تو آپ حضور نے فرمایا! کہ آبِ زم زم کا کنواں نہیں بلکہ چشمہ ہے ماموں نے دعا پوچھی تو فرمایا! کہ نیکی کی دعا مانگو۔ وسعتِ رزق کی اور صحت کی دعا مانگو پھر کسی نے کہا کہ آبِ زم زم کا راستہ نیچے اب بند کر دیا ہے تو فرمایا! کہ اچھا ہے کہ نیچے جگہ بند کر دی وہاں لوگ بے ادبی کرتے اور پیشاب یا استنجا بھی کرتے۔

☆ لکی سے میں نے آپ حضور کی خدمت میں فون کیا۔ تو عرض کیا غریب نواز! فون کرنے کو بہت دل کرتا ہے کہ باتیں کروں لیکن ڈرتا ہوں کہ آپ جناب کو تکلیف ہوتی ہوگی تو ہچکچاتا ہوں۔ اس پر آپ جناب نے فرمایا! کہ نہیں بلکہ کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

☆ آپ حضور نے سورہ اخلاص کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: دس بار سورہ اخلاص پڑھنے سے دس گناہ معاف اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ ۲۰ بار پڑھنے سے جنت میں مکان اور ۳۰ بار پڑھنے سے جنت میں محل عطا ہوتا ہے۔ اور ۵۰ بار پڑھنے

سے ۵۰ سال کے گناہ معاف اور ۱۰۰ بار پڑھنے سے ۱۰۰ سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔اور یہ ثواب تو بغیر نماز کے اور بیٹھ کر پڑھنے سے ہے۔اور نماز میں اور کھڑے ہوکر پڑھیں تو بہت زیادہ ثواب ہے۔

☆ آپ جناب نے شب برات کے نوافل بیان فرمائے۔

(۱)۱۰۰ رکعت ہر رکعت میں ۱۰ بار سورہ اخلاص۔

(۲)۱۰۰ رکعت ہر رکعت میں ۳ بار سورہ اخلاص۔

(۳)۱۰ رکعت ہر رکعت میں ۱۰ بار سورہ اخلاص۔

(۴)۴ رکعت ہر رکعت میں ۲۵ بار سورہ اخلاص۔

اس کے علاوہ اس رات میں استغفار، درود شریف، کلمہ تمجید، تلاوت اور نوافل کی کثرت کریں۔ یہ رات بہت افضل اور برکت والی ہے۔

☆ اس غلام کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا! کہ نوافل میں جماعت جائز ہے لیکن صلوٰۃ التسبیح میں جماعت نہیں کراسکتے۔اور قضاء عمری جو کہ نوافل ہیں جائز ہے قضاء عمری حیلہ کی نیت سے ادا کریں۔اس نیت سے نہیں کہ خواہ مخواہ قبول ہوگی اس میں جماعت بھی جائز ہے۔

☆ آپ جناب نے میرے اس سوال پر کہ غریب نواز کیا قرآن پاک مخلوق ہے ارشاد فرمایا! کہ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کا کلام ہے۔

اور دوسرے موقع پر فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کا کلام لامحدود ہے۔

اس کو الفاظ کی صورت میں حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے بیان فرمایا! ہے۔اس غلام کے عرض کرنے پر کہ بعض لوگ قرآن مجید اور حضور سرورِ دو جہاں ﷺ کی فضیلت میں تقابلہ کرتے ہیں تو فرمایا! کہ ایسے نہیں ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور بڑی عالمانہ وضاحت فرمائی جو مجھ نالائق کی سمجھ میں نہ آسکی یا بات پوری طرح یاد نہ رکھ سکا۔

☆ ممتاز شاہ جی کی کسی بات پر آپ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا! کہ پیر دیول کالا ہور کا ایک مرید تھا۔ جو ترکھان تھا وہ پاگل ہو گیا تو اس کے بھائی اسے پیر دیول کے پاس لے گئے اور کہا کہ یہ پاگل ہو گیا ہے۔ تو پیر دیول نے اس سے کہا کہ چھوٹے موٹے کام ہم نہیں کرتے ہم تو بادشاہیاں بدلتے ہیں۔ اسے گڑھی شریف لے جاؤ اور آپ حضور پھر ممتاز شاہ کی بات پر ہنسے کہ اس نے بھی ایسی ہی کوئی بات کی تھی۔

☆ سید محمد امیر شاہ گیلانی صاحبؒ کے بارے میں حضور نے فرمایا! کہ ان کی علمی خدمات بہت ہیں۔ اور ان کی سخاوت کی تعریف بھی کی اور فرمایا! کہ صوبہ سرحد بلکہ پاکستان میں وہ بڑے عالم ہیں کیونکہ عطا محمد بندیالوی صاحبؒ اور مولانا عبدالرزاق صاحبؒ اور ایک اور کا فرمایا کہ وصال فرما گئے۔

☆ آپ جناب نے مولانا امجد علی اعظمی صاحبؒ کی کتاب بہارِ شریعت کی تعریف کی اور ترجمہ کنز الایمان اور تفسیر خزائن العرفان حضرت شاہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا! کہ کوئی دیوبندی بھی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔

☆ میرے آقا پیر و مرشد نے مجھے خارش کی بیماری کے لئے فرمایا! کہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۱ بار بسم اللہ شریف الحمد شریف کے ساتھ ملا کر پڑھو۔ پھر پانی پر دم کر کے جسم پر ملو یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین۔

☆ کسی نے عرس شریف کے خاتمہ پر لوگوں کے یکدم جلدی کرنے پر بات کی تو آپ جناب نے فرمایا! کہ انوار و تجلیات کا منقطع ہونا یعنی جس انداز میں عرس میں ہوتی ہیں اس طرح بعد میں نہیں ہوتی ہیں تو لوگوں کا دل اداس ہو جاتا ہے اور کچھ اس طرح

فرمایا! کہ پھر لوگ بھاگتے ہیں۔

☆ آپ حضور نے فرمایا! کہ آنے والے مہمانوں کو اور نہیں تو پانی ضرور پلاؤ کہ لنگر کی برکت سے نور پیدا ہوتا ہے۔

☆ حضور کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ کسی غیر ملکی وغیرہ صابن کے بارے میں کہتے ہیں کہ سور کی چربی سے بنتا ہے تو فرمایا کہ صابن چربی سے نہیں تیل سے بنتے ہیں لیکن تحقیق کر لینی چاہئے۔

☆ گڑھی شریف میں بہرام چاچا جنگ خیل نے ہنسی میں جان خان ماما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا ہے اس کے تو پہلے بڑے خان گزرے ہیں۔ تو اس پر آپ حضور نے سنجیدہ ہو کر عاجزی کے لہجے میں فرمایا! کہ سب اسی طرح ہیں ہم کیا ہیں بس اپنے بڑوں کے نام پر بیٹھیں ہیں (کون ان کی طرح ہو سکتا ہے)۔

☆ آپ جناب نے فرمایا! کسی کی مجال ہے کوئی اچھا یا برا عمل کر سکے یہ تو اس کے فضل پر منحصر ہے اس کی دَین ہے ہم تو بڑے گناہ گار ہیں بس سائیں ہی سنبھالتے ہیں۔

☆ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا! کہ ضروریاتِ دین کا علم فرض ہے اور باقی سارا علم فرض کفایہ ہے۔ کیونکہ سارے ہی علم کے پیچھے جائیں تو یہ نظام کیسے چلے۔ میں نے حدیث شریف بیان کی کہ علم حاصل کرو اگر چہ تمہیں چین ہی جانا پڑے کے بارے میں سوال کیا کہ وہاں کونسا علم تھا؟ فرمایا کہ بڑے ماہر کاریگر چین میں تھے فرمایا! کہ ہر علم ضروری ہے سائنس وغیرہ بھی۔

☆ آج کل لکی مروت کے حامد بھائی میرے کسی عذر شرعی کی بناء پر امامت کرا

رہے ہیں۔ تو حضور نے ان کے مغرب میں لمبی قرآت پر فرمایا! کہ آخری دس سورتوں میں سے پڑھا کرو مغرب میں اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مغرب میں آخری دو سورتیں روایت ہیں۔ فجر اور عشاء خاص کر فجر میں زیادہ پڑھو کیونکہ قبولیت کا وقت ہے۔ اور مغرب میں کم قرآت کرو کہ حدیث شریف میں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی امامت میں لمبی قرآت کا بتایا گیا تو

رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ! کہ کیا لوگوں کو بھگانا چاہتے ہو کہ نماز سے بھاگیں۔

فرمایا! مصروفیت کا وقت ہے پھر فرمایا:۔ فاقرئو و اماتیسر من القرآن۔

☆ دربار شریف مسجد میں جمعہ کے خطاب میں فرمایا! کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ تسبیح تعلیم فرمائی:

سبحان رب السموات السبع و رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین۔

کہ یہ تسبیح پڑھو۔ اللہ تعالیٰ ۱۰۰ سال کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ پھر آپ جناب نے فرمایا! کہ آپ لوگ پڑھیں ۷۰ یا ۱۰۰ دفعہ یا ہو سکے تو زیادہ کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں۔

☆ آپ جناب نے جمعہ کے خطاب کے موضوع میں یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:۔

ومن یشری نفسه ابتغاء مرضات اللہ"

اور شانِ نزول بیان فرمایا! کہ ہجرت کی رات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور سرکار دو عالم ﷺ کے بستر مبارک پر لیٹے فرمایا! اللہ کے لئے جان بیچ دی اور اولوالعزم ملائکہ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام کا اس میں عمر دینے کا قصہ بھی ذکر فرمایا۔

☆ یکم ستمبر ۲۰۰۴ء بروز بدھ رجب المرجب ۱۴۳۵ء۔

راقم الحروف کے چھوٹے بھائی حافظ سجاد احمد عمرہ اور مدینہ پاک حاضری کے بعد وطن لوٹ رہے تھے تو ان کے استقبال کے لئے اسلام آباد جاتے ہوئے گڑھی شریف قدم بوسی کا موقع ہاتھ آ گیا۔ جب میں اجازت چاہنے لگا تو آپ حضور نے فرمایا! کہ حافظ سجاد بھائی سے میرے لئے دعا کا کہنا۔ تو میں نے عرض کیا کہ غریب نواز ہم لوگ ناقص ہیں۔ فرمایا! کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت بڑی ہے۔ دعا کرنی چاہئے ہم لوگ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتے ہیں حالانکہ حضور پاک ﷺ ہمارے درود کے محتاج نہیں ہیں۔

☆ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۴ء بروز جمعرات ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ۔

اعلیٰ حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ صاحبؒ رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کی شب چراغاں میں بعد نمازِ مغرب مہمان خانہ کے برآمدہ میں ہم چند پیر بھائی اور عقیدت مند حاضر تھے۔ جن میں نواز صدیقی صاحبؒ اور کرنل الطاف صاحبؒ اور ان کے ساتھ ایک دوسرے کرنل بھی تھے۔ غالباً کرنل الطاف صاحبؒ نے محبت پر بات اُٹھائی تو اس پر

حضور نے ارشاد فرمایا: کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کا فرمان مبارک ہے: کہ جب دو بندے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کو ایک جگہ اکٹھا کر دے گا۔ اور وہ ایک دوسرے کی بخشش کا سبب ہوں گے۔ یہ بیان فرمانے کے بعد آپ جناب نے نہایت دردآمیز لہجے میں عاجزی سے فرمایا! کہ اس دربار شریف کے مریدین یا پیر بھائی ہم سے محبت کرتے ہیں۔ تو میں بھی امید کرتا ہوں اللہ کریم کسی کے سبب سے میری مغفرت فرما دے گا۔ فرمایا! کہ انسان تو انسان جانور بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا! کہ ہمارے گاؤں میں ایک سید صاحبؒ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ انہوں نے شاہ گل جی کو بتایا کہ ان کے پاس بیل تھے ان میں ایک مر گیا تو دوسرے نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ فرمایا! کہ جانور اور درندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ تو انسان اگر محبت نہ کرے تو فرمایا! کہ وہ دل ہی کیا جس میں محبت نہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آسمان زمین میں کہیں بھی نہیں سماتا اگر سماتا ہوں تو مومن کے دل میں ۔ فرمایا! کہ مومن کے دل میں تو خدا رہتا ہے حدیثِ پاک ہے کہ:۔ قلب المئومن عرش اللہ مومن کا دل اللہ کا عرش ہے۔ فرمایا! کہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یارب میں تجھے کہاں تلاش کروں تو مجھے کہاں ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے پتہ نہیں کہ میں تو دکھی دلوں میں رہتا ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھ سے بھی زیادہ دکھی دل کسی کا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ میں پھر تیرے دل میں رہتا ہوں۔ پھر فرمایا! کہ دل تو وہ ہے

جو شکستہ ہو جس میں درد ہو۔فرمایا! کہ پہلے ڈاکٹر حبیب صاحبؒ نے یہ بیان کیا کہ پہلے وقت میں ہندو علاقے میں تھے تو وہاں ایک مسلمان نوجوان ایک دن آیا تو اس نے کنویں پر ایک ہندولڑکی کو پانی بھرتے دیکھ کر عاشق ہو گیا۔ وہ لڑکی جب گئی تو پھر نہ آئی یہ ایک سال انتظار میں وہیں بیٹھا رہا ایک سال کے بعد وہ دوبارہ آئی۔تو دونوں کو ایک دوسرے سے عشق تھا۔ کچھ ہندو لوگوں نے لڑکی کے باپ سے شکایت کی تو اس نے یا سردار نے کہا کہ وہ اس کو کچھ کہتا ہے تو لوگوں نے کہا نہیں وہ اس کو کچھ کہتا بھی نہیں بولتا بھی نہیں تو اس نے کہا کیا کرتے ہو چھوڑ دو بس صرف دیکھتے ہیں۔ اتفاقاً وہ لڑکی فوت ہو گئی تو انہوں نے اس کو جلانے کی نیت سے روانہ کیا تو اس لڑکے نے کہا کہ اس کو مت جلاؤ۔لیکن وہ نہ مانے اور جب اس کو آگ لگائی ہی تھی کہ یہ دور کھڑا وہیں جل گیا۔فرمایا ! کہ وہ ڈاکٹر صاحبؒ خود بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ واقعہ ہوا۔

نواز صدیقی صاحبؒ نے عرض کی قبلہ محبت اور عشق میں کیا فرق ہے فرمایا ! کہ پیار، محبت، عشق سب ایک شے ہے۔لیکن عشق اعلیٰ درجہ ہے۔فرمایا ! کہ حضرت سید گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا۔تو آپ بزرگ تھے جان گئے کہ یہ عاشق ہے تو اس آدمی نے پوچھا کہ حضور محبت اور عشق کیا ہے تو آپ نے فرمایا ! کہ تو نے عشق کیا نہیں تو اس نے کہا کہ میں ایک ہندو عورت پہ عاشق ہو گیا لیکن مجھے پتہ نہ چلا اور خود اس کے عشق میں ہندو ہو گیا۔تو آپ نے اس سے کہا کہ تو نے تو عشق کا حق ادا کر دیا۔کیونکہ ایمان سب سے قیمتی چیز ہے اور وہ تو نے اس کے عشق میں تبدیل کر دیا۔ پھر اس کو سینے سے لگایا

تو وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ کرنل صاحبؒ نے عرض کیا اس کا نام کیا تھا فرمایا! کہ اس نے پیارے لال نام رکھا تھا۔ تو حضرت گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا نام پیارے میاں رکھ دیا۔ ایک کرنل صاحبؒ نے عرض کیا محبت پیدا بھی کی جا سکتی ہے فرمایا! نہیں۔ ایک بندہ ساری عمر تیرے ساتھ رہے گا لیکن محبت پیدا نہ ہو گی۔ اور ایک کو پہلی نظر میں دیکھ کر محبت ہو جائے گی پھر شعر سنایا:۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھائے بنے

پھر فرمایا! محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے لیکن جو محبت کرتا ہے وہ نہیں بلکہ دراصل جس سے محبت ہوتی ہے اس کی طرف سے ہوتی ہے (کچھ مجھے سمجھ نہ آیا) پھر فرمایا! کہ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے عرض کیا کہ قبلہ عالم غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو بہت نعمتوں سے نوازا۔ آپ کو ان سے بہت محبت ہو گی؟ تو حضرت پیر پٹھان رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ میں کیا اور میری محبت کیا۔ یہ تو سب ان کی عنایت ہے۔ محبت بھی ان کی عنایت ہے۔ (یا شاید فرمایا! ان کی طرف سے ہے) آپ جناب نے فرمایا! کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے کلام میں بہت اثر ہے۔

ان کا انداز اور ان کا اپنا انداز، بابا بلھے شاہ صاحبؒ بھی بہت بڑے شاعر ہیں۔ لیکن خواجہ غلام فرید صاحبؒ میں جو درد ہے وہ ان میں نہیں۔

پھر فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ کے سارے نام ہیں لیکن ھ" کے بارے میں فرمایا! کہ اس

کی شکل دل کی طرح ہے یہ واحد نام مبارک ہے جو ایک حرف میں آتا ہے۔ اور اس کی فضیلت یا تاثیر کے متعلق غالباً کچھ فرمایا۔

☆ ۱۱۵ کتوبر ۲۰۰۴ء جمعۃ المبارک ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ ختم شریف کے لئے آپ حضور، خواجہ سرفراز خان صاحبؒ اور شاہ گل جی مبارک روانہ ہوئے۔ تو جیدی نے کہا خود تو گلے میں چادریں ڈال رکھی ہیں خواجہ صاحبؒ کو بھی دے دیں۔ جب دوسری دفعہ کہا تو حضور نے غصہ سے فرمایا! کہ تو نے چادروں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ (کیونکہ وہ حضور کے پیر خانہ تھے)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصال نامہ تاریخی

بحضور خواجہ حضرت محمد اعظم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گڑھی شریف۔

اے محمد اعظمؒ شاہ عالی جناب ظاہر و باطن میں اِک روشن کتاب

شان باغ چشتیہ جان بہار تیری خوشبو سے معطر ہر گلاب

تیرے چہرے سے ٹپکتا نور تھا تھا بڑھاپا بھی ترا رشکِ شباب

دید تیری سے ملا کرتا قرار فاضلؒ و اکرمؒ تھے گویا بے حجاب

تیری دولت مصطفٰے ﷺ کا عشق تھا تیرا سرمایہ محبت کا نصاب

تیرے فرمودات میں لعل و گہر نقش پاء خواجہ ترا ہے لا جواب

جا نشیں شہ گل جی اکرم محتر سلسلہ کی ہو گی جن سے آب و تاب

ایک عالم در پہ حاضر ہو گیا اُڑ چکا لیکن سلیمانی عقاب

ہجری سن ۱۴۲۵ھ ذیقعد کی گیارہ ہوئی روزِ جمعہ وصل کا اوڑھا نقاب

تو جناں میں جا بسا حق کے قریب دل یہاں تیری جدائی میں کباب

برسیں رحمت کی گھٹائیں قبر پر ہو شفیع تیرے وہاں ختمی مآب ﷺ

اے گڑھی کے آستانے کے فقیر

ہو کبھی انور بھی در سے باریاب

یومِ وصال مبارک:۔

۱۱ ذیقعد ۱۴۲۵ھ۔ جمعۃ المبارک بمطابق 24 دسمبر 2004

عقیدت گزار:۔ پروفیسر انور بابر چشتی صمدی سلیمانی۔لکی مروت
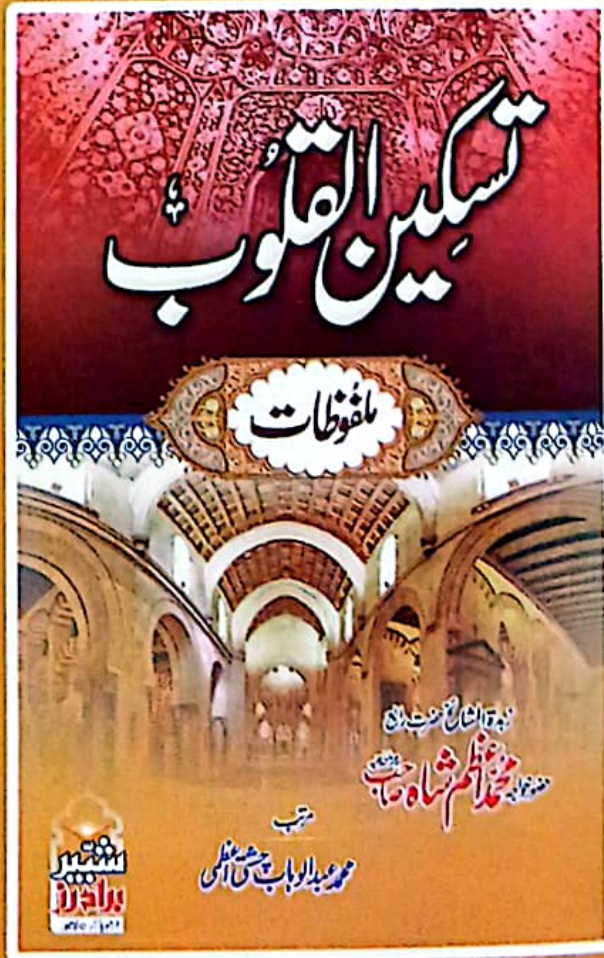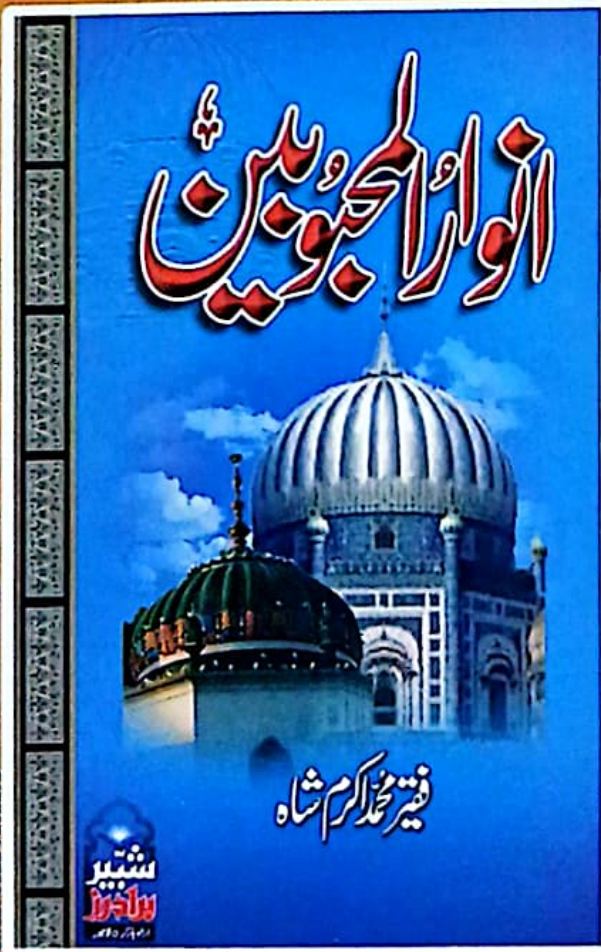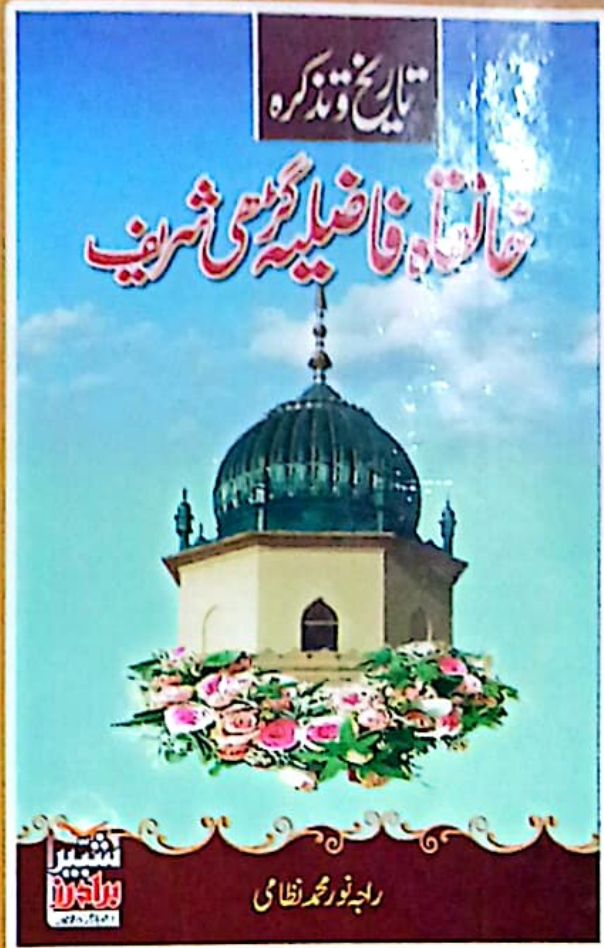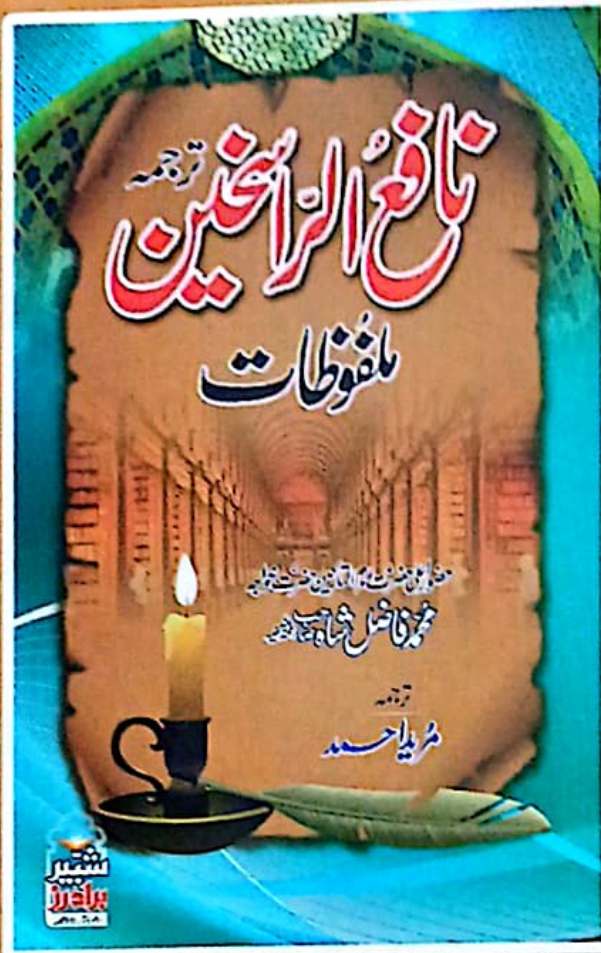
شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirbrother786@gmail.com